بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡدِ

وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ وَّاَنۡتُمۡ اَذِلَّۃٌ

جلد 72

شمارہ 35

ہفت روزہ بدر قادیان

Weekly BADAR Qadian

ایڈیٹر منصور احمد

شرح چندہ
سالانہ 850 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
50 پاؤنڈیا
80 ڈالرامریکن
یا 60 یورو

www.akhbarbadr.in

13 / صفر 1445 ہجری قمری ● 31 / ظہور 1402 ہجری شمسی ● 31 / اگست 2023ء

ارشاد باری تعالیٰ

وَلَقَدۡ صَرَّفۡنَا لِلنَّاسِ
فِیۡ ہٰذَا الۡقُرۡاٰنِ مِنۡ کُلِّ مَثَلٍ ۫
فَاَبٰۤی اَکۡثَرُ النَّاسِ اِلَّا کُفُوۡرًا

(بنی اسرائیل:90)

ترجمہ: اور ہم نے یقیناً اس قرآن میں لوگوں کی خاطر ہر قسم کی مثالیں خوب پھیر پھیر کر بیان کی ہیں۔ پس اکثر انسانوں نے انکار کر دیا محض ناشکری کرتے ہوئے۔

اخبار احمدیہ

الحمد للہ سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بخیر وعافیت ہیں۔

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 25/اگست 2023 کو مسجد مبارک (اسلام آباد) یو.کے سے بصیرت افروز خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ اس خطبہ جمعہ کا خلاصہ اسی شمارہ کے صفحہ 20 پر ملاحظہ فرمائیں۔

احباب کرام حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت وتندرستی، درازئ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کیلئے دُعائیں جاری رکھیں، اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ وناصر ہو اور تائید ونصرت فرمائے۔ آمین۔

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اللہ تعالیٰ کی اپنے بندوں کی ستّاری و پردہ پوشی

(2441) حضرت (عبداللہ) بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ مَیں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے سنا: اللہ مومن کو اتنا قریب کرلے گا کہ اس پر وہ اپنا سایۂ رحمت ڈالے گا اور اس کی پردہ پوشی کرے گا اور پوچھے گا: کیا تجھے فلاں گناہ معلوم ہے؟ کیا تجھے فلاں گناہ معلوم ہے؟ وہ کہے گا: اَے میرے ربّ! ہاں۔ یہاں تک کہ جب وہ اسکے سارے گناہوں کا اقرار کرالے گا اور وہ مومن اپنے دل میں سمجھے گا کہ وہ ہلاک ہو گیا تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: مَیں نے دنیا میں تیرے ان گناہوں کی پردہ پوشی کی تھی اور مَیں آج بھی تیری پردہ پوشی کرتا ہوں۔ پھر اس کی نیکیوں کی کتاب اس کو دی جائے گی اور جو کافر و منافق ہوں گے تو سب گواہ کہیں گے: یہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنے ربّ پر جھوٹ باندھا۔ ہوشیار رہو، ظالموں پر اللہ کی لعنت ہوگی۔

(صحیح بخاری، جلد 4، کتاب المظالم، مطبوعہ 2008 قادیان)

......☆......☆......☆......

میرا تو یہ مذہب ہے کہ دعا میں دشمنوں کو بھی باہر نہ رکھے، جس قدر دعا وسیع ہوگی اسی قدر فائدہ دعا کرنے والے کو ہوگا اور دعا میں جس قدر بخل کرے گا اسی قدر اللہ تعالیٰ کے قُرب سے دُور ہوتا جائے گا

ارشادات عالیہ سیّدنا حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصّلوٰۃ و السّلام

یاد رکھو ہمدردی تین قسم کی ہے۔ اوّل جسمانی، دوم مالی، تیسری قسم ہمدردی کی دعا ہے۔ جس میں نہ صرفِ زر ہوتا ہے اور نہ زور لگانا پڑتا ہے اور اس کا فیض بہت ہی وسیع ہے، کیونکہ جسمانی ہمدردی تو اس صورت میں ہی انسان کرسکتا ہے جب کہ اس میں طاقت بھی ہو۔ مثلاً ایک ناتواں مجروح مسکین اگر کہیں پڑا تڑپتا ہو، تو کوئی شخص جس میں خود طاقت وتوانائی نہیں ہے، کب اُس کو اُٹھا کر مدد دے سکتا ہے۔ اسی طرح پر اگر کوئی بیکس و بےبس، بےسروسامان انسان بھوک سے پریشان ہو تو جب تک مال نہ ہو اس کی ہمدردی کیونکر ہوگی۔ مگر دعا کے ساتھ ہمدردی ایک ایسی ہمدردی ہے کہ نہ اس کے واسطے کسی مال کی ضرورت ہے اور نہ کسی طاقت کی حاجت۔ بلکہ جب تک انسان انسان ہے وہ دُوسرے کیلئے دعا کرسکتا ہے اور اس کو فائدہ پہنچا سکتا ہے۔ اس ہمدردی کا فیض بہت وسیع ہے اور اگر اس ہمدردی سے انسان کام نہ لے، تو سمجھو بہت ہی بڑا بدنصیب ہے۔

مَیں نے کہا ہے کہ مالی اور جسمانی ہمدردی میں انسان مجبور ہوتا ہے، مگر دعا کے ساتھ ہمدردی میں مجبور نہیں ہوتا۔ میرا تو یہ مذہب ہے کہ دعا میں دشمنوں کو بھی باہر نہ رکھے۔ جس قدر دعا وسیع ہوگی اسی قدر فائدہ دعا کرنے والے کو ہوگا اور دعا میں جس قدر بخل کرے گا اسی قدر اللہ تعالیٰ کے قُرب سے دُور ہوتا جائے گا اور اصل تو یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کے عطیہ کو جو بہت وسیع ہے جو شخص محدود کرتا ہے اس کا ایمان بھی کمزور ہے۔

(ملفوظات، جلد اوّل، صفحہ 479، مطبوعہ 2018 قادیان)

یَسۡـَٔلُوۡنَکَ عَنِ الرُّوۡحِ — وہ تجھ سے رُوح کے متعلق سوال کرتے ہیں

یہ رُوح جس کے متعلق سوال کیا گیا ہے کیا چیز ہے؟ بعض نے اس سے جبرائیل مراد لیا ہے، بعض نے قرآن کریم، بعض نے فرشتہ مراد لیا ہے، حضرت مولوی نورالدین صاحبؓ روح کے معنی کلام الٰہی کیا کرتے تھے اور یہ معنی اوپر کے تمام معنوں سے اچھے ہیں حضرت مسیح موعودؑ نے نہایت وضاحت سے اس آیت پر بحث کی ہے اور اس کے معنی انسانی روح ہی کے لئے ہیں ☆

سیّدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سورۃ بنی اسرائیل آیت نمبر 86 وَیَسۡـَٔلُوۡنَکَ عَنِ الرُّوۡحِ ؕ قُلِ الرُّوۡحُ مِنۡ اَمۡرِ رَبِّیۡ وَمَاۤ اُوۡتِیۡتُمۡ مِّنَ الۡعِلۡمِ اِلَّا قَلِیۡلًا کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

یہ روح جسکے متعلق سوال کیا گیا ہے کیا چیز ہے؟ مفسرین نے اسکی مختلف تاویلیں کی ہیں۔ بعض نے اس سے جبرائیل مراد لیا ہے اور بعض نے اس سے مراد قرآن کریم کو لیا ہے کیونکہ اس سے پہلے بھی اور بعد میں بھی قرآن کریم کا ذکر ہے (بحر محیط) بعض نے وہ فرشتہ مراد لیا ہے جسکے سپرد دنیا کی پیدائش ہے۔ بعض نے کہا ہے کہ ہر ایک فرشتہ کو روح کہتے ہیں اور بعض کے نزدیک ایک خاص فرشتہ ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے صرف اپنی تسبیح کیلئے پیدا کیا ہے۔ بعض نے تو اس روایت کو صحابہ رضوان اللہ علیہم تک پہونچایا ہے کہ اسکے سو سر ہیں۔ ہر ایک سر میں سو مونہہ ہیں اور ہر ایک مونہہ میں سو زبان ہے اور ہر ایک زبان سو سو بولی میں خدا تعالیٰ کی تسبیح کرتی ہے۔ انہوں نے غالباً اس روایت کو بیان کر کے سمجھ لیا ہے کہ شاید اس طرح خدا کی تسبیح کا حق پورا ہو جائیگا۔ حالانکہ اس تسبیح سے زیادہ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی امت ہی اللہ تعالیٰ کی تعریف کر رہی ہے۔ ساری دنیا میں مسلمان پھیلے ہوئے ہیں۔ ہزاروں بولیاں بولتے ہیں اور ہر زبان میں آپ کی تعریف کر رہے ہیں۔ استاذی المکرم حضرت مولوی نورالدین صاحبؓ اس جگہ روح کے معنی کلام الٰہی کیا کرتے تھے اور یہ معنی اوپر کے تمام معنوں سے اچھے ہیں اور زیادہ صحیح ہیں کیونکہ اس سے پہلے اور اس آیت کے بعد بھی قرآن کریم کا ہی ذکر ہے۔ مگر حضرت مسیح موعودؑ بانی سلسلہ احمدیہ نے نہایت وضاحت سے اس آیت پر بحث کی ہے اور اسکے معنی انسانی روح ہی کے لئے ہیں اور فرمایا ہے کہ اس آیت میں روح کے متعلق بہت بڑے معارف بیان کئے گئے ہیں۔

اس آیت میں جو یہ فرمایا ہے کہ لوگ سوال کرتے ہیں کہ روح کیا ہے۔ اس کے متعلق احادیث میں مختلف روایات آتی ہیں۔ بعض میں تو لکھا ہے کہ یہ سوال یہود نے مدینہ میں کیا تھا۔ مگر اسکے خلاف یہ بات پیش کی جاتی ہے کہ یہ سورۃ مکی ہے۔ اس کا جواب وہ لوگ یہ دیتے ہیں کہ اس سورۃ کی بعض آیتیں مدنی ہیں (مگر جیسا کہ مَیں اوپر بیان کر آیا ہوں یہ درست نہیں)

بعض نے کہا ہے کہ یہ سوال پہلے مکہ میں ہوا تھا اور پھر دوبارہ مدینہ میں ہوا۔ عبداللہ بن مسعودؓ کی روایت ہے کہ یہ سوال مدینہ میں ہوا تھا اور عجیب بات یہ ہے کہ وہی اس بات کے راوی ہیں کہ یہ سورۃ مکی ہے۔ اسکا جواب بعض علماء نے یہ دیا ہے کہ یہی سوال دوبارہ پھر مدینہ میں ہوا ہوگا۔

جو لوگ اس کو مکہ کی روایت قرار دیتے ہیں، وہ کہتے ہیں کہ مکہ کے بعض لوگ مدینہ گئے تھے اور وہاں جاکر انہوں نے یہود سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا ذکر کیا اور کہا کہ اس طرح پر ایک مدعی نبوت ہم میں کھڑا ہوا ہے ہم اس سے کیا سوال کریں جس سے اس کا جھوٹ کھل جائے۔ انہوں نے جواب دیا کہ روح اور اصحاب کہف اور ذوالقرنین کے متعلق اس سے سوال کرو۔ اس پر ان لوگوں نے مکہ میں واپس آکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے یہ سوال کیا اور یہ آیت نازل ہوئی۔

میرے نزدیک پہلی دفعہ سوال مکہ میں ہی ہوا ہے اور وہیں اس کا جواب ملا ہے۔ ممکن ہے مدینہ میں بھی یہود نے سوال کیا ہو بلکہ اغلب ہے کیونکہ جب یہود کی انگیخت سے یہ سوال ہوا تھا تو انہوں نے بھی ضرور یہ سوال کیا ہوگا۔ مگر یہ درست نہیں کہ دوبارہ یہ آیت اتری بلکہ جب مدینہ میں یہ سوال ہوا ہوگا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے یہ آیت جواب میں پڑھ دی ہوگی۔ اس واقعہ کو کسی راوی نے بیان کیا اور بعد کے راویوں میں سے کسی نے سمجھ لیا کہ شاید اس سوال کے جواب میں یہ آیت مدینہ میں نازل ہوئی تھی۔

(تفسیر کبیر، جلد 4، صفحہ 380، مطبوعہ 2010 قادیان)

......☆......☆......☆......

اس شمارہ میں

- اداریہ: جماعت احمدیہ مسلمہ پر اخبار منصف کے اعتراضات کا جواب
- خطبہ جمعہ حضور انور فرمودہ 11/اگست 2023 (مکمل متن)
- سیرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (از سیرت خاتم النّبیین)
- سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام (از سیرۃ المہدی)
- خطبہ عید الفطر فرمودہ 22/اپریل 2023 (مکمل متن)
- ناصرات الاحمدیہ یو.کے کی حضور انور سے آن لائن ملاقات
- الفضل انٹرنیشنل کے روزنامہ ہونے پر حضور انور کا پیغام
- ہالینڈ میں جماعت کے ویب ریڈیو سٹیشن کے اجراء پر حضور انور کا خصوصی پیغام
- تعارف کتب: مسیح اور مہدی حضرت محمد رسول اللہ کی نظر میں
- خطبہ جمعہ بطرز سوال وجواب
- نماز جنازہ حاضر وغائب
- وصایا
- خلاصہ خطبہ جمعہ حضور انور

جمیل احمد ناصر، پرنٹر وپبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ

”مجھ کو کافر کہہ کے اپنے کفر پر کرتے ہیں مہر
یہ تو ہے سب شکل ان کی ہم تو ہیں آئینہ دار“

(منظوم کلام حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام)

جماعت احمدیہ مسلمہ پر اخبار ’منصف‘ حیدر آباد کے اعتراضات کا جواب

گزشتہ دو شماروں سے ہم اخبار ”منصف“ حیدر آباد کے، بانی جماعت احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام پر اعتراضات کا جواب دے رہے ہیں۔ اعتراضات کی تفصیل اور اس کا پس منظر 17/ اگست کے شمارہ میں دیکھا جا سکتا ہے۔ منصف نے ایک اعتراض یہ کیا ہے کہ سیّدنا حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام نے انگریزوں کے ساتھ مل کر سازش کی تھی۔ نعوذ باللہ من ذالک۔ ہم نے دلائل اور ثبوتوں کے ساتھ یہ واضح کیا تھا کہ سازش تو بہت دُور کی بات ہے آپ کا پادریوں کے ساتھ میل ملاپ اور اُٹھنا بیٹھنا بھی ایسا ہی ناممکن تھا جیسے سورج کا مغرب سے طلوع ہونا۔ اس کی بڑی وجہ یہ تھی کہ وہ اسلام اور بانی اسلام حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو گالیاں دیتے تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ان کے مذہب کے خلاف ایسا عظیم الشان جہاد کیا کہ چودہ سو سال میں اس کی نظیر پیش نہیں کی جا سکتی۔ کیا انگریز ایسے شخص کو اپنے مفادات کے لئے کھڑا کر سکتے ہیں جو اُن کے مذہب کی اینٹ سے اینٹ بجا دے؟ عیسائیت کے خلاف آپؑ کے عظیم الشان جہاد کی ایک ادنیٰ جھلک ہم نے اپنے الفاظ میں بیان کی تھی۔ آج ہم اس تعلق میں آپؑ کے کچھ ارشادات پیش کریں گے۔

مسیح کے نام پر یہ عاجز بھیجا گیا تا صلیبی اعتقاد کو پاش پاش کر دیا جائے

حدیث شریف یَکْسِرُ الصَّلِیْبَ وَیَقْتُلُ الْخِنْزِیْرَ کے تحت سیّدنا حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام کا خدائی مشن یہ تھا کہ آپ عیسائیت کا استیصال کریں اور اسلام کی کھوئی ہوئی عظمت کو پھر سے قائم کریں۔ پس غور کا مقام ہے کہ کیا انگریز ایسے شخص کو کھڑا کر سکتے ہیں جس کا فرض منصبی ہی صلیبی اعتقاد کو پاش پاش کر دینا ہو۔ حقیقت یہ ہے کہ آپؑ کو مسیح و مہدی کا منصب اور ایک اُمتی نبی ہونے کا مقام اللہ تعالیٰ کی طرف سے ملا تھا۔ یہ الزام انتہائی مضحکہ خیز ہے کہ انگریزوں نے کہہ کر آپؑ سے نبوت کا دعویٰ کروایا۔ سیّدنا حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام اپنے کام اور اپنے منصب کو کن الفاظ میں بیان فرماتے ہیں ملاحظہ فرمائیں :

”اس عاجز کو اور بزرگوں کی فطرتی مشابہت سے علاوہ جس کی تفصیل براہین احمدیہ میں بہ بسط تمام مندرج ہے حضرت مسیح کی فطرت سے ایک خاص مشابہت ہے اور اسی فطرتی مشابہت کی وجہ سے **مسیح کے نام پر یہ عاجز بھیجا گیا تا صلیبی اعتقاد کو پاش پاش کر دیا جائے۔ سو میں صلیب کے توڑنے اور خنزیروں کے قتل کرنے کیلئے بھیجا گیا ہوں۔** میں آسمان سے اُترا ہوں اُن پاک فرشتوں کے ساتھ جو میرے دائیں بائیں تھے۔ جن کو میرا خدا جو میرے ساتھ ہے میرے کام کے پورا کرنے کیلئے ہر ایک مستعد دل میں داخل کریگا بلکہ کر رہا ہے اور اگر میں چُپ بھی رہوں اور میری قلم لکھنے سے رُکی بھی رہے تب بھی وہ فرشتے جو میرے ساتھ اُترے ہیں اپنا کام بند نہیں کر سکتے اور اُنکے ہاتھ میں بڑی بڑی گرزیں ہیں جو صلیب توڑنے اور مخلوق پرستی کی ہیکل کچلنے کیلئے دیئے گئے ہیں۔“

(فتح اسلام رُوحانی خزائن جلد 3، صفحہ 11، حاشیہ)

مسیح جو صلیب کو توڑے گا تو پھر قیامت تک اس کا پیوند نہیں ہوگا

حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام فرماتے ہیں: ”صلیب کے توڑنے سے یہ سمجھنا کہ صلیب کی لکڑی یا سونے چاندی کی صلیبیں توڑ دی جائیں گی یہ سخت غلطی ہے اس قسم کی صلیبیں تو ہمیشہ اسلامی جنگوں میں ٹوٹتی رہی ہیں بلکہ اس سے مطلب یہ ہے کہ مسیح موعود صلیبی عقیدہ کو توڑ دیگا اور بعد اسکے دنیا میں صلیبی عقیدہ کا نشو و نما نہیں ہوگا ایسا ٹوٹے گا کہ پھر قیامت تک اس کا پیوند نہیں ہوگا۔“ (حقیقۃ الوحی روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 324)

اسلام کی زندگی عیسیٰؑ کے مرنے میں ہے

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے انگریزوں کے خدا کو وفات یافتہ ثابت کر دیا۔ قرآن مجید کی رُو سے، احادیث کی رُو سے، بائبل کی رُو سے، تاریخی حقائق کی رُو سے۔ اور ان کی قبر تک بتادی کہ سرینگر محلہ خانیار میں ہے۔ کیا انگریز ایسے شخص کو اپنے مفاد کے لئے کھڑا کر سکتے ہیں جو اُن کے خدا کو ہی وفات یافتہ ثابت کر کے ان کے مذہب کو زندہ درگور کر دے؟ پس ایسے احمقانہ اعتراض سے منصف کو بچنا چاہئے۔ اس تعلق میں ہم آپؑ کا ایک ارشاد ذیل میں پیش کرتے ہیں۔ آپؑ فرماتے ہیں :

”مَیں بڑے زور سے اور پورے یقین اور بصیرت سے کہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے ارادہ فرمایا ہے کہ دوسرے مذاہب کو مٹا دے اور اسلام کو غلبہ اور قوت دے۔ اب کوئی ہاتھ اور طاقت نہیں جو خدا تعالیٰ کے اس ارادہ کا مقابلہ کرے۔ وہ فَعَّالٌ لِّمَا یُرِیْدُ ہے۔ مسلمانو! یاد رکھو اللہ تعالیٰ نے میرے ذریعہ تمہیں یہ خبر دے دی ہے اور مَیں نے اپنا پیام پہنچا دیا ہے اب اس کو سننا نہ سننا تمہارے اختیار میں ہے۔ **یہ سچی بات ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام وفات پاچکے ہیں اور مَیں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ جو موعود آنے والا تھا وہ مَیں ہی ہوں۔ اور یہ بھی پکّی بات ہے کہ اسلام کی زندگی عیسیٰ کے مرنے میں ہے۔“** (لیکچر لدھیانہ رُوحانی خزائن جلد 20، صفحہ 290)

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں : ”مَیں نے بڑے بڑے پادریوں سے پوچھا ہے، انہوں نے کہا ہے کہ اگر یہ ثابت ہو جاوے کہ مسیح مر گیا ہے تو ہمارا مذہب زندہ نہیں رہ سکتا۔“ (ایضاً صفحہ 264)

جو شخص خدا ہو کر تین دن تک مَرا رہا اس کی قدرت کا نام لینا ہی قابلِ شرم بات ہے

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے زبردست عقلی و نقلی دلائل سے ثابت فرمایا کہ ایک انسان کبھی خدا نہیں ہو سکتا۔ دیکھئے انگریزوں کے خدا کی ناطاقتی اور بے چارگی کا کن زبردست الفاظ میں آپؑ نے ذکر فرمایا۔ پس کیا انگریز ایسے شخص کو اپنے مفاد میں کھڑا کر سکتے ہیں۔ آپؑ فرماتے ہیں :

”حضرات پادری صاحبان بھی اپنے خدا کو قادر نہیں سمجھتے کیونکہ اُن کا خدا اپنے مخالفوں کے ہاتھ سے ماریں کھاتا رہا، زندان میں داخل کیا گیا، کوڑے لگے، صلیب پر کھینچا گیا۔ اگر وہ قادر ہوتا تو اتنی ذلتیں باوجود خدا ہونے کے ہرگز نہ اُٹھاتا۔ اور نیز اگر وہ قادر ہوتا تو اس کے لئے کیا ضرورت تھی کہ اپنے بندوں کو نجات دینے کے لئے یہ تجویز سوچتا کہ آپ مر جائے اور اس طریق سے بندے رہائی پاویں۔ جو شخص خدا ہو کر تین دن تک مرا رہا اس کی قدرت کا نام لینا ہی قابلِ شرم بات ہے۔ اور یہ عجیب بات ہے کہ خدا تو تین دن تک مرا رہا لیکن اُس کے بندے تین دن تک بغیر خدا کے ہی جیتے رہے۔“ (چشمہ مسیحی رُوحانی خزائن جلد 20 صفحہ 371)

توریت و انجیل میں تثلیث کی تعلیم کا نام و نشان تک نہیں

آپؑ نے ان کے تثلیث کے عقیدہ کی بھی زبردست دلائل عقل و نقل کے ساتھ تردید فرمائی۔ پس سوچنا چاہئے کہ کیا انگریز ایسے شخص کو اپنے مفاد کے لئے کھڑا کر سکتے ہیں جو ہر دم اور ہر آن اُن کے مذہب کو بیخ و بن سے اکھاڑ پھینکنے کے لئے تیار بیٹھا ہو۔ دیکھئے کس زبردست دلائل کے ساتھ آپؑ نے تثلیث کی تردید فرمائی۔ یہ سمندر کے مقابل پر صرف ایک قطرہ ہے۔

”تثلیث کے عقیدہ کو نہ صرف قرآن شریف ردّ کرتا ہے بلکہ توریت بھی ردّ کرتی ہے۔ کیونکہ وہ توریت جو موسیٰؑ کو دی گئی تھی اس میں اس تثلیث کا کچھ بھی ذکر نہیں، اشارہ تک نہیں، ورنہ ظاہر ہے کہ اگر توریت میں بھی ان خداؤں کی نسبت تعلیم ہوتی تو ہرگز ممکن نہ تھا کہ یہودی اس تعلیم کو فراموش کر دیتے...... مَیں نے اس بارہ میں خود کوشش کر کے بعض یہودیوں سے حلفاً دریافت کیا تھا کہ توریت میں خدا تعالیٰ کے بارے میں آپ لوگوں کو کیا تعلیم دی گئی تھی؟ کیا تثلیث کی تعلیم دی گئی تھی یا کوئی اَور، تو اُن یہودیوں نے مجھے خط لکھے جواب تک میرے پاس موجود ہیں، اور اُن خطوں میں بیان کیا کہ توریت میں تثلیث کی تعلیم کا نام و نشان نہیں بلکہ خدا تعالیٰ کے بارہ میں توریت کی وہی تعلیم ہے جو قرآن کی تعلیم ہے۔ پس افسوس ہے ایسی قوم پر جو ایسے اعتقاد پر اڑی بیٹھی ہے کہ نہ تو وہ تعلیم توریت میں موجود ہے اور نہ قرآن شریف میں ہے بلکہ سچ تو یہ ہے کہ تثلیث کی تعلیم انجیل میں بھی موجود نہیں۔“ (چشمہ مسیحی رُوحانی خزائن جلد 20 صفحہ 373)

یہ بات کسی پہلو سے درست نہیں ٹھہر سکتی کہ حال کے پادریوں کے سوا کوئی اور بھی دجّال ہے

آپؑ نے پادریوں کو اس زمانہ کا دجال ثابت کیا۔ وہ دجال جسکے خروج کی پیشگوئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمائی تھی اور بتایا تھا کہ اس سے اسلام کو نقصان پہنچے گا لیکن مسیح موعودؑ کے دم سے وہ ہلاک ہوگا۔ پھر انگریز مسیح موعودؑ کو اپنے ساتھ کیسے ملا سکتے تھے۔ پس یہ کتنا کھوکھلا اعتراض ہے کہ انگریزوں نے حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام کو کھڑا کیا تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :

”لغت میں دجّال جھوٹوں کے گروہ کو کہتے ہیں جو باطل کو حق کیساتھ مخلوط کر دیتے ہیں اور خلق اللہ کے گمراہ کرنے کے لئے مکر اور تلبیس کو کام میں لاتے ہیں۔ اب میں دعویٰ کے ساتھ کہتا ہوں کہ مطابق منشاء مسلم کی حدیث کے جو ابھی میں بیان کر آیا ہوں اگر ہم حضرت آدم کی پیدائش سے آج تک بذریعہ ان تمام تحریری وسائل کے جو ہمیں ملے ہیں دنیا کے تمام ایسے لوگوں کی حالت پر نظر ڈالیں جنہوں نے دجالیت کا اپنے ذمہ کام لیا تھا تو اس زمانہ کے پادریوں کی دجّالیت کی نظیر ہرگز ہم کو نہیں ملے گی۔“ (ازالہ اوہام رُوحانی خزائن جلد 3 صفحہ 362)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں : ”دجّال بہت گزرے ہیں اور شائد آگے بھی ہوں مگر وہ دجّال اکبر جن کا دجل خدا کے نزدیک ایسا مکروہ ہے کہ قریب ہے جو اس سے آسمان ٹکڑے ٹکڑے ہو جائیں یہی گروہ مشت خاک کو خدا بنانے والا ہے۔“ (انجام آتھم رُوحانی خزائن جلد 11 صفحہ 46)

پادریوں کو اسلام کی تبلیغ اور اسلامی برکات اور نشانات کے مقابلہ کی دعوت

ہم بڑے ادب سے پوچھنا چاہتے ہیں کہ کیا انگریز ایسے شخص سے کوئی گٹھ جوڑ کر سکتے تھے جس نے اُن کے پادریوں کا ناطقہ بند کر رکھا ہو۔ بپتسمہ لیا ہوا دیسی پادری ہو یا ولایتی کسی کی مجال نہ تھی کہ آپؑ کے مقابل پر منہ کھول سکے۔ پس انگریزوں کا ایسے شخص سے نبوت کا دعویٰ کروانا جس نے اُن کے پادریوں کی بولتی بند کر دی ہو، اُن کا جینا دوبھر کر دیا ہو کس قدر مضحکہ خیز بات ہے۔ سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کس طرح پادریوں کو اسلام کا پیغام پہنچایا، کس طرح اُن کو چیلنج پر چیلنج دیا، بار بار مقابلہ کی دعوت دی، انہیں کس طرح للکارا، اس کی ایک چھوٹی سی جھلک پیش ہے۔ آپؑ فرماتے ہیں :

چوتھی علامت اس عاجز کے صدق کی یہ ہے کہ اس عاجز نے بارہ ہزار کے قریب خط اور اشتہار الہامی برکات کے مقابلہ کیلئے مذاہب غیر کی طرف روانہ کئے بالخصوص پادریوں میں سے شاید ایک بھی نامی پادری یورپ اور

باقی صفحہ نمبر 19 پر ملاحظہ فرمائیں

خطبہ جمعہ

آخری شرعی کتاب قرآن کریم جس کا پڑھنا، سننا، رکھنا بھی پاکستان میں احمدیوں پر بین (Ban) ہے، ایک بہت بڑا جرم ہے وہی کتاب ہے جس کے ذریعے جماعت احمدیہ دنیا میں اسلام کا پیغام پہنچا رہی ہے اور دنیا کی اصلاح کر رہی ہے

آج مجھے یقین ہو گیا ہے کہ جماعت کے خلاف جھوٹا پروپیگنڈا ہو رہا ہے اور جھوٹا پروپیگنڈا ہمیشہ الٰہی جماعتوں کے خلاف ہوتا ہے (امام تمانے)

ہمارے مخالف جو پاکستان میں بھی ہیں صرف مخالفت برائے مخالفت نہ کریں بلکہ ہماری تعلیم کو سنیں، پڑھیں، سمجھیں، پھر جو اعتراض ہے وہ پیش کریں، یہی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بار بار فرمایا ہے تم لوگ یونہی مخالفت کرتے ہو میری بات تو پہلے سنو

(پاکستان میں مخالفین) اپنی پوری کوشش کر رہے ہیں کہ کسی طرح نقصان پہنچائیں لیکن انشاء اللہ تعالیٰ ایک دن خود ہی یہ سب مر جائیں گے

آج جماعت احمدیہ ہی ہے جو قرآن کریم کے مرتبہ و مقام کو بلند کرنے اور اس کی حقیقی تعلیم بتانے میں کوشاں ہے

میں نے بہت عرصے تک بہت سارے مذاہب کا مکمل جائزہ لیا ہے مگر اب میں اس نتیجے پر پہنچا ہوں کہ جماعت احمدیہ ہی تمام مسائل کا حل دیتی ہے جس سے میرے دل و دماغ کو تسلی ملتی ہے، مجھے یہاں پر روحانیت محسوس ہوتی ہے (چیک ریپبلک کا ایک نوجوان)

دنیا کے مختلف ممالک میں اللہ تعالیٰ کے یہ سلوک کہ ہر جگہ اللہ تعالیٰ کی تائیدات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ نظر آتی ہیں جنہوں نے ہمیں حقیقی اسلام کی تعلیم دی، یہ سب سے بڑی جماعت احمدیہ کی سچائی کی دلیل ہے، یہ واقعات اور یہ باتیں اللہ تعالیٰ کے فضل سے لوگوں کے ایمان کو مضبوط کر رہی ہیں، اللہ تعالیٰ دنیا کی بھی نظریں کھولے اور ان کو ایمان اور یقین کو قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائے

جماعت احمدیہ پر بارش کی طرح نازل ہونے والی تائیدات و افضال الٰہیہ کے ایمان افروز واقعات کا روح پرور بیان

کووڈ (Covid) وبا کے حوالے سے احباب جماعت کو احتیاط برتنے کی تلقین

مکرمہ امۃ الہادی صاحبہ، مکرم ثاقب کامران صاحب نائب وکیل سمعی و بصری تحریک جدید، عزیزم آرب کامران اور مکرم پروفیسر ڈاکٹر محمد اسحاق داؤد صاحب آف بینن کا ذکر خیر اور نماز جنازہ غائب

خطبہ جمعہ سیّدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 11/اگست 2023ء بمطابق 11/ظہور 1402 ہجری شمسی بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، ٹلفورڈ (سرے) یو.کے

(خطبہ کا یہ متن ادارہ بدر دارہ الفضل انٹرنیشنل لندن کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ-

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ○ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ○ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ○ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ○ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۙ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ○

اللہ تعالیٰ کے فضلوں کی بارش جو اللہ تعالیٰ کے وعدے کے مطابق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غلامِ صادقؑ کی جماعت پر ہر دن ہوتی ہے اس کا ذکر جلسے کی رپورٹ میں ہوتا ہے۔

وہاں مَیں نے بتایا تھا کہ مختصر وقت میں سب کچھ بیان کرنا ممکن نہیں۔ کس طرح اللہ تعالیٰ فضل فرماتا ہے، کس طرح اللہ تعالیٰ لوگوں کے دلوں کو جماعت کے بارے میں کھولتا ہے، کس طرح ایمانوں کو اللہ تعالیٰ مضبوط فرماتا ہے، کس طرح دشمنوں کو ناکام کرتا ہے۔ بیشمار واقعات لوگ لکھتے رہتے ہیں ان میں سے چند میں آج بھی بیان کروں گا کیونکہ یہ واقعات بہت سے احمدیوں کے دلوں میں ایمان کی مضبوطی کا بھی باعث بنتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کس طرح تبلیغ کے مختلف ذرائع سے سعید روحوں کو جماعت میں لا رہا ہے اور نئی جماعتیں قائم ہو رہی ہیں اس بارے میں کونگو کنشاسا میں جہاں ہمارا ایف ایم ریڈیو ہے وہاں کے لوکل مشنری حمید صاحب لکھتے ہیں کہ اویرہ (Uvira) شہر میں ہمارے ریڈیو پروگرام کو سُن کر لوکل امام مسجد عیسیٰ صاحب نے رابطہ کیا اور پھر وہ مشن ہاؤس آئے۔ جماعت کا پیغام سمجھا اور بیعت کر لی۔ نہ صرف بیعت کی بلکہ اپنے گاؤں کلیبا اندیزی (Kiliba Ondezi) جا کر تبلیغ بھی شروع کر دی۔ ان کی تبلیغ کے نتیجے میں چوبیس افراد احمدیت میں داخل ہوئے۔ جب ہمارے مرکزی مبلغ سلسلہ نے وہاں دورہ کیا تو مزید آٹھ افراد نے بیعت کی۔ اس طرح وہاں جماعت قائم ہو گئی۔ اب ایک طرف تو جو نیک فطرت امام ہیں ان کو یہ پیغام سن کر اس کو سمجھنے کی اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرماتا ہے اور دوسری طرف پاکستانی علماء ہیں جو سوائے مخالفت کے اَور کچھ نہیں جانتے۔

کونگو کنشاسا کے صوبے مائن دونبے (Mai-Ndombe) کے ایک گاؤں میں عمر منور صاحب معلم ہیں۔ ان کو تبلیغ کیلئے وہاں بھیجا گیا۔ وہابی مسلمانوں کی ایک مسجد میں بھی وہ گئے۔ لوگوں میں پمفلٹ تقسیم کیے۔ بعض شریر نوجوانوں نے مسجد سے نکل کر شور مچانا شروع کر دیا اور پتھر مارنے شروع کر دیے۔ اب کہتے ہیں کہ جی افریقہ میں تو لوگ اَن پڑھ ہیں اس لیے باتیں سن لیتے ہیں۔ وہاں بھی مخالفت ہے۔ معلم صاحب پتھروں سے بچاؤ کرتے ہوئے باقی لوگوں کو تبلیغ کرتے رہے اور جو لوگ تھے وہ ان کے صبر و تحمل کے رویے سے بہت متاثر ہوئے اور ان میں سے بعض لوگ جو اس وجہ سے نکل گئے تھے پھر دوبارہ مسجد میں آ گئے اور ان کی باتیں سننے لگے۔ جماعت کے متعلق سوالات ہوئے، اعتراضات پیش کیے، بہت سارے سوالوں کے جواب دیے۔ ایک شریر نوجوان نے جو بڑھ بڑھ کے باتیں کر رہا تھا، کہا کہ تم لوگ لندن جا کر حج کرتے ہو جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام حج مکے میں کیے تھے۔ معلم صاحب نے اس سے سوال کیا کہ تم یہ بتاؤ کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کتنے حج کیے تھے؟ اس پر اس نوجوان نے کہا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم تو جب سے پیدا ہوئے انہوں نے تمام عمر حج کیے۔ اس پر معلم نے کہا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تو صرف ایک ہی حج کیا ہے۔ مسجد میں بیٹھے امام اور دیگر بڑی عمر کے لوگوں نے اس نوجوان کو برا بھلا کہا کہ تم لوگ سب فساد کر رہے ہو۔ بہرحال وہ لوگ جو فساد کرنے والے تھے شرمندہ ہو کر وہاں سے چلے گئے۔ بعد میں امام صاحب جماعت کے وفد کو اپنے گھر لے گئے جہاں ان کے علاوہ دو اَور ائمہ بھی تھے اور کچھ اَور افراد بھی تھے اس طرح چالیس، بتالیس افراد نے وہاں جماعت احمدیہ کی اس تبلیغ سے متاثر ہو کر بیعت کر لی اور یہاں بھی ایک نئی جماعت قائم ہو گئی۔

گنی بساؤ سے امام تمانے کہتے ہیں کہ آج تک ہم جماعت کے بارے میں یہی سنتے آئے ہیں کہ آپ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن و حدیث کو نہیں مانتے مگر آج ہم نے جلسے کا پروگرام دیکھا تھا۔ کہتے ہیں آج اس جلسے کی برکت سے ہم نے آپ کے خلیفہ کو دیکھا اور سنا ہے۔ انہوں نے تو اللہ تعالیٰ اور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن و حدیث کی نصائح فرمائی ہیں۔ کہتے ہیں آج مجھے یقین ہو گیا ہے کہ جماعت کے خلاف جھوٹا پروپیگنڈا ہو رہا ہے اور جھوٹا پروپیگنڈا ہمیشہ الٰہی جماعتوں کے خلاف ہوتا ہے۔

امام صاحب اسی مسجد کے امام تھے کہتے ہیں میں آج سے جماعت احمدیہ میں داخل ہوتا ہوں اور میں اپنے تمام لوگوں کو جماعت کی تبلیغ کروں گا۔ اللہ کے فضل سے یہ تبلیغ کر بھی رہے ہیں اور ان کی تبلیغ سے نئی جماعتیں بھی قائم ہو رہی ہیں۔

پس ہمارے مخالف جو پاکستان میں بھی ہیں صرف مخالفت برائے مخالفت نہ کریں بلکہ ہماری تعلیم کو سنیں، پڑھیں، سمجھیں۔ پھر جو اعتراض ہے وہ پیش کریں۔ یہی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بار بار فرمایا ہے تم لوگ یونہی مخالفت کرتے ہو میری بات تو پہلے سنو۔ (ماخوذ از سراج منیر، روحانی خزائن، جلد 12، صفحہ 4)

امیر صاحب لائبیریا نے لکھا کہ کس طرح اللہ تعالیٰ مخالفت کے باوجود ہماری مدد فرماتا ہے۔ دو سال پہلے نمبا (Nimba) کاؤنٹی کے ایک ٹاؤن گینا گلے (Ganaglay) کے کچھ لوگ احمدیت میں داخل ہوئے۔ پہلے انکا تعلق عیسائیت سے تھا یا لامذہب تھے۔ بیعت کے بعد ان احباب کی تربیت اور نمازوں کا انتظام کسی گھر کے برآمدے میں کیا گیا۔ لوکل مبلغ مرتضیٰ صاحب نے ایک دن نماز کے بعد احباب کو دعا کی تحریک کی کہ اللہ تعالیٰ ہمیں مسجد بنانے کیلئے کوئی مناسب زمین عطا فرمائے۔ یہ علاقہ عیسائیت اور لامذہب لوگوں کا گڑھ ہے اور یہ لوگ مسلمانوں کو اچھا نہیں سمجھتے اس لیے مسجد کیلئے زمین کا حصول بہت مشکل تھا۔ ابھی گفتگو جاری تھی کہ ایک شخص مسٹر ڈاہن (Dahn) جو لامذہب تھے اور خدا کی ہستی پر بھی یقین نہیں رکھتے وہاں بیٹھے ہوئے تھے انہوں نے کھڑے ہو کے کہا کہ جب سے مشنری نے ہمارے گاؤں میں آنا شروع کیا ہے مَیں نے ان کا بہت اچھا اخلاق دیکھا ہے۔ سب لوگوں سے ملتے ہیں، ایک ہی برتن میں کھانا کھا لیتے ہیں حتی کہ میں جو خدا کو نہیں مانتا اور پکا شرابی ہوں میرے پاس بھی آ کر بیٹھ جاتے ہیں اور حال احوال پوچھتے ہیں۔ مجھے اس طرح کے اخلاق پہلے دیکھنے کو نہیں ملے۔

میرے پاس ایک پلاٹ ہے جس پر میں نے اپنا گھر بنانے کا ارادہ کیا تھا لیکن آج میں اس پلاٹ کو مسجد کیلئے دیتا ہوں۔

چنانچہ کچھ دن کے بعد باقاعدہ انہوں نے بیعت بھی کر لی۔ شراب کو بھی کلیۃً چھوڑ دیا۔ یہ انقلاب پیدا ہوا اور اخلاص میں ترقی کرتے گئے۔ اخلاص میں ایسی ترقی کی کہ لوگوں نے دیکھا کہ یہ بالکل ہی تبدیل شدہ انسان بن گئے ہیں۔ یہاں مسجد کی تعمیر کا کام بھی شروع ہو گیا۔ لوگوں نے چیف کے پاس اعتراض کیا کہ وہاں مسجد نہیں بننے دینی لیکن مسٹر ڈاہن (Dahn) نے بڑی جرأت سے کہا کہ مَیں نے مسجد کو جگہ دی ہے اور یہاں مسجد بنے گی۔ چنانچہ یہ مسجد مکمل بھی ہو گئی اور اس علاقے میں یہ پہلی مسجد ہے۔ اسکا نام مسجد نور ہے۔ اس طرح غیر مسلم اور اللہ تعالیٰ کو نہ ماننے والے دہریت کے جو لوگ ہیں وہ بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے نہ صرف اللہ تعالیٰ کی ہستی پر یقین رکھ رہے ہیں بلکہ اسلام کو سچا مذہب سمجھ کر تسلیم کر رہے ہیں۔

برونڈی میں ایک قصبہ ہے نیانزیلک (Nyanza Lac)۔ یہاں جماعت کی کافی زیادہ مخالفت ہے کیونکہ اس علاقے میں مسلمان بھی ہیں۔ سنی مسجد کے امام نے ہر طرح سے کوشش کی کہ جماعت کی مسجد کو بند کروایا جائے۔ اس کیلئے وہ سرکاری عہدیداروں سے بھی ملا لیکن اس کی ایک نہ چلی۔ ہمارے معلم حمزہ اِندُ وِیُمانا صاحب کو اس مسجد کے امام نے سوال و جواب کیلئے بلایا۔ سوال و جواب میں وفات مسیح پر بحث شروع ہوئی۔ جب معلم صاحب نے قرآن پاک کے دلائل سے وفات مسیح ثابت کی تو ان نام نہاد علماء سے جواب تو نہ بن سکا البتہ معلم سے لڑائی شروع کر دی اور جماعت پر کفر کا فتویٰ لگایا۔ اس پر ایک عیسائی نے کھڑے ہو کر جماعت کے موقف کی تائید کی اور اس مولوی کو واضح کیا کہ جماعت احمدیہ مسلمان ہے۔ آپ کا اسلام سمجھ سے باہر ہے۔ ان کا تو سمجھ آتا ہے کہ یہ کیا کہتے ہیں۔ دوسری طرف اس مسجد کے مولویوں کی مسجد میں ہی آپس میں لڑائی ہو گئی اور اس وجہ سے حکومت کو دخل اندازی کرنی پڑی اور ان کی مسجد کو تین ماہ کیلئے حکومت نے بند کر دیا جو ہماری مسجد کو بند کرنا چاہتے تھے ان کا اپنا یہ حال ہوا کہ مسجد بند ہو گئی۔

اب یہ طریق باقاعدہ سازش کے تحت نام نہاد علماء ہر جگہ اختیار کر رہے ہیں کہ احمدیوں کی مسجدیں بند کرواؤ۔ پاکستان یا پاکستان کی طرح اگر مسجدیں بند نہیں ہوتیں تو مینار اور محرابیں گراؤ۔ اب پاکستان کا قانون بھی جو ہے اس میں کہیں نہیں لکھا کہ احمدیوں کو مینار بنانے کی اجازت نہیں ہے لیکن حکومت ان مولویوں کے سامنے، نام نہاد علماء کے سامنے گھٹنے ٹیکنے پر مجبور ہے۔ بہرحال یہ اپنی پوری کوشش کر رہے ہیں کہ کسی طرح نقصان پہنچائیں لیکن ان شاء اللہ تعالیٰ ایک دن خود ہی یہ سب مر جائیں گے۔

پاکستان میں ہمیں قرآن کریم کی اشاعت پر پابندی ہے، ترجمے کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ ناظرہ شائع ہونا بھی ناقابل معافی جرم ہے بلکہ بعض لوگوں پر اس لیے سختی بھی کی گئی۔ ایسے بھی کیس درج ہوئے ہیں کہ تم قرآن کریم سن کیوں رہے تھے، ریکارڈنگ پہ کیوں لگایا ہوا تھا۔ اب یہ نام نہاد مسلمانوں کا اسلام ہے۔ مُلّاں نے دین کو بگاڑ کے رکھ دیا ہے۔ اسکے مقابل پر اللہ تعالیٰ ہمارے لیے کس طرح راستے کھولتا ہے۔ ہم دنیا کے مختلف ممالک میں اشاعت قرآن کریم کس طرح کر رہے ہیں۔ ہمارے قرآن ہر جگہ کس طرح پسند کیے جاتے ہیں خاص طور پر ترجمہ جو جس زبان میں بھی ہو وہ لوگوں کی توجہ اپنی طرف کھینچتا ہے۔

دارالسلام تنزانیہ کے ایک معلم صاحب نے بتایا کہ وہ ایک علاقے میں پمفلٹ تقسیم کرنے گئے۔ جماعتی کتب بھی فروخت کرتے ہیں۔ اس سے تبلیغی رابطوں میں اضافہ ہوتا ہے۔ کہتے ہیں ایک دن مجھے تیس کلومیٹر دور سے ایک غیر از جماعت شخص کا فون آیا کہ وہ قرآن کریم کا سواحیلی ترجمہ خریدنا چاہتے ہیں۔ معلم صاحب نے بتایا کہ قرآن کریم تو ان کے قریب کے علاقے سے بھی مل سکتے ہیں لیکن اس شخص نے کہا کہ مجھے جماعت کے ترجمے اور تفسیر کا طریق بہت پسند ہے۔ ٹھیک ہے اَوروں نے (ترجمے) کیے ہیں لیکن جو جماعتی طریقِ ترجمہ ہے وہی مجھے پسند ہے کیونکہ عقل اس کو قبول کرتی ہے۔ میں یہی ترجمہ لینا چاہتا ہوں۔

مالی میں مبلغ بلال صاحب ہیں۔ کہتے ہیں جماعت احمدیہ کو قرآن کریم کی نمائش منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ ایک طالب علم سٹال پر آئے انہیں قرآن کریم کے فرنچ ترجمے کا تعارف کروایا گیا کہ موجودہ ترجمے میں جماعتی فرنچ ترجمہ سب سے بہترین ہے۔ اس پر وہ کہنے لگے کہ ان کے گھر میں بھی قرآن کریم کا ترجمہ موجود ہے جو کہ جماعتی ترجمے سے بہتر ہے۔ اس نوجوان نے یہ کہا۔ بہرحال وہ اپنے گھر گیا اور وہاں سے قرآن کریم لے آیا اور ایک گھنٹے سے زائد وقت یہ بتانے کیلئے لگایا کہ ہمارا، غیر احمدیوں کا ترجمہ بہتر ہے۔ دونوں ترجموں کا موازنہ کرتا رہا۔ بہرحال انصاف پسند طبیعت تھی۔ آخر یہ کہنے پر مجبور ہو گیا کہ جماعتی ترجمہ بہت اعلیٰ ہے اور حقیقت میں اس سے قرآن کو سمجھنا بہت آسان ہے اور پھر وہ ایک نسخہ قرآن کریم کا خرید کر اپنے ساتھ لے گیا۔

اسلام کی حقیقی تعلیم اور اللہ تعالیٰ پر ایمان بھی جماعتی تعلیم اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لٹریچر سے کس طرح مسلمانوں میں بھی قائم ہوتا ہے جو نیک فطرت ہیں کس طرح وہ اثر لیتے ہیں۔ ایک واقعہ بیان کرتا ہوں۔ جورھاٹ بک فیئر کے موقع پر ایک دوست جالیموس (Jalimaus) صاحب آئے۔ یہ موصوف کمپیوٹر انجینئر ہیں۔ اسٹال میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصویر اور جماعتی کتب دیکھنے لگے۔ کچھ دیر بعد موصوف نے ڈیوٹی پر موجود مبلغ سے نم آنکھوں سے مخاطب ہو کر کہا میں آج اگر بطور مسلمان آپ کے سامنے کھڑا ہوں تو صرف جماعت احمدیہ کی وجہ سے۔ جماعت کا یہ مجھ پر بڑا احسان ہے۔ اس سے پوچھا گیا کہ کیا آپ احمدی ہیں اور جماعت نے آپ پر کیا احسان کیا ہے؟ تو اس پر اس نے جواب دیا کہ میں احمدی تو نہیں ہوں لیکن میں مذہب سے دور ہوتے ہوتے دہریہ ہو گیا تھا مگر میرے گھر میں والد صاحب کے پاس جماعت احمدیہ کی کچھ پرانی کتب پڑی ہوئی تھیں جو کہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانیؑ کی لکھی ہوئی تھیں۔ ان کتب کا میں نے مطالعہ کیا۔ ان کتب میں حضرت مرزا صاحب نے خدا تعالیٰ کے بارے میں جو دلائل پیش کیے تھے ان دلائل نے میری آنکھیں کھول دیں۔ میں لاجواب ہو گیا اور میرا ہستی باری تعالیٰ پر ایمان قائم ہو گیا۔ اس طرح دہریہ لوگ بھی جماعت احمدیہ کے لٹریچر سے اپنے ایمان کو دوبارہ قائم کرتے ہیں۔ پھر کہنے لگا کہ اب میں جماعت احمدیہ کی ویب سائٹ کا مطالعہ کرتا رہتا ہوں۔ جماعت احمدیہ اسلام کی تائید میں جو دلائل پیش کرتی ہے اس سے میرا ایمان مضبوط ہوتا ہے اور میرے علم میں اضافہ ہوتا ہے۔ جماعت احمدیہ کی وجہ سے میں آج مسلمان ہوں۔

مغربی دنیا میں جہاں بعض ملکوں میں سویڈن میں، ڈنمارک وغیرہ میں قرآن کریم کی توہین کی جا رہی ہے وہیں جب اسلام کی خوبصورت تعلیم پیش کی جاتی ہے تو انہی مخالفین کے رویّے بدل جاتے ہیں۔ پس آج جماعت احمدیہ ہی ہے جو قرآن کریم کے مرتبہ و مقام کو بلند کرنے اور اس کی حقیقی تعلیم بتانے میں کوشاں ہے۔

ایک جرمن خاتون نے کہا کہ جماعتی لٹریچر کی اور قرآن کریم کی نمائش لگی ہوئی تھی۔ اس نمائش میں اسلام کے بارے میں مختلف موضوعات پر قرآن اور حدیث کے حوالہ جات پیش کیے گئے، ان موضوعات کے حوالے سے جو اس بات کو ظاہر کرتے تھے کہ اسلام کوئی انتہا پسند مذہب نہیں ہے۔ اس خاتون نے کہا آپ کی جماعت نے تو اسلام کو آسان کر کے ہمارے سامنے پیش کر دیا ہے۔ اب کوئی وجہ نہیں کہ اسلام کی مخالفت کی جائے اور قرآن کریم کی مخالفت کی جائے۔

قرآن کریم کی اشاعت اور اسلامی تعلیمات پر لٹریچر کا لوگوں پر کس طرح اثر ہوتا ہے اس بارے میں اَور واقعہ بھی بیان کرتا ہوں۔ گولاگھاٹ بک فیئر کے موقع پر رپورٹ دینے والے کہتے ہیں کہ ایک مسلمان پروفیسر شبانہ یاسمین صاحبہ نے جب ہمارے سٹال کو دیکھا تو بہت خوش ہوئیں اور سیدھا آ کر قرآن مجید کا آسامی ترجمہ

ارشاد باری تعالیٰ

وَاَوۡفُوا الۡکَیۡلَ اِذَا کِلۡتُمۡ وَزِنُوۡا بِالۡقِسۡطَاسِ الۡمُسۡتَقِیۡمِ ؕ ذٰلِکَ خَیۡرٌ وَّاَحۡسَنُ تَاۡوِیۡلًا

ترجمہ: اور جب تم ماپ کرو تو پورا ماپ کرو اور سیدھی ڈنڈی سے تولو۔
یہ بات بہت بہتر اور انجام کار سب سے اچھی ہے۔ (بنی اسرائیل: 36)

طالب دعا: بی. ایم. خلیل احمد ولد مکرم بی. ایم. بشیر احمد صاحب و افراد خاندان (جماعت احمدیہ بنگلور)

ارشاد باری تعالیٰ

وَلَا تَجۡعَلۡ مَعَ اللّٰہِ اِلٰـہًا اٰخَرَ فَتُلۡقٰی فِیۡ جَہَنَّمَ مَلُوۡمًا مَّدۡحُوۡرًا

(بنی اسرائیل: 40)

ترجمہ: اور تو اللہ کے ساتھ کسی اور کو معبود نہ بنا
ورنہ تو جہنم میں ملامت زدہ (اور) دھتکارا ہوا پھینک دیا جائے گا۔

DAR FRUIT CO. KULGAM
B.O AHMED FRUITS
Prop. Khawaja Masood Ahmad Dar   Asnoor (Kashmir)
Contact: 9622584733, 7006066375 (Saqib)

اٹھایا۔ آسام میں یہ نمائش ہورہی تھی اور اپنے ساتھی پروفیسر صاحب سے کہنے لگیں کہ آج میرا ایک خواب پورا ہوگیا ہے۔ میں ایک لمبے عرصے سے قرآن کریم کے آسامی ترجمے کی تلاش میں تھی۔ میرے ایک استاد تھے جنہوں نے بارہا مجھ سے قرآن مجید کے آسامی ترجمے کا مطالبہ کیا تھا لیکن میرے پاس یہ ترجمہ نہ ہونے کی وجہ سے قرآن مجید مَیں ان کو نہیں دے سکی۔ اس وجہ سے مجھے سخت ندامت ہوتی تھی اور اپنے مسلمان ہونے پر افسوس ہوتا تھا۔ میرے استاد کی وفات کے بعد آج مجھے یہ قرآن مجید ملا ہے اگر اسکی قیمت ہزاروں روپیہ بھی ہوتی تو میں اس وقت ضرور خرید لیتی۔

یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ ایسے دُور دراز علاقہ جات میں جہاں مسلمانوں کے پاس قرآن مجید اور دیگر بنیادی اسلامی کتب بھی موجود نہیں ہیں وہاں جماعت احمدیہ بک سٹال لگا کر ان کی دینی اور روحانی ضروریات پوری کررہی ہے۔

پھر دھیماجی بک فیئر میں ایک خاتون ہیں بانتی دووارا س(Banti Dowaras Bogagohaian) یہ لارڈ شیوا کا مندر بنا رہی ہیں اور اس کی تبلیغ کرتی ہیں ہندو ہیں۔ جب اس نے ہمارے سٹال کو دیکھا تو حیران رہ گئی کہ اس علاقے میں جہاں مسلمانوں کی آبادی بہت کم ہے وہاں ایک اسلامی سٹال لگا ہے اس نے ہمارے سٹال پر آ کر گفتگو کی۔ بہت خوش ہوکر واپس گئی۔ اگلے روز پھر واپس آئی اور سٹال میں موجود تمام لوگوں کیلئے پھل وغیرہ لائی نیز قرآن مجید کو دیکھ کر بہت خوش ہوئی۔ اس نے قرآن مجید خریدتے ہوئے اس بات کا اظہار کیا کہ آج میری زندگی کا ایک خواب آپ نے پورا کردیا ہے۔ قرآن کریم خریدا اور اس کو اپنے سینے سے لگایا اور اس کے ساتھ تصویر بنوائی۔

چیک ریپبلک مشرقی یورپ کا ملک ہے۔ مبلغ کہتے ہیں ایک نوجوان ہمارے سٹال پر آیا۔ اس نے بتایا کہ میں اس نتیجے پر پہنچا ہوں کہ خدا کا وجود ہے مگر یہ سمجھ میں نہ آتا تھا کہ کون سا مذہب مجھے خدا تک پہنچا سکتا ہے؟ میں نے بہت عرصے تک بہت سارے مذاہب کا مکمل جائزہ لیا ہے مگر اب میں اس نتیجے پر پہنچا ہوں کہ جماعت احمدیہ ہی تمام مسائل کا حل دیتی ہے جس سے میرے دل و دماغ کو تسلی ملتی ہے۔ مجھے یہاں پر روحانیت محسوس ہوتی ہے۔

اب بتائیں یہ ملاں لوگ کہ قرآن کریم کی تعلیم کو لوگوں کے دل و دماغ تک کون پہنچا رہا ہے؟ اللہ تعالیٰ کس طرح تبلیغ کے راستے کھولنے کے سامان پیدا فرماتا ہے، اس کے بھی ایمان افروز واقعات ہیں۔ پاکستان میں ہم پر مکمل پابندی ہے لیکن بعض دوسری جگہوں پہ بعض روکوں کے باوجود اللہ تعالیٰ آسانیاں پیدا فرما دیتا ہے۔

گنی بساؤ کے مبلغ لکھتے ہیں۔ گذشتہ دسمبر میں کیپ ورڈ آئی لینڈ کا دورہ کیا تو اس دورہ کے دوران اس بات کی شدید ضرورت محسوس ہوئی کہ ہماری جماعت کا ریڈیو پروگرام ہونا چاہیے جس کی مدد سے زیادہ تیزی کے ساتھ جماعت کا پیغام پہنچایا جاسکتا ہے مگر کافی کوششوں کے باوجود جماعت وہاں رجسٹرڈ نہیں ہو رہی تھی جس کی وجہ سے ریڈیو پروگرام نہیں مل سک رہا تھا۔ کہتے ہیں دورہ مکمل ہونے کے بعد گنی بساؤ سے بہت سارے لیف لیٹس پرنٹ کر کے کیپ ورڈ بھجوائے گئے۔ وہاں ان کو کثرت سے تقسیم کیا گیا اور کہتے ہیں کہ ایک دوست نے لیف لیٹ پڑھنے کے بعد جماعتی مشن فون کیا اور کہا کہ جماعت کے بارے میں معلومات حاصل کرنا چاہتا ہوں۔ اس طرح ان سے ملاقات ہوئی۔ ان کو جماعت کے بارے میں بتایا گیا۔ انہوں نے کہا کہ آپ اپنی تعلیمات ریڈیو پر کیوں نہیں بتاتے؟ اس پر ان کو بتایا گیا کہ ہم کوشش کر رہے ہیں مگر ریڈیو پروگرام ہمیں نہیں مل رہے۔ اس پر اس شخص نے کہا کہ میرا اپنا ریڈیو اسٹیشن ہے۔ میں ریڈیو اسٹیشن کا ڈائریکٹر ہوں۔ آپ میرے ریڈیو پر پروگرام کر سکتے ہیں اور جماعت کا پیغام پہنچا سکتے ہیں۔ اس طرح اللہ تعالیٰ نے ایک نیا راستہ کھول دیا۔

پھر مالی کے مبلغ لکھتے ہیں۔ جلسہ سالانہ مالی میں کولی کوروریجن کے ایک گاؤں سے ایک دوست احمد طورے صاحب آئے۔ انہوں نے بیان کیا کہ اس وقت مالی میں ایک مسلک ہے جو نماز اور ارکان اسلام کو اتنی اہمیت نہیں دیتا۔ اب یہ مسلک جو نماز کو اور ارکان اسلام کو اہمیت نہیں دیتے لیکن مسلمان ہے۔ احمدی پھر بھی غیر مسلم۔ اور وہ کہنے لگے کہ وہ اسی فرقے کا رُکن ہے لیکن اس کا دل مطمئن نہیں تھا۔ نیک فطرت تھا۔ کہتا ہے کہ بیشک کہتے تو ہم یہی ہیں کہ ارکان اسلام کی کوئی ضرورت نہیں۔ ایمان کی اور نماز بھی پڑھنے کی ضرورت نہیں ہے لیکن دل میرا اس پہ مطمئن نہیں ہے۔ ایک دن انہوں نے ریڈیو لگایا تو وہ جماعت احمدیہ کا ریڈیو تھا جس میں نماز پڑھنے کا طریق سکھایا جارہا تھا جس کو انہوں نے بڑے انہماک سے سنا اور بعد میں انہوں نے بار بار جماعتی ریڈیو سنا تو دل میں یقین ہوگیا کہ یہ لوگ ہی سچے مسلمان ہیں لیکن گاؤں والوں نے بتایا کہ ان کو تمام علماء اسلام سے خارج کر چکے ہیں۔ کہتے ہیں میں نے یہاں لوگوں کو نماز پڑھتے ہوئے، تہجد کی ادائیگی کرتے دیکھا تو میرا دل مطمئن ہوگیا۔ میں دین کے معاملے میں زیادہ نہیں جانتا لیکن جتنا اسلام کے متعلق جانتا ہوں آج اس کو اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا اور میں احمدیت میں شامل ہوتا ہوں۔

آخری شرعی کتاب قرآن کریم جس کا پڑھنا، سننا، رکھنا بھی جیسا کہ میں نے کہا ہے پاکستان میں احمدیوں پر بین (Ban) ہے، ایک بہت بڑا جرم ہے، وہی کتاب ہے جس کے ذریعے جماعت احمدیہ دنیا میں اسلام کا پیغام پہنچا رہی ہے اور دنیا کی اصلاح کررہی ہے۔

مائیکرونیشیا کے مبلغ شرجیل صاحب کہتے ہیں۔ کچھ عرصہ پہلے ایک شخص سائمن گیڈن نے رابطہ کر کے قرآن پاک کا نسخہ حاصل کیا۔ اس پر کچھ عرصہ گزر گیا۔ ایک دن اچانک اس کا میسج آیا کہ میں ملاقات کرنا چاہتا ہوں۔ جب مسجد آئے تو کہنے لگے کہ پوری زندگی بائبل کو بہت تفصیل سے میں نے پڑھا ہے لیکن کوشش کے باوجود کچھ بھی سمجھ نہیں آئی اس کی تعلیم دل میں نہیں بیٹھتی لیکن جب سے قرآن کریم پڑھنا شروع کیا ہے تو ایسے لگا کہ اس کا ہر لفظ دل میں سیدھا داخل ہورہا ہے۔ وہ اس بات پر حیران تھے کہ یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ میں ساری زندگی غلط تھا اور قرآن کریم کی تعلیم سے محروم رہا۔ اپنی والدہ کے پاس اس کے بعد گئے اور انہیں بتایا کہ مسجد جارہا ہوں اور اسلام میں داخل ہونے لگا ہوں۔ ان کے وہاں رشتے دار بھی موجود تھے انہوں نے کہا کہ بڑا غلط کام کرنے لگے ہو، بہت برا بھلا کہا۔ اس پر موصوف نے کہا آپ لوگ جو کرنا چاہتے ہیں کرلیں لیکن میں اپنے دل سے مسلمان ہو چکا ہوں اور کہتے ہیں سائمن صاحب نے خاکسار سے اس بات کا ذکر کیا تو ان کی آنکھوں میں آنسو آنے لگے۔ اب نہ صرف جماعت میں داخل ہوگئے ہیں بلکہ بڑی دلیری سے اسلام کی تبلیغ کرتے ہیں۔

جماعت احمدیہ کے ذریعے کس طرح دنیا کے مختلف ممالک میں سعید روحیں اسلام میں داخل ہوتی ہیں۔ امیر صاحب سپین لکھتے ہیں ایک سپینش دوست فرانسسکو خیسوس صاحب کافی عرصہ تحقیق کر کے جنوری 2023ء میں مسلمان ہوئے۔ اسلام کو سچا دین سمجھتے تھے لیکن مسلمانوں کی منتشر حالت پر متفکر رہتے تھے اور یہ بات سمجھتے تھے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دَور کے بعد مسلمان متحد نہیں ہوسکے۔ انہوں نے اسلام کی تاریخ کچھ پڑھی ہوئی تھی۔ اب نظامِ خلافت کے تحت ہی دوبارہ متحد ہو سکتے ہیں۔ لیکن نظام خلافت کو کہاں تلاش کریں؟ مارچ 2023ء میں ان کا ہمارے ایک احمدی طارق صاحب سے رابطہ ہوا۔ انہوں نے اسے احمدیت پر تحقیق کا مشورہ دیا۔ چنانچہ انہوں نے تین ماہ احمدیت کے بارے میں تحقیق کی اور انشراحِ صدر ہونے کے بعد پھر انہوں نے بیعت کرلی اور باقاعدہ جمعے وغیرہ پر بھی تشریف لاتے ہیں۔

تاجکستان سے تعلق رکھنے والے ایک دوست ہیں خروموف تُرغُن صاحب۔ آجکل قرغیزستان میں مقیم ہیں۔ کہتے ہیں میں یہاں کاشغر میں کام کرتا ہوں۔ جہاں میں کام کرتا ہوں وہاں احمدی احباب بھی تھے۔ انہوں نے بعضوں کے نام لیے۔ میں نے ان سے تقریباً تین سال جماعت کے بارے میں گفتگو کی۔ ان سے گفتگو کر کے آخر مجھے یقین ہوگیا کہ جماعت احمدیہ ہی حقیقی اسلام ہے اور امام مہدی علیہ السلام ہی مسیح موعود ہیں اور مسیح ناصری فوت ہوچکے ہیں۔ چنانچہ خاکسار بیعت کر کے جماعت احمدیہ میں شامل ہوگیا۔ پھر دعا کیلئے کہا ہے، دعا کریں اللہ تعالیٰ مجھے خدمت کی توفیق دے اور متقی بنائے اور دس شرائط بیعت پر عمل کرنے کی توفیق دے۔

رشیا سے عطاء الواحد صاحب مبلغ لکھتے ہیں ایک نوجوان کو اللہ تعالیٰ نے اسلام احمدیت کی طرف متوجہ کیا۔ ڈیڑھ سال قبل اس سے رابطہ ہوا تھا۔ ایک چھوٹے قصبے کا رہنے والا نوجوان ہے اور ان کے والد تو مذہب سے دور ہوگئے تھے لیکن مارسیل کی اہلیہ عیسائی آرتھوڈوکس سے تعلق رکھتی تھیں۔ چنانچہ یہ مارسیل نوجوان ہیں ان کے بڑے بھائی عیسائی ہیں لیکن ان کی توجہ ان کے والد کی قومیت کی وجہ سے اسلام کی طرف ہوئی اور ان کے والد پہلے ہی مسلمان تھے۔ انہوں نے اسلام قبول کیا تو والد کی اس توجہ کی وجہ سے اسلام قبول کیا لیکن مسلمانوں کا سنی اسلام قبول کرلیا لیکن اسلام قبول کرنے کے بعد بھی کہتے ہیں کہ تعلیمات کے متعلق بہت سے سوالات ذہن میں آتے تھے جن کے مقامی مولوی تسلی بخش جواب نہیں دے سک رہے تھے۔ اس بے چینی میں اضافہ ہوتا رہا اور اسی دوران اللہ تعالیٰ نے انٹرنیٹ کے ذریعے سے ان کا رابطہ جماعت احمدیہ رشیا کے ساتھ کروا دیا۔ یہاں سے مارسیل صاحب کو اپنے سوالات کے تسلی بخش جواب مل رہے ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ میں نے بہت سی جگہوں پر اسلام کو سمجھنے کی کوشش کی لیکن حقیقی اسلام احمدیت ہی میں پایا ہے۔ چنانچہ انہوں نے بیعت کرلی۔

فلپائن کے مبلغ انچارج کہتے ہیں کہ یہاں ایک جزیرے میں 139 بیعتیں ہوئیں اور بیعت کرنے والوں میں ایک سکول کے پرنسپل اور دو امام بھی شامل ہیں اور چار امام مسجد بیعت کر کے احمدی ہو چکے ہیں۔ ایک امام مسجد حاجی عیسیٰ کا کہنا ہے کہ جس مسجد کے وہ امام ہیں اب وہ جماعت احمدیہ ہی کی مسجد ہے۔ ایک دوست نے اس مسجد سے ملحقہ کچھ زمین بھی جماعت کو ہبہ کی ہے جس میں دوران سال مشن ہاؤس بنانے کا ارادہ ہے تاکہ مستقل معلم کی تقرری ہوسکے۔ یہ امام مالی قربانی کرنے والے ہیں۔ صرف یہ نہیں کہ پیسے لیتے ہیں۔ ان کی دکان ہے، کاروبار ہے، مالی قربانی کرنے والے بھی ہیں اور ایک دن کہنے لگے کہ میں نے جو پانچ سو پیسو کی ایک دن مالی قربانی کی تھی اللہ تعالیٰ نے میرا ایمان مضبوط کرنے کیلئے اگلے دن ہی مجھے غیر متوقع طور پر ایک لاکھ پیسو کہیں سے آمد کروادی۔

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

جو شخص دین کے معاملے میں کوئی ایسی نئی رسم پیدا کرتا ہے
جس کا دین سے کوئی تعلق نہیں تو وہ رسم مردود اور غیر مقبول ہے
(بخاری، کتاب الصلح)

طالب دعا : سید وسیم احمد و افراد خاندان (جماعت احمدیہ سورو ضلع بالاسور، صوبہ اڈیشہ)

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

سب اعمال کا دارومدار نیّتوں پر ہوتا ہے
اور ہر انسان کو اس کی نیت کے مطابق ہی بدلہ ملتا ہے
(بخاری، کتاب بدء الوحی)

طالب دعا : شیخ صادق علی و افراد خاندان (جماعت احمدیہ تالبرکوٹ، صوبہ اڈیشہ)

اللہ تعالیٰ خود اس طرح سعید فطرت لوگوں کی راہنمائی فرماتا ہے۔

مالی کے ریجن سِگا سَو کے مبلغ لکھتے ہیں مروان کولی بالی صاحب احمدیہ مشن ہاؤس آئے اور کہا کہ وہ بیعت کرنا چاہتے ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ وہ ریڈیو احمدیہ شوق سے سنتے تھے اور جماعت کی اکثر باتوں سے مطمئن تھے لیکن بیعت کرنے کو دل نہیں مانتا تھا۔ کہنے لگے: کل جب میری ریڈیو سنتے سنتے آنکھ لگ گئی تو میں نے خواب میں دیکھا کہ آسمان میں چاند نہایت روشن ہے اور چاند میں دو اشخاص کی تصویریں نظر آ رہی ہیں۔ ایک تصویر بڑی اور ایک چھوٹی ہے اور قریب کھڑے بچے شور مچا رہے ہیں کہ یہ امام مہدی علیہ السلام اور ان کے خلیفہ کی تصویر ہے۔ وہ آ گئے ہیں۔ مروان صاحب کہتے ہیں کہ پھر انہوں نے خواب میں ہی قریب کھڑے بزرگ سے دریافت کیا کہ کیا آپ کو بھی تصویر نظر آ رہی ہے، جس پر بزرگ نے تو نفی میں جواب دیا لیکن کہتے ہیں میرا دل مطمئن ہو گیا کہ احمدیت ہی سچی جماعت ہے جو امام مہدی کے ظہور کا اعلان کر رہی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خلفاء کی تصویریں دیکھیں تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بڑی تصویر کو پہچان لیا۔ ساتھ میری تصویر بھی تھی اور کہا یہی تو میں نے خواب میں دیکھا تھا۔

سپین کے امیر صاحب لکھتے ہیں کارلوس صاحب نے اس سال بیعت کی ہے۔ یہ پہلے مسلمان ہو گئے تھے۔ عبد السلام ان کا نام رکھا گیا تھا۔ انہوں نے خواب میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو دیکھا کہ حضور انہیں فرما رہے ہیں کہ آؤ! امن کی طرف آ جاؤ۔ خواب کے بعد ایک روز ان کی اہلیہ انٹرنیٹ پر انہیں کچھ دکھا رہی تھی کہ ان کی نظر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصویر پر پڑی تو انہوں نے کہا یہ تو وہی شخص ہے جو مجھے خواب میں امن کی طرف بلا رہا تھا۔ اس پر انہوں نے احمدیت کے بارے میں تحقیق شروع کر دی اور کچھ دن بعد دوبارہ خواب دیکھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ان کو فرمایا کہ میں امام مہدی اور مسیح ہوں۔ انکا دل تو اس خواب کے بعد احمدیت کا قائل ہو گیا تھا لیکن بیعت نہیں کی تھی اور تحقیق جاری رکھی۔ تیسری دفعہ پھر انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو دیکھا جب آپؑ کے چہرے پر ناراضگی کے آثار تھے۔ اس پر انہوں نے فوری طور پر جماعت سے رابطہ کیا اور بیعت کر لی۔

باوجود مخالفین کی انتہائی کوششوں کے نومبائعین مضبوطی ایمان کا کس طرح اظہار کرتے ہیں۔

برکینا فاسو، مہدی آباد کے ایک ناصر سعید وجیکا صاحب بیان کرتے ہیں کہ جب ہمارے گاؤں کی اکثریت نے احمدیت قبول کر لی تو سعودی عرب میں مقیم میرے ایک کزن نے تمام اخراجات برداشت کر کے ہمیں سعودی عرب بلایا۔ وہاں پہنچے تو اس نے ہمیں خانہ کعبہ کی زیارت کرواتے ہوئے کہا کہ یہ اسلام کے مقدس مقامات ہیں۔ اسلام یہاں سے شروع ہوا تھا پاکستان سے نہیں۔ اس لیے یہاں پر قائم وہابی عقیدہ اختیار کرو اور احمدیت چھوڑ دو۔ میں نے کہا تم نے اس لیے ہمیں یہاں بلایا تھا۔ اس نے اس بات پہ سر ہلایا۔ پھر میں نے کہا کہ اس مقدس مقام کے سائے میں کھڑا ہو کر دعا کرتا ہوں کہ میری زندگی میں کوئی ایسا موقع نہ آئے کہ مجھے احمدیت چھوڑنی پڑے۔ کہتے ہیں میں نے خانہ کعبہ میں یہ دعا کی کہ اللہ تعالیٰ مجھے اس سے پہلے حالت ایمان میں موت دے دے، کبھی ایسا موقع نہ آئے کہ میں ایمان سے پھروں۔ بہرحال کہتے ہیں اس کے بعد میں جلد برکینا فاسو آ گیا۔ خدا کا کرنا ایسا ہوا کہ وہی ان کا عزیز جو کزن تھا ان کو اور عزیزوں رشتہ داروں سے ملنے کیلئے برکینا فاسو آیا تو الحاج ابراہیم صاحب نے اسے تبلیغ کی اور وہ بھی احمدی ہو گیا۔ بہرحال کہتے ہیں جو ہمیں شکار کرنا چاہتا تھا وہ خود احمدیت کا شکار ہو گیا۔

پھر مخالفت میں ثابت قدمی کے بارہ میں برکینا فاسو کے ہی امیر صاحب بیان کرتے ہیں کہ ڈوری ریجن کے معلم عمر ڈیکو (Dicko) صاحب ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ ایک دن وہابی مُلّاں کا ایک ٹولہ ان کے گھر آیا اور احمدیت ترک کرنے کا کہا اور دھمکی دی کہ ورنہ تمہیں قتل کر دیں گے۔ عمر ڈیکو صاحب نے کہا کہ بیشک مجھے قتل کر دو لیکن احمدیت چھوڑنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا اور نہ ہی میں تبلیغ سے باز آؤں گا۔ تبلیغ بھی کروں گا۔ اس پر وہ شدید غصے میں چلے گئے۔ اگلے روز کچھ مسلح لوگ ان کے گھر آئے۔ اس پر احمدی احباب نے آپ کو مشورہ دیا کہ آپ ڈوری چلے جائیں۔ اس رات معلم صاحب اپنی فیملی کے ساتھ دعا میں مشغول رہے اور اللہ تعالیٰ سے راہنمائی چاہی۔ معلم صاحب نے خواب میں اسماعیل نامی ایک شخص کو دیکھا۔ اس نے کہا کہ اے عمر! تو کہاں جاتا ہے؟ جواب دیا ڈوری۔ اس پر اس نے کہا ٹھیک ہے۔ چنانچہ اس خواب کے بعد اگلی صبح انہوں نے ہجرت کر لی اور ان کو پھر ایک رکشے والے نے محفوظ طریقے سے وہاں پہنچا دیا اور ڈوری پہنچتے ہی کہتے ہیں ان کی اہلیہ کا فون آیا کہ مسلح دہشت گرد آئے ہیں اور آپ کو ڈھونڈ رہے ہیں۔ اس طرح اللہ تعالیٰ نے ان کی جان بھی بچا دی۔

نائیجیریا کی اوسن (Osun) سٹیٹ کے ایک گاؤں کے رہائشی بدر ادریمی (Badr Aderemi) صاحب کو احمدیت قبول کرنے کی توفیق ملی۔ کھیتی باڑی کرتے ہیں اور احمدیت قبول کرنے سے قبل گاؤں کے مخالف گروپ کے، ہماری جماعت کے مخالف گروپ کے سرگرم رکن تھے۔ گاؤں میں کہتے ہیں جماعت احمدیہ کے مشنری نے مجھے جماعت سے متعارف کروایا تو مجھے جماعت احمدیہ کے متعلق مزید جاننے میں دلچسپی پیدا ہوئی۔ کچھ عرصہ تحقیق کرنے کے بعد میں نے احمدیت قبول کر لی۔ بیعت کے بعد گاؤں والوں کی طرف سے شدید مخالفت کا سامنا کرنا پڑا۔ کہتے ہیں مجھے کہا گیا کہ تین مہینے ہیں اگر تم نے احمدیت نہ چھوڑی تو تمہارا گھر تباہ کر دیں گے۔ بڑی پریشانی ہوئی۔ ایک روز میں کھیتوں میں کام کرنے کیلئے گیا۔ شدید طوفان آ گیا۔ کہتے ہیں مجھے یقین تھا کہ میں واپس گھر جاؤں گا تو میرا گھر اس طوفان کی نظر ہو چکا ہوگا۔ بہرحال جب گھر گیا تو کیا دیکھتا ہوں کہ میرے گھر کے دائیں بائیں سارے گھر تباہ ہو چکے ہیں، تقریباً پچاس کے قریب گھر تباہ ہو گئے نہ صرف گھروں کی چھتیں بلکہ پورے کے پورے گھر ہی ملبہ بن گئے اور اس دوران مخالفین کی یہ بات بھی ذہن میں آ جاتی کہ چونکہ تم نے احمدیت قبول کی ہے اس لیے ایک روز جب تم واپس آؤ گے تو اپنا گھر تباہ و برباد دیکھو گے۔ میں نے دعا کی کہ اے اللہ! اگر یہ جماعت تیری جماعت ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام وہی موعود مہدی ہیں جن کی خوشخبری رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دی تھی تو میرے گھر کو گرنے نہ دینا۔ بہرحال جب بارش تھم گئی تو میں گھر کے اندر داخل ہوا۔ دیکھا کہ ہر کمرہ محفوظ تھا اور کسی قسم کا کوئی نقصان نہیں ہوا تھا اور جبکہ ارد گرد کے بہت سارے گھر تباہ ہو گئے تھے۔ کہتے ہیں اس واقعہ کے بعد میرا احمدیت کی سچائی پر ایمان پختہ ہو گیا اور مجھے یقین ہو گیا کہ یہ جماعت واقعی ایک الٰہی جماعت ہے۔ بہرحال دنیا کے مختلف ممالک میں اللہ تعالیٰ کے یہ سلوک کہ ہر جگہ اللہ تعالیٰ کی تائیدات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ نظر آتی ہیں جنہوں نے ہمیں حقیقی اسلام کی تعلیم دی، یہ سب سے بڑی جماعت احمدیہ کی سچائی کی دلیل ہے۔ یہ واقعات اور یہ باتیں اللہ تعالیٰ کے فضل سے لوگوں کے ایمان کو مضبوط کر رہی ہیں۔ اللہ تعالیٰ دنیا کی بھی نظریں کھولے اور ان کو ایمان اور یقین کے ساتھ قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اس وقت مَیں نے مرحومین کا ذکر کرنا ہے، بعض جنازے ہیں، ان کا ذکر کروں گا لیکن یہ بھی ضمناً کہہ دوں کہ ان دنوں میں جو کووڈ (Covid) دوبارہ پھیل رہا ہے اس لیے لوگوں کو بھی اس بارے میں احتیاط کرنی چاہیے۔

مرحومین کے ذکر میں پہلا ذکر ہے مکرمہ امۃ الہادی صاحبہ اہلیہ مکرم پیر ضیاء الدین صاحب۔ یہ حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحبؓ کی بیٹی تھیں۔ بانوے سال کی عمر میں گذشتہ دنوں ان کی وفات ہوئی۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ ان کے بیٹے پیر شبیر احمد اسلام آباد کے نائب امیر ہیں اور بریگیڈیئر دبیر احمد، فضل عمر ہسپتال میں آج کل ایڈمنسٹریٹر ہیں۔ ریٹائرمنٹ کے بعد انہوں نے وقف کیا تھا۔ ان کی دو بیٹیاں بھی ہیں۔

ان کے بیٹے نے لکھا کہ ہم بہن بھائیوں نے ہمیشہ اپنی والدہ کو بچپن سے ہی نمازوں اور تلاوت میں باقاعدہ پایا اور باقاعدہ چندہ دینے والی تھیں۔ ایم ٹی اے دیکھنا ان کا معمول تھا۔ جماعتی تحریکات میں حصہ لیتی تھیں۔ تحریک جدید کے دفتر اول کی چندہ دہندہ تھیں۔ 1971ء میں جو پاک بھارت جنگ ہوئی اس میں امۃ الہادی صاحبہ کے خاوند بریگیڈیئر ضیاء الدین صاحب مشرقی پاکستان میں تھے جو اب بنگلہ دیش ہے اور وہاں وہ بڑا لمبا عرصہ رہے۔ پیر دبیر یہ کہتے ہیں کہ میری والدہ بھی اور چھوٹی بہن بھی وہیں تھی۔ کچھ عرصے کے بعد والد نے والدہ اور چھوٹی بہن کو بھیج دیا۔ وہ پریشان رہتی تھیں لیکن کبھی انہوں نے اپنی پریشانی کا اظہار ہم بچوں پہ نہیں کیا بلکہ ہمیں حوصلہ دیتی رہیں اور چھ مہینے کے بعد پھر بریگیڈیئر صاحب وہاں سے واپس آئے۔ ہمیشہ عیدوں پہ تلقین کرتی تھیں کہ غریبوں کا خیال رکھو، ان کو عیدیاں دو۔ ہیومینٹی فرسٹ میں ہر سال دو مرتبہ خطیر رقم بھجواتی تھیں۔ کنویں اور ہینڈ پمپ لگوانے کیلئے، بچوں کی پڑھائی کیلئے، غریبوں کے کھانے کا بندوبست کرنے کیلئے۔ اس کا ڈاکٹر نوری صاحب نے بھی ذکر کیا ہے۔ ان کی بیٹی امۃ الکبیر طلعت کہتی ہیں کہ باآواز تلاوت کیا کرتی تھیں۔ کسی کی غیبت نہیں کرتی تھیں۔ دوسروں کو بھی اس بات سے منع کرتی تھیں۔ خلافت سے بہت عقیدت کا تعلق تھا۔ باقاعدہ ایم ٹی اے دیکھتیں۔ باقاعدہ خطبہ سنتیں اور ہمیں ہر موقع پر سمجھاتی تھیں کہ سلسلہ کی کتب پڑھنے کا بہت فائدہ ہے۔ ان کو خود بھی بڑا شوق تھا اور ہر وقت سرہانے کتب پڑی ہوتی تھیں جو زیر مطالعہ ہوتی تھیں۔ بہت ملنسار اور تعلق رکھنے والی تھیں۔ ان کی نواسی کہتی ہیں کہ جب بھی ہم قرآن کریم کی کوئی نئی سورت یاد کرتے تو ہمیں انعام دیا کرتی تھیں، حوصلہ افزائی کرتیں۔ کہتی ہیں مجھے یاد ہے کہ باقاعدہ فجر کی نماز کے بعد بہت لمبی تسبیح اور دعائیں کرتی تھیں اور مجھے بھی تلقین کرتی تھیں صبح تیار ہونے کے بعد قرآن کو تفسیر سے پڑھتیں۔ حدیقۃ الصالحین پڑھتیں، روحانی خزائن پڑھتیں، پھر ناشتہ کرتیں۔ اللہ تعالیٰ مرحومہ سے مغفرت اور رحم کا سلوک فرمائے۔ درجات بلند کرے۔ ان کی نیکیاں ان کے بچوں میں بھی جاری فرمائے۔

اگلا ذکر ہے مکرم ثاقب کامران صاحب جو ہمارے واقف زندگی تھے، آج کل نائب وکیل سمعی بصری تھے

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

اَے وے تمام لوگو! جو اپنے تئیں میری جماعت میں شمار کرتے ہو،

آسمان پر تم اُس وقت میری جماعت شمار کئے جاؤ گے جب سچ مچ تقویٰ کی راہوں پر قدم مارو گے

(کشتی نوح، روحانی خزائن، جلد 19، صفحہ 15)

طالبِ دُعا: صبیحہ کوثر و افراد خاندان (جماعت احمدیہ بھونیشور، صوبہ اڈیشہ)

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

اپنی پنج وقتہ نمازوں کو

ایسے خوف اور حضور سے ادا کرو کہ گویا تم خدا تعالیٰ کو دیکھتے ہو

(کشتی نوح، روحانی خزائن، جلد 19، صفحہ 15)

طالبِ دُعا: جے عظیم احمد ولد مکرم جے وسیم احمد صاحب امیر ضلع محبوب نگر (صوبہ تلنگانہ)

جو بیالیس سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ ڈاکٹروں کا خیال یہی ہے کہ فوڈ پوائزننگ (food poisoning) ہوئی۔ لیکن ایک ٹریجڈی (tragedy) یہ بھی ہوئی کہ ثاقب صاحب کی وفات سے تقریباً پینتالیس منٹ قبل ان کا ایک بیٹا آرب کامران، انہوں نے بھی وہی کھانا کھایا تھا وہ بھی فوت ہوگیا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔

ثاقب کامران صاحب کے پڑدادا حضرت چودھری مولا بخش صاحب تلونڈی جھنگلاں ضلع گورداسپور نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت کی تھی۔ کامران صاحب نے وقف کیا، جامعہ میں داخل ہوئے اور وہاں سے پھر پاس کر کے مختلف جگہوں پہ تعینات رہے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو ایک بیٹی اور دو بیٹوں سے نوازا۔ رومیسہ کاشفہ سترہ سال کی ہے اور غالب کامران تیرہ سال کا اور تیسرا بیٹا جو ہے اس کی وفات ان کے ساتھ ہی ہوگئی تھی۔ پورا خاندان ہی بیمار ہوا تھا باقی سب کو اللہ تعالیٰ نے بچا لیا۔

جامعہ پاس کرنے کے بعد ان کی نظارت اصلاح وارشاد مقامی میں تعیناتی ہوئی۔ پھر حدیث کے مضمون میں ان کو تخصص کیلئے چنا گیا۔ پھر اس کے بعد وکالت تعلیم تحریک جدید کے تحت سیریا ان کو عربی کی اعلیٰ تعلیم کیلئے بھیجا گیا لیکن وہاں کے حالات کی وجہ سے یا کسی اَور وجہ سے واپس آ گئے۔ پھر اس کے بعد دسمبر 2018ء میں تحریکِ جدید کے سٹوڈیوز کا آغاز ہوا تو ان کو نائب وکیل سمعی بصری تحریک جدید مقرر کیا گیا اور وفات تک وہ اسی عہدے پر خدمت انجام دیتے رہے۔ اٹھارہ سال اللہ تعالیٰ نے ان کو خدمت کی توفیق دی۔

ان کی والدہ صادقہ بیگم صاحبہ کہتی ہیں کہ کامران کی پیدائش وقفِ نو کی تحریک سے پہلے ہوئی تھی انہوں نے حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کو درخواست کی کہ میرے دو چھوٹے بیٹے وقف نو میں شامل کر دیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے ان کی درخواست مان لی اور شامل کر لیا۔

ان کی اہلیہ کہتی ہیں۔ بہت پیاری شخصیت تھے۔ لفظوں میں بیان کرنا مشکل ہے۔ نمازوں کو فکر سے ادا کرنے والے، خلافت کے ساتھ شدت سے محبت کرنے والے، جماعت کی امانتوں کی حفاظت کرنے والے، ہر رنگ میں، ہر رشتے میں پُرخلوص محبت کرنے والے، خیال رکھنے والے اور ہر شخص کا خیال رکھنے والے، جماعت کے ہر فرد کا خیال رکھنے والے اور کوشش ہوتی تھی کہ اپنے بچوں کی بھی تربیت بہتر رنگ میں کریں۔

ان کی والدہ نے بھی لکھا ہے کہ قرآن کریم کے حکم کہ اپنے والدین کے سامنے اف نہ کہو کبھی اونچی آواز میں انہوں نے بات نہیں کی۔ دوسروں کے راز چھپانے والے، دفتری رازوں کی حفاظت کرنے والے، ان کی اہلیہ کہتی ہیں کہ ہم بعض دفعہ باہر سے باتیں سنتے تھے تو ان سے پوچھتے تھے کہ یہ بات ہوئی ہے تو کہتے تھے یہ امانت ہے میں تمہیں کچھ نہیں بتا سکتا۔ نمازیں باجماعت پڑھنے کی طرف بہت توجہ تھی۔ بچوں کو بھی تلقین کیا کرتے تھے اور ہمیشہ کوشش ہوتی کہ گھر کا، بچوں کا اور بیوی کا خیال رکھیں۔ ان کی ضروریات کو پورا کریں۔ ہر رشتے کے ساتھ وفا کا تعلق تھا۔

ان کی بیٹی رومیسہ کہتی ہیں کہ میرے والد نہایت ہی عاجز، نیک، غریب پرور، بافہم، دُور اندیش، اطاعت گزار اور تہجد پڑھنے والے شخص تھے۔ تربیت کرنے کا عجیب طریقہ تھا۔ اپنی آنکھ کے اشارے سے ہی بات سمجھا دیتے۔ ہر وقت اچھی تربیت کرنے کی فکر میں لگے رہتے اور ہمیشہ بتاتے کہ تم لوگ واقفِ نو ہو اس لیے اس بات کا احساس رکھو۔ کہتی ہیں بہت ساری باتیں میں ان سے پوچھ لیتی تھی ان کے جواب دینے میں کبھی نہیں جھجکتے تھے چاہے کیسی بھی کیفیت ہو۔

روحان احمد صاحب مربی سلسلہ جو آج کل اسیر راہ مولیٰ ہیں۔ یہ کہتے ہیں کہ مجھے ان کی زیر تربیت اور زیر نگرانی لمبا عرصہ کام کرنے کا موقع ملا۔ ہمیشہ ایک شفیق دوست کی طرح میری راہنمائی کی۔ آپ نرم مزاج، اچھی شخصیت کے مالک اور بہترین قائدانہ صلاحیتوں کے حامل تھے۔ ایک مخلص خادم سلسلہ تھے۔ ان کی سخاوت اور ہمدردی بھی بے مثال تھی۔

ان اسیران کیلئے بھی دعا کریں اللہ تعالیٰ ان کی بھی جلد رہائی کے سامان پیدا فرمائے اور مرحوم سے اللہ تعالیٰ مغفرت اور رحم کا سلوک فرمائے۔ درجات بلند کرے۔ ان کے لواحقین کو بچوں کو، بیوی کو، والدہ کو صبر اور حوصلہ عطا فرمائے اور ان کے بچوں میں ان کی نیکیاں جاری فرمائے۔

تیسرا ذکر پروفیسر ڈاکٹر محمد اسحاق داؤدا صاحب کوتونو بینن کا ہے۔ ان کی بھی گذشتہ دنوں میں ساٹھ سال کی عمر میں وفات ہوئی۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ ان کا تعلق بینن کے داؤدا خاندان سے تھا جس خاندان کے لوگوں نے بینن میں سب سے پہلے احمدیت قبول کی۔ بینن کے سب سے پہلے احمدی مکرم ذکر اللہ داؤد صاحب مرحوم ان کے تایا تھے۔ ان کے والد عیسیٰ داؤد مرحوم تاحیات بینن کے نیشنل نائب امیر رہے۔ 1980ء میں جب آپ طالب علم تھے تو آپ نے ذکر اللہ داؤد صاحب مرحوم کی تبلیغ سے احمدیت قبول کر لی تھی۔ قبول احمدیت کے بعد اپنے تایا کے ساتھ اپنے والدین کو تبلیغ کرتے رہے اور کچھ دیر کے بعد ان کی تبلیغ سے والدہ اور والد بھی احمدی ہو گئے۔ 2022ء میں سینیگال کی یونیورسٹی سے زوآلوجی (Zoology) میں پی ایچ ڈی کی ڈگری حاصل کی۔ اسکے بعد واپس آ کر بینن میں پاراکو یونیورسٹی میں پروفیسر کے طور پر تعینات ہوئے۔ اپنی قابلیت کے بل بوتے پر بہت ساری ملکی اور غیر ملکی کانفرنسز میں شریک ہوتے تھے۔ لمبا عرصہ بطور صدر خدام الاحمدیہ بینن خدمت کی توفیق ملی۔ زمانہ طالب علمی میں ہی انہوں نے وصیت کر لی تھی اور یوں بینن کے احمدیوں میں سے شروع کے بلکہ لکھا ہے کہ سب سے پہلا موصی ہونے کا اعزاز انہیں حاصل ہوا۔

ان کی اہلیہ ریحانہ داؤدا صاحبہ جو اس وقت لجنہ کی نیشنل سیکرٹری تربیت ہیں کہتی ہیں کہ میں نے شادی کے بعد اپنے خاوند کی تبلیغ سے احمدیت قبول کی۔ انہوں نے مجھے یسرنا القرآن اور پھر قرآن مجید پڑھایا۔ بہت ہی شریف، دیانتدار، انسانیت کا درد رکھنے والے غریب پرور انسان تھے۔ جماعتی کاموں کیلئے ہر وقت تیار رہتے تھے۔ باقاعدہ تہجد پڑھنے والے تھے۔ مجھے تلقین کیا کرتے تھے اور کہا کرتے تھے گھر میں قرآن کریم پڑھا کرو تاکہ ہمارے گھر میں خدا تعالیٰ کی رحمتیں نازل ہوں۔

کہتی ہیں کہ جب آپ یونیورسٹی میں نائب ڈین کے عہدے پر فائز ہوئے تو ایک دن ایک عورت روتی ہوئی آئی۔ اس نے کہا کہ میری لڑکی فیل ہو رہی ہے اسے پاس کر دیں۔ اگر وہ پاس نہ ہوئی تو میرا خاوند اس کی فیس بھی نہیں دے گا اور مارے گا بھی۔ اور بہت ساری رقم لے کے آئی کہ یہ رقم آپ رکھ لیں۔ تو انہوں نے کہا کہ اگر رقمیں دے کے پاس ہونا ہو تو پھر غریب تو کبھی پاس نہیں ہوگا۔ تم یوں کرو یہ جو پیسے تم مجھے رشوت دینے لائی ہو، میں تو احمدی ہوں میں تو ایسے کام نہیں کر سکتا تم یہ اپنے پاس رکھو اور اسی سے فیس دے دینا اور اگر کمی ہوگی تو میں تمہیں مزید فیس کیلئے دے دوں گا۔ لیکن یہ جو سفارش ہے کہ رشوت لے کے پاس کر دوں یہ نہیں ہو سکتا۔ لیکن بہرحال وہ رقم کا تھیلا وہاں چھوڑ گئی۔ ان کی بیوی نے دکھایا کہ یہ تھیلا پڑا ہے تو وہ اٹھا کے اکاؤنٹنٹ کے پاس لے گئے۔ اس عورت سے انہوں نے پوچھا کہ میرا گھر تمہیں کس نے بتایا؟ تم تو مجھے جانتی نہیں۔ اس نے کہا کہ مجھے یونیورسٹی کے اکاؤنٹنٹ نے بتایا ہے۔ بہرحال یہ اکاؤنٹنٹ کے پاس گئے، رقم اس کو دی اور اسے کہا کہ اس کو واپس کرو۔ یونیورسٹی کی میٹنگ بلائی اور وہاں یہ سارا معاملہ پیش کیا اور بتایا تو اس پر وہاں جو سارے پروفیسر اکٹھے ہوئے جو ایگزیکٹو تھے، انہوں نے کہا کہ وہ تو تین لاکھ فرانک لے کے آئی تھی اور یہ ڈیڑھ لاکھ ہیں۔ اس میں سے وہ بھی کسی اکاؤنٹنٹ نے ہی خرد برد کر لیے تھے تو بہرحال ان کے مخالفین یہ چاہتے تھے کہ رشوت کا الزام لگوایا جائے اور ان کو نائب ڈین کے عہدے سے فارغ کروایا جائے، لیکن اس میں کامیاب نہ ہوئے اور یونیورسٹی والے اور دوسرے بھی ان کے ساتھیوں نے بعد میں برملا اظہار بھی کیا کہ بہت ہی ایماندار شخصیت تھے۔ ہمیشہ اپنے محلے کی غریب بیواؤں کا خیال رکھتے تھے۔ کسی کے گھر کی مرمت کروا دی۔ بچوں کی دلداری کرتے۔ ہر ممبر سے پیار کرتے۔ وفات پر تعزیت کیلئے پاراکو یونیورسٹی کے شعبہ ایگریکلچر کے بہت سے پروفیسر ”کوتونو“ آئے۔ شعبہ کے انچارج پروفیسر ڈاکٹر ابراہیم نے کہا کہ نہایت ہی عاجز اور دیانتدار انسان تھے۔ یونیورسٹی میں پاپا بونر (Papa Bonheur) کے نام سے مشہور تھے، یہ فرنچ لفظ ہے جس کا مطلب ہے ہر ایک کو برکت دینے والا۔ ہر ضرورت مند کی مدد کرتے۔ جو بھی جیب میں ہوتا اسے دے دیتے کبھی خالی ہاتھ نہیں لوٹاتے تھے۔ اللہ تعالیٰ پر بہت ہی زیادہ توکّل تھا۔

اسحاق داؤدا صاحب کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے، حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خلافت سے بے پناہ محبت تھی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کا یہ حال تھا کہتے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر تریسٹھ سال ہے تو وہ دعا کیا کرتے تھے کہ اے اللہ مجھے اس سے زیادہ عمر نہ دینا۔

دل کے مریض ہوگئے تھے۔ ایک مبلغ نے بتایا کہ جب ہارٹ سرجری کیلئے فرانس گئے، تو انہوں نے الیس اللہ کی انگوٹھی پہنی ہوئی تھی۔ ڈاکٹر اتارنے لگے تو انہوں نے کہا یہ انگوٹھی تو نہیں اتارنی۔ یہ موت تک میرے ساتھ رہے گی کیونکہ یہی اللہ تعالیٰ کے فضل ہیں جن کو میں ہمیشہ یاد رکھتا ہوں۔

یہاں آج کل قائمقام امیر ہیں اور مبلغ انچارج ہیں میاں قمر۔ وہ کہتے ہیں کہ پاراکو کا جب میں ریجنل مبلغ تھا تو جو بھی تنخواہ ملتی تو یہ پہلے ہی شروع میں اپنی وصیت اور دیگر چندہ جات ایک لفافے میں ڈال کر مسجد میں لے آتے کہ میری رسید کاٹ دیں۔ ہمیشہ مسکراتے رہتے اور ہر مصیبت اور پریشانی میں یہی کہتے کہ میں دعا کر رہا ہوں اور خلیفہ وقت کو بھی دعا کیلئے لکھ دیا ہے، اللہ تعالیٰ آسانی پیدا فرمائے گا۔

پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ دو بیٹیاں اور دو بیٹے شامل ہیں۔ بڑی بیٹی عزیزہ مقسطہ داؤدا ایگریکلچر میں پی ایچ ڈی کر رہی ہیں۔ دونوں بیٹے رقیب داؤدا اور مسرور داؤدا کمپیوٹر کی تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان بچوں کو بھی ان کے باپ کے نقش قدم پر چلائے اور مرحوم سے مغفرت اور رحم کا سلوک فرمائے۔ درجات بلند فرمائے۔ نماز کے بعد ان شاء اللہ نماز جنازہ ہوگی۔

......☆......☆......☆......

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

نماز باجماعت خاص فکر اور توجہ سے ادا کریں
اور نوافل اور تہجد پڑھنے کی طرف بھی توجہ دیں
(پیغام برموقع جلسہ سالانہ بنگلہ دیش 2022ء)

طالب دعا: افراد خاندان مکرم شکیل احمد گنائی صاحب مرحوم (دار الرحمت، جماعت احمدیہ ریشی نگر، کشمیر)

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کریں
اسکے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت دل میں بڑھائیں
(پیغام برموقع جلسہ سالانہ بنگلہ دیش 2022ء)

طالب دعا: مصدق احمد، نائب امیر جماعت احمدیہ بنگلور، کرناٹک

سیرت خاتم النّبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

(از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم. اے. رضی اللہ عنہ)

حضرت عائشہؓ کا رخصتانہ اور ان کی عمر کی بحث

تعدّد ازدواج کا مسئلہ، دو فرضی واقعات

حضرت عائشہؓ کا رخصتانہ، ماہ شوال 2 ہجری

کتاب کے حِصّہ اوّل میں یہ ذکر گذر چکا ہے۔ حضرت خدیجہؓ کی وفات کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عائشہؓ صدیقہ کے ساتھ شادی فرمائی تھی یہ سنہ نبوی کا دسواں سال اور شوال کا مہینہ تھا اور اُس وقت حضرت عائشہؓ کی عمر سات سال کی تھی۔ مگر معلوم ہوتا ہے کہ اُن کا نشوونما اس وقت بھی غیر معمولی طور پر اچھا تھا، ورنہ کوئی وجہ نہیں تھی کہ خولہ بنت حکیم کو جواُن کے نکاح کی محرک بنی تھیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شادی کیلئے اُن کی طرف خیال جاتا لیکن بہرحال ابھی تک وہ بالغ نہیں ہوئی تھیں، اس لیے اُس وقت نکاح تو ہو گیا مگر رخصتانہ نہیں ہوا اور وہ بدستور اپنے والدین کے پاس مقیم رہیں، لیکن اب ہجرت کے دُوسرے سال جب کہ اُن کی شادی پر پانچ سال گذر چکے تھے اور ان کی عمر بارہ سال کی تھی وہ بالغ ہو چکی تھیں؛ چنانچہ خود حضرت ابوبکرؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر رخصتانہ کی تحریک کی۔ جس پر آپؐ نے مہر کی ادائیگی کا انتظام کیا۔ (اس زمانہ میں مہر کے نقد ادا کرنے کا دستور تھا) اور ماہ شوال 2 ہجری میں حضرت عائشہ اپنے والدین کے گھر سے رخصت ہو کر حرمِ نبویؐ میں داخل ہو گئیں۔

یہ سوال کہ رُخصتانہ کے وقت حضرت عائشہ کی عمر کتنی تھی اس زمانہ میں ایک اختلافی سوال بن گیا ہے۔ عام کتب تاریخ اور کتبِ حدیث میں حضرت عائشہ کی عمر نو یا دس سال کی بیان ہوئی ہے حتیٰ کہ صحیح بخاری میں خود حضرت عائشہؓ سے بھی یہ روایت مروی ہے کہ رخصتانہ کے وقت میری عمر صرف نو سال تھی اور اسی بناء پر جمہور مؤرخین نے نو سال کی عمر بیان کی ہے مگر اسکے مقابلہ میں بعض جدید محققین نے مختلف قسم کے استدلالات سے چودہ سال بلکہ سولہ سال تک عمر ثابت کرنے کی کوشش کی ہے۔ ہر چند کہ ہم ان نو محققین کی رائے سے اتفاق نہیں رکھتے مگر حالات کے مطالعہ سے پتہ لگتا ہے کہ نو سال کی عمر کا خیال بھی درست نہیں ہے بلکہ جیسا کہ ہم نے اوپر بیان کیا ہے رخصتانہ کے وقت حضرت عائشہ کی عمر پورے بارہ سال یا قریباً بارہ سال کی ثابت ہوتی ہے۔ دراصل اس معاملہ میں متقدمین کو تو ساری غلطی اس وجہ سے لگی ہے کہ انہوں نے حضرت عائشہ کے نو سال والے اندازے کو جو صحیح احادیث میں بیان ہوا ہے بالکل یقینی اور قطعی سمجھ کر کسی اور بات کی طرف توجہ نہیں کی، حالانکہ ہر عقلمند آدمی سمجھ سکتا ہے کہ روایت کا صحیح ہونا اور بات ہے اور اندازے کا صحیح ہونا بالکل اور بات۔ یعنی باوجود اسکے کہ یہ روائتیں جن میں حضرت عائشہ کا یہ اندازہ بیان ہوا ہے کہ رُخصتانہ کے وقت میری عمر نو سال کی تھی اصل روایت کے لحاظ سے بالکل صحیح ہوں، حضرت عائشہ کا یہ اندازہ خود اپنی ذات میں غلط ہو سکتا ہے جیسا کہ بسا اوقات لوگوں کے اندازے اپنی عمر کے متعلق غلط ہو جایا کرتے ہیں۔ اسکے مقابلہ میں جن لوگوں نے نو سال والے خیال کو غلط سمجھ کر آزادانہ تحقیق کرنی چاہی ہے انہوں نے یہ غلطی کی ہے کہ تحقیق کے سیدھے اور صاف راستہ کو ترک کر کے ایک ایسا پیچیدہ طریق اختیار کیا ہے کہ جو دل کی تسلی کا موجب نہیں ہو سکتا۔ ہر فہمیدہ شخص ہمارے ساتھ اتفاق کرے گا کہ سب سے زیادہ پختہ اور سب سے زیادہ آسان ذریعہ حضرت عائشہ کی عمر کا پتہ لگانے کا یہ ہے کہ ہمیں ایک طرف تو انکی پیدائش کی تاریخ اور دوسری طرف ان کے رخصتانہ کی تاریخ کا پتہ چل جاوے۔ کیونکہ ان دونوں تاریخوں کے معین ہو جانے کے بعد رخصتانہ کے وقت کی عمر کے متعلق کسی شک وشبہ کی گنجائش نہیں رہ سکتی۔ پہلے ہم پیدائش کے سوال کو لیتے ہیں۔ ابن سعد نے طبقات میں یہ روایت نقل کی ہے کہ كَانَتْ عَائِشَةُ وَلَدَتِ السَّنَةَ الرَّابِعَةَ مِنَ النُّبُوَّةِ فِي أَوَّلِهَا۔ یعنی ”حضرت عائشہ 4 نبوی کے ابتداء میں پیدا ہوئیں تھیں۔“ حضرت عائشہ کی تاریخ پیدائش کے متعلق اس روایت کے سوا کوئی اور معین روایت ابتدائی مؤرخین کی کسی کتاب میں میری نظر سے نہیں گذری اور نہ ہی حدیث کی کسی کتاب میں اسکے متعلق کوئی روایت آتی ہے۔ پس پیدائش کی تاریخ تو آسانی کے ساتھ معین ہو گئی اور وہ ابتداء 4 نبوی ہے۔

اب ہم دوسرے سوال کو لیتے ہیں جو رخصتانہ کی تاریخ سے تعلق رکھتا ہے۔ اس میں بیشک روایات میں اختلاف ہے۔ بعض روایات میں یہ تاریخ شوال 1 ہجری بیان ہوئی ہے اور بعض میں شوال 2 ہجری لیکن غور کیا جاوے تو مؤخر الذکر روایات زیادہ صحیح قرار پاتی ہیں۔ شوال 1 ہجری والی روایت کا اصل منبع ابن سعد ہے جس نے ایک سلسلہ رواۃ کے ذریعہ اس روایت کو حضرت عائشہ تک پہنچایا ہے۔ اور اکثر مؤرخین نے ابن سعد والی روایت پر ہی بنا رکھ کر رُخصتانہ کی تاریخ شوال 1 ہجری قرار دی ہے لیکن گو ابن سعد خود اپنی ذات میں ثقہ ہے مگر اس روایت میں اس کے راویوں میں ایک راوی واقدی ہے جس کے غیر ثقہ اور ناقابلِ اعتماد بلکہ جھوٹا ہونے کے متعلق محققین نے قریباً قریباً اجماع کیا ہے۔ پس محض اس واقدی والی روایت پر جبکہ وہ دوسری روایات کے خلاف ہو ایک تاریخی واقعہ کی بنیاد نہیں رکھی جا سکتی۔ اسکے مقابلہ پر علامہ نودی علامہ عینی اور قسطلانی اور بعض دوسرے محققین نے شوال 2 ہجری والی روایت کو صحیح اور قابل ترجیح قرار دیا ہے اور علامہ نودی نے تو بڑی صراحت اور اصرار کے ساتھ لکھا ہے کہ اس روایت کے مقابلہ میں شوال 1 ہجری والی روایت کمزور اور قابل ردّ ہے۔ پس کوئی وجہ نہیں کہ صرف اس بناء پر کہ عام مؤرخین نے شوال 1 ہجری والی روایت کی تقلید کی ہے ہم ایک زیادہ مضبوط خیال کو ردّ کر دیں اور دراصل عام مؤرخین نے بھی واقدی کی روایت کو محض اس خیال سے نوازا ہے کہ وہ نو سال والی عمر کے اندازے کے ساتھ جو صحیح احادیث میں بیان ہوا ہے زیادہ مطابقت کھاتی ہے، چنانچہ زرقانی جیسا محقق صاف لکھتا ہے کہ شوال 2 ہجری والی روایت اس لیے قابل قبول نہیں ہے کہ اس طرح نو سال سے زیادہ ہو جاتی ہے حالانکہ جب خود عمر کا سوال اور عمر کی روایتیں ہی زیر بحث ہوں تو کسی خاص روایت کو صحیح فرض کر لینا درست نہیں ہے اور پھر جیسا کہ ہم اوپر بیان کر چکے ہیں نو سال والے اندازے کو غلط ماننے کے یہ معنے نہیں ہیں کہ نو سال والی روایتیں بھی غلط ہیں اور پھر تعجب یہ ہے کہ خود علامہ زرقانی نے دوسری جگہ شوال 2 ہجری والے قول کو مقدم کیا ہے۔ اندریں حالات شوال 1 ہجری والی روایت شوال 2 ہجری والی روایت کے مقابلہ میں قابل قبول نہیں سمجھی جا سکتی اور حقیقت یہی معلوم ہوتی ہے کہ حضرت عائشہ کا رخصتانہ شوال 2 ہجری میں ہوا تھا۔ واللہ اعلم

اب جب پیدائش اور رخصتانہ کی تاریخوں کی تعیین ہو گئی تو عمر کا پتہ لگانا کوئی مشکل کام نہیں ہے بلکہ یہ صرف ایک موٹا حسابی سوال رہ جاتا ہے جسے ایک بچہ بھی نکال سکتا ہے۔ حضرت عائشہ 4 نبوی کے شروع میں پیدا ہوئیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہجرت 14 نبوی کے ربیع الاوّل میں ہوئی۔ اس طرح ہجرت تک حضرت عائشہ کی عمر کچھ ماہ اوپر دس سال بنتی ہے اور ہجرت کے بعد جو ربیع الاوّل 1 ہجری میں ہوئی شوال 2 ہجری تک جبکہ حضرت عائشہؓ کا رخصتانہ ہوا دو سال سے کچھ کم کا عرصہ ہوتا ہے اور ان دونوں عرصوں کو ملانے سے وہی بارہ سال حاصل ہوتے ہیں جو ہم نے ابتداء میں بیان کئے ہیں اور اگر ابنِ سعد کی روایت کے مطابق رخصتانہ کو ہجرت کے پہلے سال میں سمجھا جاوے تو پھر بھی یہ عرصہ گیارہ سال کا بنتا ہے نہ کہ نو یا دس سال کا اور یہ ایک حسابی نتیجہ ہے جس کے مقابلہ میں کوئی تخمینی اندازہ قبول نہیں کیا جا سکتا۔

اب رہا یہ سوال کہ متعدد احادیث میں حضرت عائشہؓ نے خود اپنی عمر نو سال کی کیوں بیان کی ہے؟ سو اس کا جواب یہ ہے کہ ہم ان روایتوں کو غلط نہیں کہتے یعنی ہم تسلیم کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ کا یہی خیال تھا کہ رخصتانہ کے وقت ان کی عمر نو سال کی تھی، لیکن یقیناً ان کا یہ خیال محض تخمینی تھا اور درست نہیں تھا اور یہ کوئی قابلِ تعجب بات نہیں کیونکہ ہر شخص سمجھ سکتا ہے کہ عمروں کے اندازوں میں لوگوں سے غلطی ہو جایا کرتی ہے۔ پس اگر پیدائش اور رخصتانہ کی تاریخوں کے حسابی مقابلہ سے حضرت عائشہ کی عمر نو سال نہیں بنتی تو محض حضرت عائشہ کے اس اندازے کی وجہ سے کہ رخصتانہ کے وقت میری عمر نو سال کی تھی نو سال والی روایت کو قبول نہیں کیا جا سکتا؛ البتہ اگر کسی صحیح حدیث میں حضرت عائشہ کی پیدائش کی تاریخ اوائل 4 نبوی کے علاوہ کوئی اور بیان کی گئی ہو یا رخصتانہ کی تاریخ شوال 2 ہجری کے علاوہ کوئی اور ثابت ہو تو بیشک یہ روایتیں قابل قبول ہوں گی اور انہی پر عمر کے حساب کو مبنی قرار دیا جائے گا لیکن ایک محض اندازے اور خیال کے مقابلہ میں خواہ وہ صحیح احادیث میں ہی بیان کیا گیا ہو ایک حسابی نتیجہ کو ردّ نہیں کیا جا سکتا۔

یہ تو ایک اصولی بحث ہے جو ہم نے اس جگہ پیش کی ہے لیکن حقیقت یہ ہے کہ اگر اندازے والی روایتوں کی چھان بین کی جائے تو ان سے بھی بالآخر وہی نتیجہ نکلتا ہے جو ہم نے اوپر بیان کیا ہے یعنی یہ کہ رخصتانہ کے وقت حضرت عائشہ کی عمر بارہ سال کی تھی نہ کہ نو سال کی۔ اس کے سمجھنے کیلئے یہ جاننا ضروری ہے کہ دراصل حضرت عائشہ نے صرف رخصتانہ کی عمر کا اندازہ ہی نہیں بتایا بلکہ ساتھ ہی نکاح کی عمر کا اندازہ بھی بتایا ہے اور حدیث و تاریخ کی کتابوں میں یہ دونوں اندازے ساتھ ساتھ بیان ہوئے ہیں؛ چنانچہ حضرت عائشہ کا یہ قول کثرت کے ساتھ مروی ہوا ہے کہ جب میرا نکاح ہوا تو میری عمر چھ یا سات سال کی تھی اور جب میرا رخصتانہ ہوا تو میری عمر نو سال کی تھی اور بعض روایتوں میں رخصتانہ کی عمر دس سال بھی بیان ہوئی ہے۔ اب اصولی قاعدہ کے مطابق ہمیں ان دونوں اندازوں میں سے پہلے اندازے کو جو نکاح کے وقت کے ساتھ تعلق رکھتا ہے اَقرب بالصحت سمجھنا چاہئے کیونکہ اول تو یہ اندازہ زیادہ چھوٹی عمر کے ساتھ تعلق رکھتا ہے جبکہ غلطی کا امکان نسبتاً کم ہوتا ہے۔ دوسرے چونکہ وہ سب سے پہلا اندازہ ہے وہی اصل اندازہ سمجھا جائے گا اور بعد کی عمر کے ساتھ تعلق رکھنے والے اندازے اس اندازے کی فرع سمجھے جائیں گے نہ کہ مستقل اندازے۔ پس اندازوں کی بحث میں اصل بنیاد لازماً پہلے اندازے پر رکھی جائے گی جو نکاح کے وقت کی عمر کے ساتھ تعلق رکھتا ہے اور جس میں چھ یا سات سال کی عمر بیان کی گئی ہے۔ اب جب ہم اس اندازے سے حساب شماری کر کے رخصتانہ کی عمر کا پتہ لگاتے ہیں تو اس طرح بھی وہی بارہ سال کی عمر ثابت ہوتی ہے نہ کہ نو یا دس سال کی مگر پیشتر اس کے کہ ہم یہ حساب پیش کریں چھ اور سات کے باہمی اختلاف کا حل ضروری ہے۔ یہ بیان کیا جا چکا ہے کہ شادی کے وقت کی عمر بعض روایتوں میں چھ سال بیان ہوئی ہے اور بعض میں سات سال اور یہ دونوں قسم کی روایتیں کتب حدیث اور کتب تاریخ ہر دو میں پائی جاتی ہیں۔ سات سال والی روایت خصوصیت کے ساتھ صحیح مسلم ونسائی اور ابن ہشام اور ابن سعد اور طبری میں بیان ہوئی ہے اور اسکے مقابلہ میں چھ سال والی روایت بھی ان سب کتب میں باستثناء سیرت ابنِ ہشام مروی ہوئی ہے اور علاوہ اسکے بخاری میں بھی چھ سال والی روایت پائی جاتی ہے۔ اب ہم نے دیکھنا یہ ہے کہ ان دونوں قسم کی روایتوں میں سے کونسی روایتیں قابل ترجیح ہیں۔ ہر شخص جو علم روایت سے تھوڑا بہت بھی مس رکھتا ہے اس بات کو تسلیم کرے گا کہ جہاں تک محض روایت کی صحت کا تعلق ہے کہ دونوں قسم کی روایتیں ہر طرح صحیح اور قابلِ اعتماد ہیں اور ہم ان میں سے کسی کو غلط کہہ کر ردّ نہیں کر سکتے۔ پس ماننا پڑے گا کہ خود حضرت عائشہؓ نے ہی مختلف موقعوں پر یہ دو مختلف اندازے بیان کیے ہیں۔ یعنی کبھی تو انہوں نے اپنی عمر چھ سال کی بیان کی ہے اور کبھی سات سال کی اور کبھی ان دونوں کو ملا کر یہ کہہ دیا ہے کہ شادی کے وقت میری عمر چھ یا سات سال کی تھی۔ پس روایت کے لحاظ سے تو کوئی فرق نہیں ہے لیکن درایتاً غور کیا جاوے تو سات سال والے اندازے کو ترجیح دینی پڑتی ہے اور وہ اس طرح پر کہ یہ ایک عام دستور ہے کہ جب تک عمر کا کوئی سال پورا نہیں ہو جاتا۔ اس وقت تک صرف نیچے کے سال کا نام لیا جاتا ہے اور اوپر کی کسر کو چھوڑ دیا جاتا ہے اور اوپر کے سال کا نام صرف اسی وقت لیا جاتا ہے کہ جبکہ یا تو اوپر کا سال پورا ہو چکا ہو اور یا پورا ہونے کے اس قدر قریب ہو کہ عملاً اسے پورا سمجھا جا سکے۔ پس حضرت عائشہ کی عمر کے متعلق بعض روایات میں چھ سال کا ذکر آنا اور بعض میں سات سال کا یقینی طور پر اس بات کو ظاہر کرتا ہے کہ نکاح کے وقت حضرت عائشہ کی عمر چھ سے گذر کے سات کے اس قدر قریب پہنچ چکی تھی کہ اس پر سات سال کا اطلاق عام محاورہ کی رو سے جائز ہو گیا تھا اور صرف تھوڑی سی برائے نام کمی کی وجہ سے چھ سال کا لفظ استعمال کر لیا جاتا تھا ورنہ عملاً ان کی عمر سات سال کی ہی تھی؛ چنانچہ اسی خیال کے ماتحت بعض مؤرخین نے چھ سال کے ذکر کو بالکل ترک کر دیا ہے اور صرف سات سال کا ذکر کیا ہے مثلاً ابن ہشام نے چھ سال کا ذکر تک نہیں کیا اور صرف سات سال کا ذکر کیا ہے اور اس کے مقابلہ میں میری نظر سے کوئی ایسی مستند تاریخ کی کتاب نہیں گذری جس میں صرف چھ سال کے ذکر پر اکتفاء کیا گیا ہو۔ پھر صاحب سیرت حلبیہ نے بھی جہاں ازواج النبیؐ کا ذکر کیا ہے، وہاں حضرت عائشہ کی عمر صرف سات سال بیان کی ہے اور چھ سال کا ذکر نہیں کیا اور حضرت عائشہ کے نکاح کے بیان میں ذکر تو دونوں کا ہے مگر صراحتاً لکھا ہے کہ سات سال والی روایت اقرب بالصحت ہے۔ اندریں حالات گو روایتاً دونوں قسم کی روایتیں صحیح ہیں مگر درایت کے طریق پر اس بات میں کسی قسم کے شک وشبہ کی گنجائش نہیں سمجھی جا سکتی کہ نکاح کے وقت حضرت عائشہ کی عمر سات سال کے اس قدر قریب پہنچی ہوئی تھی کہ گویا عملاً وہ سات سال ہی تھی۔ (باقی آئندہ)

(سیرت خاتم النّبیین، صفحہ 423 تا 428، مطبوعہ قادیان 2011)

سیرت المہدی

(از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم.اے. رضی اللہ عنہ)

(1126) **بسم اللہ الرحمن الرحیم**۔منشی ظفر احمد صاحب کپورتھلوی نے بذریعہ تحریر مجھ سے بیان کیا کہ ایک دفعہ ایک انسپکٹر جنرل پولیس کا ایک باورچی قادیان میں آیا۔ بوڑھا آدمی تھا اور بیعت میں داخل تھا۔اس سے حضرت مسیح موعودعلیہ السلام نے فرمایا کہ آپ ایک بڑے آدمی کا کھانا پکاتے رہے ہیں کوئی بہت عمدہ چیز دوستوں کیلئے پکائیں۔ انہوں نے کہا پہلے حضور نمونہ ملاحظہ فرمائیں۔ پھر اس نے بکرے کی ران اور گھی منگا کر روسٹ کیا مگر وہ گوشت بالکل نہ گلا۔حضرت صاحب کی خدمت میں پیش کیا۔ میں اور مولوی عبدالکریم صاحب مرحوم بیٹھے ہوئے تھے۔گوشت چاقو سے بمشکل کٹتا تھا۔ بڑی مشکل سے تھوڑا سا ٹکڑا کاٹ کر اس نے حضرت صاحب کو دیا۔آپ نے منہ میں ڈال لیا۔اور چبانے کی کوشش فرماتے رہے۔وہ چبایا نہ جاسکا۔مگراس باورچی کی تعریف فرمائی کہ آپ نے بہت عمدہ پکایا۔میں نے کہا کہ یہ نہ تو کاٹا جاتا ہے اور نہ ہی چبایا جاتا ہے۔گھی بھی ضائع کردیا۔فرمانے لگے منشی صاحب! آپ کو علم نہیں۔انگریز ایسا ہی کھاتے ہیں اور ان کے نقطہ خیال سے بہت اعلیٰ درجہ کا پکا ہوا ہے۔مولوی عبدالکریم صاحب مرحوم ہنسنے لگے۔اورانہوں نے یہ بھی کہا کہ یہ ٹھیک نہیں پکایا۔فرمانے لگے کہ نہیں نہیں آپ نہیں جانتے۔فرمایا کہ آپ کوئی اور چیز مہمانوں کیلئے تیار کریں۔ باورچی موجود ہیں۔ان کو آپ بتلاتے جائیں۔اس نے تو شرم کے مارے کوئی چیز تیار کروائی نہیں۔کوئی اور صاحب تھے جن کا نام مجھے یاد نہیں رہا۔انہوں نے بریانی مہمانوں کیلئے پکوائی اور میں نے بہت محظوظ ہوکر کھائی۔حضرت صاحب کی خدمت میں بھی پہنچائی گئی۔آپ نے مولوی عبدالکریم صاحب مرحوم کواور مجھے بلوایا۔اور فرمایا کہ دیکھو کیسی عمدہ پکوائی ہے۔وہ انگریزی قسم کا کھانا تھا۔جس سے آپ واقف نہ تھے۔یہ دیسی قسم کا کھانا کیسا عمدہ ہے۔حضرت صاحب نے یہی سمجھا کہ اُسی باورچی نے پکوائی ہے۔پھر ہم دونوں نے ظاہر نہیں کیا کہ اس نے نہیں پکوائی۔غرض کوئی ناقص شے بھی آپ کی خدمت میں کوئی پیش کرتا تو آپ اس کی تعریف فرماتے۔

(1127) **بسم اللہ الرحمن الرحیم**۔منشی ظفر احمد صاحب کپورتھلوی نے بذریعہ تحریر مجھ سے بیان کیا کہ ایک دفعہ حضرت مسیح موعودعلیہ السلام مسجد اقصیٰ سے ظہر کی نماز پڑھ کر آرہے تھے تو آپ نے میراں بخش سودائی کے متعلق ایک واقعہ بیان کیا کہ وہ گول کمرے کے آگے زمین پر بیٹھا ہوا تھا۔ایک ہندو مست بڑا موٹا ڈنڈا لئے آیا۔میراں بخش اس سے کہنے لگا کہ پڑھ کلمہ اوراس کے ہاتھ سے ڈنڈا لے کر مارا کہ پڑھ کلمہ لا الہ الا اللہ۔اس نے جس طرح میراں بخش نے کہلوایا تھا کلمہ پڑھ دیا تو اس کو میراں بخش نے ایک دونی دے دی۔فرمایا کہ میں بہت خوش ہوا کہ ایک مسلمان پاگل نے ایک ہندو پاگل کو مسلمان کرلیا۔جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ مسلمانوں میں تبلیغی مادہ ضرور ہے۔

(1128) **بسم اللہ الرحمن الرحیم**۔شیخ کرم الٰہی صاحب پٹیالوی نے بذریعہ تحریر مجھ سے بیان کیا کہ جن ایام میں خاکسار کا تبادلہ صیغہ پولیس میں ہوا اور ماموری تھانہ بٹھنڈہ میں ہوئی۔ علاقہ بٹھنڈہ ریاست پٹیالہ میں جنگل کا علاقہ ہے اور ضلع فیروز پور اور ریاست فرید کوٹ سے سرحدات ملتی ہیں۔ان دنوں ان علاقوں میں ڈکیتیوں کا بڑا زور تھا اور اسی قسم کی وارداتوں کی کثرت تھی۔ دن رات اونٹوں پر سفر کرنا پڑتا تھا۔ چونکہ وہ علاقہ تو سخت گرم اور ریگستان ہے اس لئے سفر میں پانی بھی زیادہ پیا جاتا تھا اور بعض اوقات اونٹ کے سفر میں یہ بے احتیاطی بھی ہوجاتی کہ تعجیل کی وجہ سے اگر اونٹ کو بٹھانے میں دیر لگی تو جھٹ اوپر سے ہی چھلانگ دی۔اس وقت کی عمر کا تقاضا بھی یہی تھا۔ہمچوں قسم کی بے احتیاطی سے خاکسار کو مرض ہرنیا لاحق ہوگیا تھا۔اور شروع میں تو اسے ریحی تکلیف خیال کیا گیا کیونکہ جب سواری سے اُترتے اور لیٹتے تو افاقہ معلوم ہوتا تھا۔مگر ایک ڈاکٹر صاحب کو دکھانے کا موقعہ ملا تو انہوں نے کمپلیٹ ہرنیا تجویز اور تشخیص کیا اور جلد سے جلد آپریشن بطور علاج تجویز کیا۔ خاکسار نے حضرت مولانا مولوی نور الدین صاحب کی خدمت میں ایک عریضہ بھیج کر استصواب کیا۔مولوی صاحب موصوف نے ایک کارڈ پر یہ جواب تحریر فرمایا کہ اگر مرض ہرنیا تحقیق ہوا ہے تو پھر آپریشن کے سوا اس کا کوئی علاج نہیں لیکن ہماری رائے یہ ہے کہ آپریشن سے پہلے ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب سے معائنہ کروالیا جائے۔ڈاکٹر صاحب اول توتم سے واقف ہوں گے اگر تعارفی تحریر کی ضرورت ہو تو یہی ہمارا کارڈ ان کو دکھادیں۔ چنانچہ حسب رائے حضرت مولوی صاحب مَیں لاہور میں ڈاکٹر یعقوب بیگ صاحب کے پاس حاضر ہوا۔ڈاکٹر صاحب مرحوم نے بڑے اخلاق اور توجہ سے معائنہ فرمایا اور مکمل مرض ہرنیا تشخیص کر کے آپریشن کے سوا کوئی اور علاج نہ تجویز فرمایا۔چونکہ خاکسار اس دوران میں ٹرس پیٹی اس مرض میں احتیاط کیلئے استعمال کرنے لگ گیا تھا ڈاکٹر صاحب نے تاکید فرمائی کہ رات کے سونے کے وقت کے علاوہ ٹرس کا استعمال ہر وقت چلتے پھرتے ضروری ہے اور آپریشن جلد کرایا جائے ورنہ بعض الجھنیں پڑ جانے پر آپریشن ناکامیاب ہوگا اور یہ چنداں خطرناک بھی نہیں ہے۔ گھوڑے کی سواری، چھلانگ مارنے اور دوڑ کر چلنے، بلندی سے کودنے کی ممانعت فرمائی۔اس سے قبل خاکسار کا تبادلہ سب انسپکٹری بٹھنڈہ سے کورٹ انسپکٹری بسی پر ہوچکا تھا۔اس لئے کوئی فوری اندیشہ نہ تھا۔ خاکسار نے ڈاکٹر صاحب سے فیس وغیرہ مصارف آپریشن دریافت کر کے بعد انتظام آپریشن کا ارادہ کر کے لاہور سے واپس ہوا۔واپسی کے موقعہ پر قادیان آیا اور حضرت مولوی صاحب سے کل کیفیت اور ڈاکٹر صاحب کے مشورہ کا ذکر کیا۔جس کو سن کر مولوی صاحب نے فرمایا کہ ہم نے تو پہلے ہی یہ مشورہ دیا تھا کہ آپریشن کرایا جائے۔پھر خاکسار سے دریافت کیا کہ آپریشن کا ارادہ ہے؟ میں نے عرض کی کہ ایک دو ماہ میں موسم بھی آپریشن کے قابل ہوجائے گا اور سامان سفر بھی ہوسکے گا۔حضرت مولوی صاحب نے فرمایا کہ آپریشن سے قبل حضرت مسیح موعودعلیہ السلام سے ذکر کر کے ضرور دُعا کروائی جائے۔اب چونکہ آئے ہوئے ہو کیوں نہ حضرت صاحب سے ذکر کرلیا جائے۔ میں نے عرض کیا کہ اگر موقعہ میسر آیا تو عرض کرنے کی کوشش کروں گا۔اُسی روز شام کے وقت بعد نماز مغرب حضرت صاحب بالائی حصہ مسجد پر تشریف فرما تھے۔ پانچ دیگر اصحاب بھی حاضر تھے۔ حضرت مولوی صاحب نے میری طرف اشارہ کر کے حضرت صاحب کی خدمت میں عرض کیا کہ اس کو مرض ہرنیا ہوگیا ہے۔اطمینان کیلئے میں نے اس کو ڈاکٹر یعقوب بیگ صاحب کے پاس بھیجا تھا۔انہوں نے جلد سے جلد آپریشن کیا جانا ضروری تجویز فرمایا ہے۔یہ سن کر حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ مولوی صاحب! وہ ہرنیا مرض کیا ہوتا ہے۔مولوی صاحب کے اس توضیح فرمانے پر کہ یونانی والے اس مرض کو فتق کہتے ہیں۔حضور نے میری طرف مخاطب ہوکر فرمایا کہ ہم نے کبھی آپ کو اس مرض کی وجہ سے تکلیف کی حالت میں نہیں دیکھا۔آپ ہمیشہ تندرست آدمی کی طرح چلتے پھرتے ہیں۔حضرت مولوی صاحب نے فرمایا کہ آپریشن سے قبل ایک قسم کی پیٹی اس مرض کیلئے خاص طور پر بنی ہوئی ہوتی ہے۔اس کو یہ ہر وقت لگائے رہتے ہیں۔اس سے مرض کو تو کوئی افاقہ نہیں ہوتا۔البتہ چلنے پھرنے میں سہولت اور ایک طرح کا سہارا رہتا ہے۔حضور نے یہ سن کر فرمایا! کہ جب کام چل رہا ہے اور کوئی تکلیف نہیں پھر آپریشن کی کیا حاجت ہے۔ حضرت مولوی صاحب نے فرمایا کہ پیٹی کوئی علاج تو نہیں ایک سہارا ہے اور بعض حالات ایسے بھی ہوتے ہیں کہ اس پیٹی کے استعمال سے الٹا مرض کو ترقی ہوتی ہے اور پھر کسی خرابی کے رونما ہونے پر آپریشن بھی کامیاب نہیں ہوتا۔اور اخیر عمر میں آپریشن کو بغیر اشد ضرورت کے ممنوع بھی قرار دیتے ہیں۔اس موقعہ پر مرزا یعقوب بیگ صاحب بھی وہاں موجود ہیں اور عمر کے لحاظ سے بھی مناسب وقت ہے۔اور ویسے بھی یہ آپریشن زیادہ خطرے والا نہیں ہوتا۔ اس پر حضرت مسیح موعودعلیہ السلام نے فرمایا کہ میں تو اندرونی آپریشنوں کے بارہ میں جو خطرے کا پہلو رکھتے ہوں یہی رائے رکھتا ہوں کہ وہ اشد ضرورت کے وقت کرانے چاہئیں۔یعنی جب تک بغیر آپریشن کے بھی جان کا خطرہ ہو۔پھر خاکسار کی طرف مخاطب ہوکر فرمایا کہ جن امور سے ڈاکٹر لوگ منع کرتے ہیں ان کی پابندی کرو اور خدا پر بھروسہ رکھتے ہوئے جب تک بغیر آپریشن کے کام چلتا ہے چلاتے جاؤ۔ بات یہیں ختم ہوگئی۔ حضرت مولوی صاحب نے مسجد سے آنے پر خاکسار سے فرمایا کہ جب حضرت صاحب نے آپریشن کی مخالفت فرمائی ہے اس لئے اب آپریشن کا ارادہ ترک کردو۔ اور جیسا حضرت صاحب نے فرمایا ہے اس پر عمل پیرا ہوجاؤ۔ اس بات کو 45 سال سے متجاوز عرصہ ہوتا ہے۔خاکسار کو خطرہ کی کوئی حالت لاحق نہیں ہوئی اور اب تو عمر کی آخری سٹیج ہے۔اس وقت بھی جب تک کسی شخص کو خاص طور پر علم نہ ہو کوئی جانتا بھی نہیں کہ مجھے ایسا دیرینہ مرض لاحق ہے۔ میرا ایمان ہے کہ بعض اوقات ان مقدس اور مبارک زبانوں سے جو الفاظ شفقت اور ہمدردی کا رنگ لئے ہوئے ہوتے ہیں تو وہ بھی ایک دُعائی کیفیت اختیار کر کے مقرون اجابت ہوجاتے ہیں۔

(1129) **بسم اللہ الرحمن الرحیم**۔رسول بی بی بیوہ حافظ حامد علی صاحب نے بواسطہ مولوی عبدالرحمن صاحب جٹ مولوی فاضل مجھ سے بیان کیا کہ ایک دفعہ حضرت مسیح موعودعلیہ السلام نے مرزا نظام دین کے متعلق یہ پیشگوئی کی کہ اُن کے گھر فلاں تاریخ کو کوئی ماتم ہوگا۔لیکن جب تاریخ آئی اور شام کا وقت قریب ہوگیا اور کچھ بات ظہور میں نہ آئی تو تمام مخالفین حضرت صاحب کے گھر کے ارد گرد ٹھٹھا اور مخول کیلئے جمع ہوگئے۔سورج غروب ہونے لگا یا ہوگیا تھا کہ اچانک مرزا نظام الدین کے گھر سے چیخوں کی آواز شروع ہوگئی۔معلوم کرنے پر پتہ لگا کہ الفت بیگم والدہ مرزا ارشد بیگ فوت ہوگئی ہیں۔ میں حضرت مسیح موعودعلیہ السلام کے گھر اس وقت سے ہوں جب کہ ابھی بشیر اول پیدا بھی نہیں ہوا تھا۔

(1130) **بسم اللہ الرحمن الرحیم**۔رسول بی بی بیوہ حافظ حامد علی صاحب نے بواسطہ مولوی عبدالرحمن صاحب جٹ مولوی فاضل مجھ سے بیان کیا کہ بعض دفعہ مرزا نظام الدین کی طرف سے کوئی رذیل آدمی اس بات پر مقرر کردیا جاتا تھا کہ وہ حضرت مسیح موعودعلیہ السلام کو گالیاں دے۔ چنانچہ بعض دفعہ ایسا آدمی ساری رات گالیاں نکالتا رہتا تھا۔آخر جب سحری کا وقت ہوتا تو حضرت جی دادی صاحبہ کو کہتے کہ اب اس کو کھانے کو کچھ دو۔ یہ تھک گیا ہوگا۔اس کا گلا خشک ہوگیا ہوگا۔ میں حضرت جی کو کہتی کہ ایسے کم بخت کو کچھ نہیں دینا چاہئے۔تو آپ فرماتے ہم اگر کوئی بدی کریں گے تو خدا دیکھتا ہے۔ ہماری طرف سے کوئی بات نہیں ہونی چاہئے۔

(1131) **بسم اللہ الرحمن الرحیم**۔منشی ظفر احمد صاحب کپورتھلوی نے مجھ سے بذریعہ تحریر بیان کیا کہ دہلی سے حضرت مسیح موعودعلیہ السلام نے ایک خط بھیجا۔ لفافہ پر محمد خان صاحب، منشی اروڑا صاحب اور خاکسار تینوں کا نام تھا۔خط میں یہ لکھا ہوا تھا کہ یہاں کے لوگ اینٹ پتھر بہت پھینکتے ہیں اور علانیہ گالیاں دیتے ہیں۔ میں بعض دوستوں کو اس ثواب میں شامل کرنا چاہتا ہوں اس لئے تینوں صاحب فوراً آجائیں۔ ہم تینوں کچہری سے اُٹھ کر چلے گئے۔ گھر بھی نہیں آئے۔کرتار پور جب پہنچے تو محمد خان اور منشی اروڑا صاحب نے مجھے ٹکٹ لانے کیلئے کہا۔میرے پاس کچھ نہیں تھا۔ مجھے یہ خیال ہوا کہ اپنے کرایہ کیلئے بھی اُن سے لے لوں انہوں نے اپنے ٹکٹوں کا کرایہ مجھے دے دیا تھا۔میں نے اُن دونوں کے ٹکٹ لے لئے اور گاڑی آگئی۔ چوہدری رستم علی خان صاحب مرحوم گاڑی میں کھڑے آواز دے رہے تھے کہ ایک ٹکٹ نہ لینا میرے ساتھ سوار ہوجانا۔ میں چوہدری صاحب مرحوم کے ساتھ بیٹھ گیا اور ہم دہلی پہنچ گئے۔دہلی میں حضرت صاحب نے ایک بڑا دومنزلہ مکان کرایہ پر لیا ہوا تھا۔اوپر زنانہ تھا اور نیچے مردانہ رہائش تھی۔ واقعہ میں روز صبح وشام لوگ گالی گلوچ کرتے تھے اور ہجوم اینٹ پتھر پھینکتا تھا۔انسپکٹر پولیس جو احمدی تو نہ تھا لیکن احمدیوں کی امداد کرتا تھا اور ہجوم کو ہٹا دیتا تھا۔ایک دن مرزا حیرت آیا میں اس وقت کہیں گیا ہوا تھا۔ اس نے آکر حضرت صاحب کو بلوایا اور کہا کہ میں ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس ہوں اور مجھے ہدایت ہوئی ہے کہ میں آپ سے دریافت کروں کہ آپ کس غرض کیلئے آئے ہیں اور کس قدر عرصہ ٹھہریں گے اور اگر کوئی فساد ہوا تو اس کا ذمہ وار کون ہوگا۔آپ مجھے اپنا بیان لکھادیں۔اسی اثناء میں میں آگیا۔میں اس کو جانتا تھا۔حضرت مسیح موعودعلیہ السلام بیان لکھا رہے تھے اور میں یہ دیکھ کر زینے سے نیچے اُتر آیا۔اس نے مجھے دیکھ لیا اور اُتر کر بھاگ گیا۔ میں دراصل پولیس میں اطلاع دینے کیلئے اُترا تھا اس کو اُترتے ہوئے دیکھ کر ایک عورت نے جو اوپر تھی اسے برا بھلا کہا۔

(سیرۃ المہدی، جلد 2، حصہ چہارم، مطبوعہ قادیان 2008)

خطبہ عید الفطر

اللہ تعالیٰ یہ عید ہم سب کیلئے مبارک فرمائے، آپ سب کو اس عید کی مبارک ہو

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص محض للہ دونوں عیدوں کی راتوں میں عبادت کرے گا
تو اس کا دل ہمیشہ کیلئے زندہ کر دیا جائے گا اور اس کا دل اس وقت بھی نہیں مرے گا جب سب دنیا کے دل مر جائیں گے

اللہ تعالیٰ کرے کہ آج کے دن جب ہم اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق عید منا رہے ہیں تو سال کے باقی دنوں میں بھی اپنی اس حالت کو جاری رکھنے کا عہد کریں اور
اپنی عبادتوں کے معیاروں کو بھی اس طرح قائم کرنے کی کوشش کریں جس طرح اللہ تعالیٰ ہم سے چاہتا ہے اور جس کی تعلیم ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دی

قربانی کر کے، اپنا خرچ کم کر کے دوسروں کی مدد کرنا یقیناً اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتا ہے

’’انسان کا کیا حرج ہے اگر وہ فسق و فجور کو چھوڑ دے، کون سا اس میں اس کا نقصان ہے اگر وہ مخلوق پرستی نہ کرے،
آگ لگ چکی ہے، اٹھو اور اس آگ کو اپنے آنسوؤں سے بجھاؤ‘‘ (حضرت مسیح موعودؑ)

جماعت میں ضرورت مندوں کی ضرورت پوری کرنے والی مدات یتامیٰ فنڈ، شادی فنڈ، امداد مریضان و دیگر میں ادائیگی کرنے کی تحریک

عید کے پُرمسرّت موقع پر حقوق اللہ کے ساتھ ساتھ حقوق العباد کی ادائیگی کی تلقین

آیات قرآنیہ، آنحضرت ﷺ اور حضرت مسیح موعودؑ کے ارشادات کی روشنی میں
والدین، رحمی رشتہ داروں اور قریبیوں، یتامیٰ، ہمسایوں اور اپنے ساتھیوں کے حقوق ادا کرنے اور ان سے احسان کا سلوک روا رکھنے کی نصیحت

عمومی طور پر تمام انسانیت، خصوصاً سوڈان کے فاقہ زدہ عوام، عالمگیر جماعتِ احمدیہ، اسیرانِ راہِ مولیٰ، شہدائے احمدیت کے خاندانوں
بیماروں، مریضوں، ضرورت مندوں، دنیا سے ہر قسم کی بے حیائی اور شرک کے ختم ہونے نیز عالمِ اسلام کیلئے دعاؤں کی تحریک

جب عالم اسلام ایک ہو جائے گا تو یہی ہماری حقیقی عید ہوگی، یہی عالم اسلام کی حقیقی عید ہوگی، اللہ تعالیٰ کرے کہ یہ نظارہ ہم دیکھنے والے ہوں

اللہ تعالیٰ خدائے واحد و یگانہ کی حکومت دنیا میں قائم کرے کیونکہ یہی ایک ذریعہ ہے جس سے دنیا کو خوشیاں نصیب ہو سکتی ہیں

خطبہ عید الفطر سیّدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 22 اپریل 2023ء بمطابق 22 شہادت 1402 ہجری شمسی بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، ٹلفورڈ (سرے) یو.کے

(خطبہ کا یہ متن ادارہ بدر ادارہ الفضل انٹرنیشنل لندن کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَ رَسُوْلُہٗ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔
اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ○ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ ○ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ ○
اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ ○ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ ۙ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ ○
وَاعْبُدُوا اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْـًٔا وَّبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا وَّبِذِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَالْجَارِ ذِي الْقُرْبٰى وَالْجَارِ الْجُنُبِ وَالصَّاحِبِ بِالْجَنْۢبِ وَابْنِ السَّبِيْلِ ۙ وَمَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ مَنْ كَانَ مُخْتَالًا فَخُوْرَا ۙ (النساء: 37) اللہ تعالیٰ کا شکر اور احسان ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں ایک اَور رمضان سے گزرنے کی توفیق دی۔ بہت سے ایسے ہوں گے جن کو اللہ تعالیٰ نے بہتر رنگ میں عبادت کی بھی توفیق دی ہوگی۔ بہت سے ایسے ہوں گے جنہوں نے اللہ تعالیٰ کے افضال کے نظارے دیکھے ہوں گے۔ پس اللہ تعالیٰ کا بہت احسان ہے کہ ہم میں سے بہتوں کو ان تیس دنوں میں اللہ تعالیٰ اور اس کے بندوں کے حقوق ادا کرنے کی بہتر رنگ میں توفیق ملی۔

اللہ تعالیٰ کرے کہ آج کے دن جب ہم اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق عید منا رہے ہیں تو سال کے باقی دنوں میں بھی اپنی اس حالت کو جاری رکھنے کا عہد کریں اور اپنی عبادتوں کے معیاروں کو بھی اس طرح قائم کرنے کی کوشش کریں جس طرح اللہ تعالیٰ ہم سے چاہتا ہے اور جس کی تعلیم ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دی جس کا ذکر میں نے کل کے خطبہ میں بھی کیا تھا۔ اسکے ساتھ ہی ہمیں حقوق العباد کے ان معیاروں کو بھی حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہئے جس کے بارے میں قرآن کریم نے ہمیں توجہ دلائی اور تلقین کی گئی ہے۔ اگر ہم اس طرح اپنی زندگی گزارنے والے بن جائیں گے تو وہی ہماری حقیقی عید ہوگی۔

اللہ تعالیٰ کی عبادت کے ساتھ ایک دوسرے کے حق ادا کرنے والا معاشرہ ہی وہ معاشرہ ہے، وہ لوگ ہیں جو اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے وارث بنتے ہیں اور جب یہ ہو تو پھر یہ معاشرہ جنت نظیر بن جاتا ہے اور حقیقی خوشی کا سامان پیدا کرتا ہے۔ پس ہم میں سے ہر ایک کو اس سوچ کے ساتھ اور اپنے عملوں میں یہ تبدیلی پیدا کرتے ہوئے اپنی زندگیاں گزارنے کی کوشش کرنی چاہئے تاکہ عید کی برکات ہمیں ہر لمحہ اور سارا سال پہنچتی رہیں۔

جیسا کہ میں نے کہا کہ نمازوں اور عبادت کے بارے میں کل کافی تفصیل سے میں نے بتایا تھا آج اللہ تعالیٰ کے دوسرے حکم یعنی حقوق العباد کے بارے میں اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق بعض باتیں کروں گا۔ لیکن ایک بات عبادت کے حوالے سے پہلے کرنا چاہتا ہوں، کل نہیں کر سکا، جس کا عید کی رات کے ساتھ خاص تعلق ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص محض للہ دونوں عیدوں کی راتوں میں عبادت کرے گا تو اس کا دل ہمیشہ کیلئے زندہ کر دیا جائے گا اور اس کا دل اس وقت بھی نہیں مرے گا جب سب دنیا کے دل مر جائیں گے۔ (سنن ابن ماجہ، کتاب الصیام، باب فیمن قام لیلتی العیدین، حدیث 1782)

پس یہ بات ہمیں ہمیشہ سامنے رکھنی چاہئے کہ عید کی خوشیاں اور پروگرام ہمیں اس حد تک اپنے اندر نہ ڈبو لیں کہ ہم بھول جائیں کہ اللہ تعالیٰ کا حق بھی ہم نے ادا کرنا ہے۔ اپنی عاقبت کی بھی ہم نے فکر کرنی ہے۔

یہ دنیا ہی صرف ہمارا مطلوب و مقصود نہیں ہے بلکہ عید کے دن آنے والی رات بھی اور بعد کی راتیں بھی ہمیں اللہ تعالیٰ کی عبادت سے غافل نہیں کریں گی۔

اور جب اس پر ہم عمل کریں گے تو ہمارے دلوں کو وہ حقیقی زندگی ملے گی جو ہمیشہ کی زندگی ہے، جو اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل ہونے سے ملتی ہے، جس سے اس دنیا میں بھی ہمیشہ یہ خوشیاں حاصل کر کے ہماری زندگی جنت بن جاتی ہے اور اگلے جہان میں بھی اللہ تعالیٰ کے فضلوں کا وارث بناتے ہوئے جنت میں لے جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں آج کی رات بھی اور ہمیشہ ہی اپنی عبادت کا حق ادا کرنے اور دلوں کو زندہ کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

حقوق العباد ادا کرنے کی ہدایت دیتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے جو ہدایات ایک جگہ فرمائی ہیں ان کے آخر میں فرمایا کہ اگر یہ حق ادا نہیں کر رہے تو تم متکبر اور شیخی بگھارنے والے ہو جنہیں اللہ تعالیٰ پسند نہیں کرتا۔ یہ آیت جو مَیں نے تلاوت کی ہے اس کا ترجمہ یہ ہے کہ اور اللہ کی عبادت کرو اور کسی چیز کو اس کا شریک نہ ٹھہراؤ اور والدین

کے ساتھ احسان کرو اور قریبی رشتہ داروں سے بھی اور یتیموں سے بھی اور مسکین لوگوں سے بھی اور رشتہ دار ہمسایوں سے بھی اور غیر رشتہ دار ہمسایوں سے بھی اور اپنے ہم جلیسوں سے بھی اور مسافروں سے بھی اور ان سے بھی جن کے تمہارے داہنے ہاتھ مالک ہوئے۔ یقیناً اللہ اس کو پسند نہیں کرتا جو متکبر اور شیخی بگھارنے والا ہے۔

پس جو آپس کے حقوق ہیں، خاندان کے حقوق ہیں، رشتوں کے حقوق ہیں، معاشرے کے حقوق ہیں ان کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے یہ تفصیل فرما دی ہے۔ ان میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ شرک سے بچنے اور عبادت کا حق ادا کرنے کے بعد جو سب سے اوّل حق تم نے ادا کرنا ہے وہ والدین کا ہے۔

اور پھر درجہ بدرجہ باقی تعلقات کے حق ہیں۔ والدین سے احسان کے سلوک سے کوئی یہ نہ سمجھ لے کہ ان کی خدمت ان پر احسان ہے۔ احسان کا ایک مطلب بہترین طریق سے حق ادا کرنا بھی ہے اور اس بہترین طریق پر حق ادا کرنے کا دوسری جگہ اس طرح بیان فرمایا ہے کہ ان کی ایسی باتیں سن کر جو تمہیں پسند نہ آئیں پھر بھی تم نے انہیں اُف نہیں کہنا۔ فرمایا فَلَا تَقُلْ لَّهُمَآ اُفٍّ (بنی اسرائیل: 24) یعنی کبھی بھی انہیں اُف نہیں کہنا۔ پس جب یہ کہا کہ تم والدین سے احسان کا سلوک کرو تو اس کا یہ مطلب نہیں کہ کسی طرح بھی ان پر احسان کرنے والے ہو بلکہ ان کے تم پر احسان ہیں جنہوں نے تمہیں پال پوس کر بڑا کیا۔ پس تمہارا فرض ہے کہ ان کی ہر بات برداشت کرو۔ ہاں جب دین کے خلاف کوئی بات کریں یا خدا تعالیٰ کے خلاف کوئی بات کریں پھر ان کی بات نہیں ماننی باقی تمام دنیاوی حقوق ان کے ادا کرنے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم اپنے ماں باپ کا احسان تو کبھی اتار ہی نہیں سکتے۔ (ماخوذ از صحیح مسلم، کتاب العتق، باب فضل العتق الوالد، حدیث 3799) اور ماں باپ کے احسانوں کا شکر گزار ہونے کیلئے اللہ تعالیٰ ان کے حق میں ہمیں یہ دعا کرنے کی بھی تلقین فرماتا ہے کہ رَبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيٰنِيْ صَغِيْرًا (بنی اسرائیل: 25) کہ اے میرے رب! ان پر مہربانی فرما کیونکہ انہوں نے بچپن کی حالت میں میری پرورش کی تھی۔ پس جب اس طرح انسان دعا کر رہا ہوگا تو ماں باپ کے احسان بھی اسے یاد آتے رہیں گے۔

یہاں یہ بھی واضح کروں کہ جس طرح مرد کو اپنے ماں باپ سے حسنِ سلوک اور خدمت کا حکم ہے اسی طرح عورت کو بھی ہے۔ بعض مرد شاید اپنی بیویوں کو ان کے اپنے ماں باپ کی خدمت سے روکتے ہیں یا حق ادا کرنے سے منع کرتے ہیں یا عورتوں کو خود خیال آجاتا ہے کہ جب ہماری شادی ہوگئی تو پھر شاید ہمارے لئے اپنے گھر کو سنبھالنا زیادہ ضروری ہے۔ بے شک یہ فرض بھی ان کا ہے کہ اپنے خاوند کے گھر کو سنبھالیں لیکن عورت کو بھی اسی طرح حکم ہے کہ اپنے ماں باپ کی خدمت کرے اور مردوں کو کوئی حق نہیں پہنچتا کہ انہیں اس خدمت سے روکیں۔ اگر عورت کا یہ فرض ہے کہ اپنے ساس سسر کی خدمت کرے تو اس کا یہ بھی فرض ہے کہ اپنے ماں باپ کی خدمت کرے اور اس طرح خاوند کا بھی فرض ہے کہ اپنی بیوی کے ماں باپ سے بھی حسن سلوک کرے اور اس کا حکم اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں فرمایا ہے بلکہ تمام رحمی رشتوں کو ایک دوسرے کا خیال رکھنا چاہئے اور تقویٰ پر چلتے ہوئے ان فرائض کو ادا کرنے کا اللہ تعالیٰ کا حکم ہے۔

جو نکاح میں آیات پڑھی جاتی ہیں ان میں اس کا ذکر ہے۔ پس یہاں عورت مرد جب برابری سے ایک دوسرے کے ماں باپ اور رحمی رشتوں کا حق ادا کریں گے تو پھر امن قائم ہوگا، حقیقی امن قائم ہوگا۔ خوشیاں ملیں گی، آپس میں پیار اور محبت کی فضا پیدا ہوگی۔

پس یہاں میں ان خاوندوں کو بھی واضح کردوں جو اپنی بیویوں کو ماں باپ سے تعلق رکھنے سے روکتے ہیں۔ بہت ساری ایسی شکایتیں آتی ہیں اور ان عورتوں پر بھی جو اپنے خاوندوں کو اپنے ماں باپ کی خدمت سے روکتی ہیں۔ دونوں کو اپنی اصلاح کرنی چاہئے۔

پھر حقوق العباد کے سلسلہ میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اپنے قریبی رشتہ داروں سے شفقت اور احسان کا سلوک کرو۔ رشتہ داروں سے حسن سلوک کی اہمیت اور اس حسن سلوک کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کے فضلوں کا اظہار کس طرح ہوتا ہے اس بات کو بیان فرماتے ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک موقع پر فرمایا کہ جو شخص رزق کی فراخی چاہتا ہے۔ اب رزق کی فراخی تو ہر کوئی چاہتا ہے۔ ہر کوئی چاہتا ہے میرے پاس پیسہ آئے اور میرا ہاتھ کھلے اور میری مالی مشکلات دُور ہوں۔ تو فرمایا جو شخص رزق کی فراخی چاہتا ہے یا خواہش رکھتا ہے کہ اس کی عمر زیادہ ہو۔ یہ بھی ایک قدرتی خواہش ہے یا یہ خواہش رکھتا ہے کہ اس کا ذکر خیر زیادہ ہو۔ اس کی اچھی باتیں لوگ یاد رکھیں، اس کو لوگ پسند کریں تو فرمایا کہ اسے صلہ رحمی کا خُلق اختیار کرنا چاہئے۔ (صحیح البخاری، کتاب البیوع، باب من احب البسط فی الرزق، حدیث 2067) پھر اس کا یہ کام ہے کہ صلہ رحمی کا خُلق اختیار کرے۔ رشتوں کے حق ادا کرے۔ ان کی عزت و احترام کرے۔ اس میں ہر ایک رشتہ آجاتا ہے۔ پس عمر و صحت اور رزق میں فراخی اور لوگوں کا اچھے الفاظ میں کسی کے بارے میں ذکر کرنا، اس کا راز آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بتا دیا کہ اپنے رشتہ داروں اور قریبیوں سے اعلیٰ اخلاق سے پیش آؤ اور ان کے حق ادا کرو۔

اور اس حق ادا کرنے کی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہاں تک تلقین فرمائی کہ ایک دفعہ ایک صحابی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا کہ میں اپنے رشتہ داروں سے بنا کر رکھوں، حسن سلوک کروں تب بھی وہ تعلق توڑتے ہیں اور بدسلوکی سے پیش آتے ہیں۔ آج بھی بہت ساری مثالیں ایسی ہیں۔ نرمی کروں تو جہالت سے پیش آتے ہیں۔ ان حالات میں کیا کرنا چاہئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر جو تم کہہ رہے ہو سچ ہے تو ان پر تیرا احسان ہے۔ پھر تم ان پر احسان کر رہے ہو اور جب تک تم اس حالت میں ہو کہ یہ احسان تمہارا جاری ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کے خلاف تمہاری مدد کرتا رہے گا۔ (ماخوذ از صحیح مسلم، کتاب البر والصلۃ، باب صلۃ الرحم وتحریم قطیعتھا، حدیث 6525) پس یہ تو بڑا سستا سودا ہے۔

اگر اللہ تعالیٰ کی مدد پہنچتی رہے تو انسانوں کی طرف سے نقصان پہنچانے کی کوئی کارروائی کامیاب نہیں ہو سکتی اور پھر یہ بھی ممکن ہے کہ تمہارے اس حسن سلوک کی وجہ سے ان لوگوں کی اصلاح بھی کسی وقت ہوجائے۔

پھر فرمایا یتیموں سے بھی احسان کا سلوک کرو۔ انہیں نہ بھولو، ان کے حق ادا کرو۔ اپنے معاشرے کا بہترین حصہ انہیں بناؤ۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تو یتیم کی پرورش کی اس قدر تلقین فرمائی ہے کہ فرمایا کہ میں اور یتیم کی پرورش کرنے والے جنت میں ساتھ ہوں گے بلکہ اپنی دونوں انگلیاں جوڑ کر دکھایا کہ اس طرح ساتھ ہوں گے۔
(صحیح البخاری، کتاب الادب، باب فضل من یعول یتیماً، حدیث 6005)

پس یہ ہے یتیم کی پرورش کرنے والے کا مقام۔ اسی طرح قرآن کریم میں بھی یتیم کی پرورش کی بہت تلقین کی گئی ہے۔ انہیں کھانا کھلانے اور ان کی بہتر تربیت کی تلقین فرمائی ہے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت میں بھی یتامیٰ کی پرورش کا نظام رائج ہے۔ یتامیٰ فنڈ کے نام سے مدّ بھی ہے اور رمضان میں تو لوگ غریبوں اور یتیموں کی امداد کی طرف توجہ کرتے ہیں۔ انفرادی طور پر بھی دیتے ہیں اور جماعتی طور پر بھی دیتے ہیں لیکن عید کی خوشی کے موقع پر بھی اس میں خرچ کرنا چاہئے۔ ان کو اپنی خوشیوں میں شامل کرنا چاہئے اور سارا سال ہی اس طرف پھر توجہ بھی رہنی چاہئے۔

گو بعض لوگ بڑی باقاعدگی سے اس مدّ میں چندہ دیتے ہیں اور پھر جتنا دیتے ہیں اس سے بھی زیادہ وقتاً فوقتاً لوگ دیتے رہتے ہیں لیکن پھر بھی اخراجات اس آمد سے بہت زیادہ ہیں جو جماعتی رنگ میں یتیموں پر خرچ کیا جاتا ہے لیکن بہرحال جماعت حسبِ توفیق ان اخراجات کو پورا کرنے کی کوشش کرتی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک ارشاد ان کی پرورش اور خیال رکھنے کے بارے میں اس طرح ہے کہ فرمایا اگر تو چاہتا ہے کہ تیرا دل نرم ہوجائے تو مساکین کو کھانا کھلا اور یتیم کے سر پر ہاتھ رکھ۔ (مسند امام احمد بن حنبل، جلد 3، صفحہ 98، مسند ابی ہریرۃؓ، حدیث 7566، مطبوعہ عالم الکتب بیروت 1998ء)

پس اپنی اصلاح کیلئے بھی یہ بہت ضروری ہے کہ انسان یتیموں اور مسکینوں کا خیال رکھے اور یہ نیکیاں بہرحال قربانی کرکے ہی کرنی پڑتی ہیں۔

یہ نہیں ہوسکتا کہ کوئی کہے کہ میرے پاس کشائش نہیں اس لیے میں نہیں کرسکتا اور آج کل جبکہ دنیا میں ہر جگہ مہنگائی کی وجہ سے اخراجات بہت بڑھ گئے ہیں اپنا خرچ کم کرکے خیال رکھنا، اپنا خرچ کم کرکے دوسروں کی مدد کرنا یقیناً اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتا ہے۔

پس مخیر لوگوں کو تو خاص طور پر اس نیکی میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینا چاہئے۔

ان کو تو اپنے اخراجات کم کیے بغیر بھی اس کی توفیق مل سکتی ہے۔ اللہ تعالیٰ اس بارے میں فرماتا ہے کہ وَيُطْعِمُوْنَ الطَّعَامَ عَلٰى حُبِّهٖ مِسْكِيْنًا وَّ يَتِيْمًا وَّ اَسِيْرًا (الدھر: 9) اور وہ کھانے کو اس کی چاہت ہوتے ہوئے بھی مسکینوں اور یتیموں اور اسیروں کو کھلاتے ہیں۔ پس یتیموں اور مسکینوں کو کھانا کھلانا اور ان کا خیال رکھنا بہت بڑی نیکی ہے اور یہی فرمایا کہ کشائش زیادہ نہیں بھی ہے تب بھی چاہت رکھتے ہوئے اپنی قربانی کرتے ہوئے یہ خرچ کرتے ہیں۔ اور یہ خیال رکھنا معاشرے سے بے چینیوں کو دُور کرتا ہے اور جو نیکی خدا تعالیٰ کی رضا کی خاطر کی جارہی ہو تو پھر اس کا ثواب بھی اس کے ساتھ ملتا ہے۔

پھر جماعت میں ضرورتمندوں کی ضرورت پوری کرنے کیلئے اَور مدّات بھی ہیں۔ شادی فنڈ ہے اس سے ضرورتمندوں کی کسی حد تک مدد کی جاتی ہے۔ گو مہنگائی کے اس دور میں بڑا مشکل ہے کہ مکمل ضروریات کا یا مناسب ضروریات کا بھی خیال رکھا جائے لیکن پھر بھی کوشش کی جاتی ہے کہ کچھ حد تک غریب خاندانوں کی شادی کی ضروریات پوری کی جائیں۔ اس کیلئے بھی افراد جماعت کو خاص کوشش کرنی چاہئے اور جو صاحبِ حیثیت ہیں انہیں تو ایک سے زیادہ غریب جوڑوں کی شادی کا انتظام کرنا چاہئے۔

حقیقی خوشی تو یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر اللہ تعالیٰ کے دیے ہوئے رزق سے خرچ کیا جائے یہ عید کی خوشیاں تو عارضی ہیں جو صرف خود عید پر اچھے کپڑے پہن کر اور اچھے کھانے کھا کر کرلی جائیں۔ پھر غریب مریضوں کے علاج کے اخراجات ہیں۔ اس کی بھی مدّ ہے۔ اس طرف بھی توجہ دینی چاہئے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام غریبوں، یتیموں کا خیال رکھنے اور ان سے ہمدردی کرنے کے بارے میں فرماتے ہیں: ”تم جو میرے ساتھ تعلق رکھتے ہو یاد رکھو کہ تم ہر شخص سے خواہ وہ کسی مذہب کا ہو ہمدردی کرو اور بلاتمیز ہر ایک سے نیکی کرو کیونکہ یہی قرآنِ شریف کی تعلیم ہے۔ وَيُطْعِمُوْنَ الطَّعَامَ عَلٰى حُبِّهٖ مِسْكِيْنًا وَّ يَتِيْمًا وَّ اَسِيْرًا (الدھر: 9)“ (ملفوظات، جلد 7، صفحہ 285، ایڈیشن 1984ء)

پھر یہ توجہ دلاتے ہوئے کہ یہ نیکیاں جو تم کرتے ہو کسی قسم کی بڑائی اور تکبر کا خیال تمہارے دل میں نہ لائیں۔

فرماتے ہیں کہ ”حقیقی نیکی کرنے والوں کی یہ خصلت ہے کہ وہ محض خدا کی محبت کیلئے وہ کھانے جو آپ پسند کرتے ہیں مسکینوں اور یتیموں اور قیدیوں کو کھلاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم تم پر کوئی احسان نہیں کرتے بلکہ یہ کام صرف اس بات کیلئے کرتے ہیں کہ خدا ہم سے راضی ہو اور اس کے منہ کیلئے یہ خدمت ہے۔ ہم تم سے نہ تو کوئی بدلہ چاہتے ہیں

اور نہ یہ چاہتے ہیں کہ تم ہمارا شکر کرتے پھرو۔” (اسلامی اصول کی فلاسفی، روحانی خزائن، جلد 10، صفحہ 357)

پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہمسایوں سے نیک سلوک کرو چاہے تم انہیں جانتے ہو یا نہیں جانتے۔

پس عید کے دن ہمسایوں کو تحفہ دینے یا ان سے اچھی طرح ملنے سے بھی ایک ایسا معاشرہ قائم ہوتا ہے جو امن و سلامتی کا معاشرہ ہے اور خاص طور پر غیر مسلم معاشرے میں جب ہم اس طرح ہمسایوں سے تعلقات بڑھائیں گے تو تبلیغ کے بھی راستے کھلیں گے۔ اسلام کی خوبصورت تعلیم کا بھی دوسروں کو پتا چلے گا۔ اسلام کے خلاف جو اعتراضات ہیں وہ دُور ہوں گے۔ بعض شدت پسندوں نے اپنے عمل سے جو غلط تاثر اسلام کی تعلیم کا دے دیا ہے وہ بھی دُور ہوگا بلکہ ایک نیکی جو ہم کر رہے ہوں گے وہ صرف ذاتی نیکی ہی نہیں رہے گی بلکہ جماعتی اور معاشرے کی نیکی بن جائے گی اور جس طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہمسائے کی وسعت قرآن کریم کی تعلیم کی روشنی میں فرمائی ہے وہ ایک حسین معاشرے کو جنم دینے والی بن جائے گی۔ فتنوں اور فسادوں کو دُور کرنے والی بن جائے گی۔ آپؑ نے فرمایا سو کوس تک بھی تمہارے ہمسائے ہیں۔ (ماخوذ از ملفوظات، جلد 7، صفحہ 280، ایڈیشن 1984ء) سو سو میل تک بھی تمہارے ہمسائے ہیں اور اس تعریف کی رو سے تو پھر کبھی کسی کو کسی احمدی سے شر پہنچ ہی نہیں سکتا یا وہ بے فیض رہ ہی نہیں سکتا۔ ناممکن ہے کہ کسی احمدی سے کوئی بھی فیض نہ پہنچے۔ اس اصول پر چل کر ہم آپس میں بھی محبت، پیار اور بھائی چارے کو فروغ دے رہے ہوں گے اور غیروں میں بھی تعلقات میں وسعت پیدا کر رہے ہوں گے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اچھے ہمسائے کے بارے میں فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک ساتھیوں میں سے وہ ساتھی اچھا ہے جو اپنے ساتھیوں کیلئے اچھا ہے اور پڑوسیوں میں سے وہ پڑوسی اچھا ہے جو اپنے پڑوسی سے اچھا سلوک کرے۔ (سنن الترمذی، کتاب البر والصلۃ، باب ما جاء فی حق الجوار، حدیث 1944)

کسی نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ مجھے کس طرح پتا چلے کہ میں اچھا ہمسایہ ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تمہارا ہمسایہ تمہاری تعریف کرے تو تم اچھے پڑوسی ہو اور اگر تمہاری برائی کرے تو تم بُرے پڑوسی ہو۔ (سنن ابن ماجہ، کتاب الزھد، باب الثناء الحسن، حدیث 4223)

پس اگر ہمارے مرد، عورتیں، بچے اس اصول پر عمل کرنے لگ جائیں تو ہم غیر مسلم ممالک میں خاص طور پر تبلیغ کے نئے راستے کھولنے والے ہوں گے۔ سب سے اچھی تبلیغ اپنے عمل سے ہوتی ہے۔

پھر اللہ تعالیٰ ان تعلقات کو مزید وسعت دے کر دوسروں پر احسان کرنے اور ان کا حق ادا کرنے کی تلقین کرتے ہوئے فرماتا ہے۔ اپنے ساتھیوں سے بھی احسان کا سلوک کرو اور ساتھیوں کی تعریف یہ ہے جن کا کسی بھی طرح تمہارے سے میل جول ہے۔ دفتر میں ہیں۔ کام کرنے والے ہیں، کاروبار میں تعلق رکھنے والے ہیں، جو سفر میں تمہارے ساتھ ہیں ان سب سے نیک سلوک کا حکم ہے۔ اتنی وسعت حقوق العباد کی ادائیگی میں اسلام کی تعلیم میں ہے جو کسی اَور تعلیم میں نہیں ہے۔ اور جب ہم غیر مسلموں کو اس تعلیم کی خوبصورتی دکھاتے ہیں تو ان کے تحفظات دُور ہونے شروع ہو جاتے ہیں۔ وہ ہمارے حق میں دوسروں کو بتانے لگ جاتے ہیں۔ بہت سے لوگ اپنے ایسے تجربات لکھتے ہیں۔

پس ہمیں حقیقی خوشیاں تو تب ملیں گی جب ہم خود بھی اسلام کی تعلیم پر عمل کرنے والے ہوں گے اور غیروں کے دل سے بھی اسلام کے خلاف بغض و کینہ نکال کر، غلط سوچیں نکال کر انہیں حقیقی اسلامی تعلیم سے آگاہ کریں گے۔

جیسا کہ میں نے کہا کہ اپنے اندر بھی یہ پاک تبدیلیاں رائج کرنا ہوں گی۔ آپس کے تعلقات میں بھی ہمیں ایک حسین معاشرہ بنانا ہوگا۔ آپس کے کاروباری تعلقات میں بھی اور گھریلو تعلقات میں بھی میاں، بیوی، ساس، بہو، نند، بھابھی سب کو ایک دوسرے کا حق ادا کرنے کی کوشش کرنی ہوگی اور اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر ایک دوسرے کے ساتھ رشتوں کے تعلقات نبھانے ہوں گے۔ اچھا ساتھی بننا ہوگا ورنہ تو غیروں کو ہم اسلامی تعلیم کی خوبیاں بتانے کا حق نہیں رکھتے۔

پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو تمہارے زیر نگین ہیں، تمہارے ملازم ہیں ان کا بھی خیال رکھنا اور ان کا حق ادا کرنا بھی تمہارا فرض ہے۔ کسی بھی قسم کے تکبر کا اظہار تمہاری طرف سے ان کیلئے نہیں ہونا چاہئے۔ یعنی ہر لحاظ سے اعلیٰ اخلاق کی ایک مومن کو تلقین کی گئی ہے۔ پس اللہ تعالیٰ کے حقیقی عابد اور ہر قسم کے شرک سے پاک وہی لوگ ہیں جو حقوق اللہ کے ساتھ حقوق العباد بھی ادا کرنے والے ہوں اکثر لوگوں کو عادت ہوتی ہے کہ صرف اپنے حقوق کیلئے بہت لڑائی کرتے ہیں تو وہ صرف اپنے حقوق کیلئے لڑنے والے نہ ہوں بلکہ دوسروں کے حق دینے کا جذبہ بھی رکھتے ہوں اور اس پر عمل کرنے والے بھی ہوں۔ اگر ہم میں سے ہر ایک اللہ تعالیٰ کی اس تعلیم پر عمل کرنے والا بن جائے تو ہم حقیقت میں اپنی زندگیوں کو خوشگوار بنانے والے ہوں گے۔ ہماری عیدیں عارضی اور وقتی عیدیں نہیں ہوں گی بلکہ ہر روز ہمارے لیے روز عید ہوگا۔ پس ایک حقیقی احمدی کو اس طرف خاص توجہ کرنے کی ضرورت ہے ورنہ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے نیچے ہم آ جائیں گے جس میں اللہ تعالیٰ نے ایسے لوگوں کو جو یہ حق ادا نہیں کرتے متکبر اور شیخی بگھارنے والا کہا ہے اور ایسے لوگ اللہ تعالیٰ کو سخت ناپسند ہیں۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی اصلاح کی طرف ہمیشہ متوجہ رکھے اور ہم ہمیشہ ایک دوسرے کے حقوق اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی تعلیم کے مطابق ادا کرنے والے ہوں، اپنی تمام رنجشوں کو بھول کر صلح کی بنیاد ڈالنے والے ہوں اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت کا حق ادا کر کے اپنی زندگی کے ہر لمحہ کو حقیقی عید کی خوشی میں ڈھالنے والے ہوں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

اللہ تعالیٰ یہ عید ہم سب کیلئے مبارک فرمائے۔ آپ سب کو اس عید کی مبارک ہو۔ اب ہم دعا کریں گے۔

دعا میں عمومی طور پر تمام انسانیت کو یاد رکھیں خاص طور پر ان بھوکے فاقہ زدہ بلکہ پانی کی ایک بوند سے بھی محروم لوگوں کو جو سوڈان میں آج کل وہاں کے فسادوں کی نظر ہوئے ہوئے ہیں ان کو یاد رکھیں۔ جو باوجود مسلمان ہونے کے آج نہ صرف عید کی خوشیوں سے محروم ہیں بلکہ اپنے مسلمانوں کے ہاتھوں ہی ظلم کا شکار ہو رہے ہیں۔ لیڈروں اور اختیار کی ہوس رکھنے والوں کے ہاتھوں اپنے پیاروں اور بچوں، معصوموں کو سسکتے ہوئے مرتا دیکھ رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو عقل دے۔ ان محروموں کیلئے بھی آسانیاں پیدا کرے۔ ہمارے پاس مادی وسائل تو نہیں ہیں کہ ان کی مدد کیلئے پہنچیں لیکن کم از کم دعا سے ان کی مدد کی جا سکتی ہے۔

عالمگیر جماعت احمدیہ کو بھی عمومی طور پر دعا میں یاد رکھیں۔ اللہ تعالیٰ جماعت پر فضل فرمائے اور جہاں بھی احمدی کسی بھی رنگ میں ظلم کا شکار ہیں اللہ تعالیٰ انہیں محفوظ رکھے اور ظالموں کی پکڑ فرمائے۔ احمدیوں پر بھی اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے نام پر ظلم ہو رہے ہیں۔ دعاؤں سے ہی ان ظلموں سے نجات مل سکتی ہے۔

اسیران راہ مولیٰ کیلئے دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ جلد ان کی رہائی کے سامان پیدا فرمائے۔ صرف اس لیے قید و بند کی صعوبتیں برداشت کر رہے ہیں کہ انہوں نے زمانے کے امام کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کی تعمیل کرتے ہوئے مانا ہے۔

شہدائے احمدیت کے خاندانوں کیلئے دعا کریں اللہ تعالیٰ ہمیشہ ان کو اپنی حفاظت میں رکھے اور ان کے ایمان وایقان میں اضافہ فرماتا رہے۔ ان کو اپنی نعمتوں سے نوازتا رہے۔

بیماروں، مریضوں، ضرورتمندوں کیلئے دعا کریں۔ دنیا سے ہر قسم کی بے حیائی اور شرک کے ختم ہونے کیلئے دعا کریں۔ عالَمِ اسلام کیلئے دعا کریں اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو عقل دے۔ وہ آپس میں ایک ہوں اور جن جن اختلافات کی وجہ سے اسلام مخالف دنیا فائدہ اٹھا رہی ہے اور مسلمانوں کو مزید کمزور کرتی چلی جا رہی ہے ان اختلافات کو وہ ختم کریں اور ان کے سینے کھولے کہ یہ زمانے کے امام کو بھی ماننے والے بنیں کیونکہ یہی ایک ذریعہ ہے ان کی نجات کا اور اختلافات ختم کرنے کا۔ پس جب عالم اسلام ایک ہو جائے گا تو یہی ہماری حقیقی عید ہوگی۔ یہی عالم اسلام کی حقیقی عید ہوگی۔ اللہ تعالیٰ کرے کہ یہ نظارہ ہم دیکھنے والے ہوں۔

اللہ تعالیٰ خدائے واحد و یگانہ کی حکومت دنیا میں قائم کرے کیونکہ یہی ایک ذریعہ ہے جس سے دنیا کو خوشیاں نصیب ہو سکتی ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک ارشاد اور دعا پیش کرتا ہوں۔ آپؑ فرماتے ہیں کہ ”انسان کا کیا حرج ہے اگر وہ فسق و فجور کو چھوڑ دے۔ کون سا اس میں اس کا نقصان ہے اگر وہ مخلوق پرستی نہ کرے۔“ فرمایا ”آگ لگ چکی ہے۔ اٹھو اور اس آگ کو اپنے آنسوؤں سے بجھاؤ۔“ (تذکرہ، صفحہ 450، ایڈیشن چہارم، 2004ء)

اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

(بشکریہ اخبار الفضل انٹرنیشنل 5/اگست 2023)

طالب دعا : عطاء الرحمٰن (بھاٹی پوٹا، ضلع ساؤتھ 24 پرگنہ) مغربی بنگال

RAICHURI GROUP
BUILDERS & DEVELOPERS

طالب دعا
Abdul Rehman Raichuri
(Aka - Maqbool Ahmed)

RAICHURI GROUP OF COMPANIES
Raichuri Builders & Developers LLP
G M Builders & Developers
Raichuri Constructions

Our Corporate office
B Wing, Office no 007
Itkar Soc, Suresh Nagar, RTO, Andheri
West, Mumbai - 400053
Tel : 02226300634 / 9987652552
Email id :
raichuri.build.develop@gmail.com
gm.build.develop@gmail.com

بہت محنت سے احمدیہ مسلم جماعت کے کام کریں، اللہ تعالیٰ کا پیغام پھیلائیں

ایک مومنہ اور احمدی بچی کے طور پر اپنا مثالی نمونہ پیش کریں تا کہ لوگ آپ کو دیکھیں اور کہیں کہ یہ وہ احمدی بچیاں ہیں جو حقیقی اسلامی تعلیمات پر گامزن ہیں

ہم بہت زیادہ مادہ پرستی میں پڑ رہے ہیں جب دنیاوی خواہشات پوری نہ ہوں تو پھر مایوسی ہوتی ہے اور یہ مایوسی پھر بے چینی میں بڑھاتی ہے، اسی لیے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ دلی سکون حاصل کرنے کا بہترین طریق اللہ کی یاد ہے اس لیے جب بھی آپ کو کوئی مسئلہ درپیش ہو تو اللہ کو یاد کریں، اس کے سامنے جھکیں، پنجوقتہ نماز باقاعدگی اور خلوص سے ادا کریں

ایک دہریہ بھی یہ تسلیم کرتا ہے کہ جملہ اخلاق حسنہ جو اس دنیا میں پائے جاتے ہیں یا انسانیت کو متعارف کروائے گئے ہیں وہ اللہ کے رسولوں اور نبیوں کے ذریعہ سے ہم تک پہنچے ہیں

صرف اچھے اخلاق کا مظاہرہ ہی کافی نہیں ہے ایک حقیقی پیروکار کو اللہ تعالیٰ کے حقوق بھی ادا کرنے چاہئیں حقوق اللہ کی ادائیگی کو یقینی بنانا چاہئے

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ ناصرات الاحمدیہ نارتھ یو.کے کی آن لائن ملاقات اور حضور انور کی زرّیں نصائح

30/اکتوبر 2021ء کو سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نارتھ انگلینڈ اور سکاٹ لینڈ سے تعلق رکھنے والی 13 تا 15 سالہ ناصرات الاحمدیہ کے ساتھ آن لائن ملاقات فرمائی۔ حضور انور اس ملاقات کیلئے اسلام آباد (ٹلفورڈ) میں قائم ایم ٹی اے سٹوڈیوز میں رونق افروز ہوئے جبکہ ممبرات ناصرات الاحمدیہ نے مسجد دارالامان، مانچسٹر سے آن لائن شرکت کی۔ ملاقات کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جس کے بعد ممبرات ناصرات الاحمدیہ کو حضور انور سے سوالات کرنے کی سعادت نصیب ہوئی۔

ایک ناصرہ نے حضور انور سے سوال کیا کہ معاشرے میں ذہنی امراض اور ڈپریشن کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے؟ حضور انور نے فرمایا کہ بسا اوقات (ذہنی امراض) اس لیے پیدا ہوتے ہیں کہ ہم بہت زیادہ مادہ پرستی میں پڑ رہے ہیں۔ ہماری خواہشات اور تمناؤں کی ترجیحات بھی بدل گئی ہیں۔ بجائے اللہ کی محبت اور قربت میں بڑھنے کے، ہم دنیاوی چیزوں کے پیچھے بھاگ رہے ہیں۔ یہ اس کی بنیادی وجہ ہے۔ اور جب دنیاوی خواہشات پوری نہ ہوں اور جو آپ چاہتے ہیں وہ نہ ملے تو پھر آپ کو مایوسی ہوتی ہے اور یہ مایوسی پھر بے چینی میں بڑھاتی ہے۔ اسی لیے اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں فرمایا ہے کہ دلی سکون حاصل کرنے کا بہترین طریق اللہ کی یاد ہے اور ذہنی سکون ملتا ہے۔ اس لیے جب بھی آپ کو کوئی مسئلہ درپیش ہو تو اللہ کو یاد کریں، اسکے سامنے جھکیں، پنجوقتہ نماز باقاعدگی اور خلوص سے ادا کریں پھر اللہ آپ کو سکون عطا فرمائے گا اور دلی اطمینان دے گا اور نتیجۃً آپ پر سکون اور بہتر محسوس کریں گے۔

حضور انور نے مزید فرمایا کہ آج کل کے زیادہ مریض جو بے چینی کا شکار ہو رہے ہیں اس کی بنیادی وجہ یہی ہے کہ وہ زیادہ دنیاوی چیزوں کی طرف مائل ہیں۔ اس لیے اگر آپ اللہ تعالیٰ کے زیادہ قریب رہنے کی کوشش کریں تو کم و بیش آپ کی 80 فیصد سے زیادہ بے چینی دور ہو جائے گی اور چلی جائے گی۔ اس لیے آپ خوش قسمت ہیں کہ آپ کو اللہ تعالیٰ نے جماعت (احمدیہ) کا ممبر بننے کی توفیق عطا فرمائی ہے یعنی اس دور کے امام مہدی کو ماننے کی جو مسیح موعود علیہ السلام ہیں جن کے آنے کی خبر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے دی تھی۔ انہوں نے ہمیں بتایا کہ بجائے دنیاوی چیزوں کے پیچھے دوڑنے کے، اپنے خالق سے قربت پکڑنے کی کوشش کرو اور یہ چیز پھر تمہیں سکون اور راحت پہنچائے گی۔

ایک ناصرہ نے پوچھا کہ جب کسی مذہب کی تقلید کیے بغیر آپ اپنے کام کر سکتے ہیں تو پھر مذہب کی کیا ضرورت ہے؟ حضور انور نے فرمایا کہ جہاں تک اخلاق کی بات ہے تو ایک دہریہ کے بھی اچھے اخلاق ہو سکتے ہیں۔ اس میں ہمیشہ سچ بولنے کی خوبی ہو سکتی ہے جب کہ بعض ایمان لانے والے یا کسی مذہب کے پیروکار (ہمیشہ) سچ نہیں بولتے۔ وہ بسا اوقات زیادہ جھوٹے ہوتے ہیں اس طرح سے ایک دہریہ بھی ان ایمانداروں سے اچھا ہوتا ہے۔ مگر ساتھ ساتھ ایک دہریہ بھی یہ تسلیم کرتا ہے کہ جملہ اخلاق حسنہ جو اس دنیا میں پائے جاتے ہیں، یا انسانیت کو متعارف کروائے گئے ہیں وہ اللہ کے رسولوں اور نبیوں کے ذریعہ سے ہم تک پہنچے ہیں۔ اس لیے اس سے پتہ چلتا ہے کہ یہ مذہب ہی ہے جو انسانوں کے لیے اس دنیا میں اخلاق حسنہ لایا ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ دنیاوی زندگی ہی زندگی نہیں ہے بلکہ مرنے کے بعد بھی زندگی ہے جو جملہ انبیاء نے ہمیں بتایا ہے کہ اس عارضی زندگی کے بعد ایک مستقل زندگی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جب آپ اس دنیا میں اچھے کام کرتے ہیں اور اپنے فرائض ادا کرتے ہیں جو آپ کو اپنے خالق کے ادا کرنے چاہئیں اور اپنے ان فرائض کو بھی ادا کرتے ہیں جو آپ کو اپنے ساتھ بسنے والے انسانوں کے ادا کرنے چاہئیں پھر اللہ تعالیٰ آپ کو آخرت میں اجر عطا فرمائے گا۔ تو اس لیے ہم کہتے ہیں کہ صرف اچھے اخلاق کا مظاہرہ ہی کافی نہیں ہے بلکہ ایک حقیقی پیروکار کو اللہ تعالیٰ کے حقوق بھی ادا کرنے چاہئیں اور اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی تعلیمات پر عمل کرنا چاہئے اور حقوق اللہ کی ادائیگی کو یقینی بنانا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہمارا اس کی عبادت کرنا اللہ تعالیٰ کو کوئی فائدہ نہیں پہنچائے گا، یہ تمہارے (انسانوں کے) ہی فائدہ کی بات ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ اس دنیا میں اور آخری دنیا میں بھی انہیں اجر دے گا۔ دوسرا یہ کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تمہیں اپنے ساتھ بسنے والے لوگوں کے حقوق العباد بھی ادا کرنے چاہئیں اور اس کا اجر بھی آخرت میں ملے گا۔ ایک دہریہ جو ایمان نہیں لاتا، اس کو صرف اس دنیا میں اجر ملے گا جبکہ ایک ایماندار یہاں بھی اجر پاتا ہے اور آخرت میں بھی اجر پاتا ہے۔ یہ مذہب پر عمل پیرا ہونے کا فائدہ ہے۔

ایک اَور ناصرہ نے سوال کیا کہ وہ سکول میں دہشت گردی کے بارے میں پڑھتے ہیں۔ اس نے پوچھا کہ وہ کس طرح لوگوں کو سمجھا سکتی ہے کہ اسلام کا دہشت گردی سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ اسکے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ اسلامی تعلیمات کا دہشت گردی سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں بڑی وضاحت سے فرماتا ہے کہ ایک انسان کا قتل جملہ انسانیت کے قتل کے برابر ہے اور ایک انسان کی جان بچانا گویا پوری انسانیت کی جان بچانے کے مترادف ہے۔ اور قرآن کریم فرماتا ہے کہ ایک معصوم انسان کا قتل تمہیں جہنم میں لے جائے گا۔ قرآن کریم فرماتا ہے کہ ایک مومن کا قتل تمہیں جہنم میں لے جائے گا۔ لیکن مسلمان کیا کر رہے ہیں؟ مسلمان ایک دوسرے کا قتل کر رہے ہیں۔ اس لیے وہ تمام لوگ جو ایک دوسرے کا قتل کر رہے ہیں، قرآنی تعلیمات کی رو سے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث کی رو سے وہ سب جہنمی ہیں۔

حضور انور نے مزید فرمایا کہ اسلام بیان کرتا ہے کہ تمہیں تلوار کے ذریعہ اسلام پھیلانے کی اجازت نہیں ہے۔ یہاں تک کہ جب اسلام کے دشمنوں کے خلاف سورۃ الحج میں تلوار اٹھانے کی اجازت دی گئی، اس میں بڑی وضاحت سے فرمایا گیا ہے کہ تمہیں ان (دشمنوں) کے خلاف جہاد کی اجازت دی گئی ہے تا کہ تم اسلام کے دشمنوں سے بدلہ لے سکو، کیونکہ اگر اب تم نے انہیں چھوڑ دیا کہ وہ جو بھی کریں تو پھر تم صفحہ ہستی پر کوئی مذہب نہیں دیکھو گے۔ تم یہودیوں کے معبد، کوئی گرجا، کوئی مندر یا کوئی مسجد محفوظ نہ پاتے۔ تو یہاں جو دفاعی جنگ کا حکم دیا گیا ہے، یہ اسلام کی حفاظت کیلئے نہیں ہے یا اسلام کو پھیلانے کیلئے نہیں ہے بلکہ خود (ہر) مذہب کی حفاظت کیلئے ہے۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ اسلام کوئی جنگجو مذہب نہیں ہے بلکہ یہ مذہب کی حفاظت کرتا ہے۔ اسلام ہر طرح کی دہشت گردی کی مخالفت کرتا ہے اور ہر طرح کی انتہا پسندی کے خلاف ہے۔

حضور انور نے مزید فرمایا کہ آج کل کے لوگ اسلام کے نام پر جو بھی کر رہے ہیں، وہ دراصل اسلام کے نام کو بدنام کر رہے ہیں۔ وہ اپنے مفاد کیلئے قرآنی آیات کی غلط تشریح کر کے بیان کرتے ہیں تا کہ وہ جھوٹے طور پر ثابت کر سکیں کہ جارحانہ جہاد کی اجازت ہے اور یہ اسلامی تعلیمات کا حصہ ہے۔ جیسا کہ میں پہلے بیان کر چکا ہوں اسلام جملہ مذاہب کا تحفظ کرتا ہے اور اس کا دہشت گردی، انتہا پسندی یا دیگر مذاہب کو تباہ کرنے یا تلوار کے زور سے اسلام کو پھیلانے سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

ایک اَور ناصرہ نے حضور انور سے سوال پوچھا کہ کوئی سید طالع احمد (شہید) کی طرح کیسے بن سکتا ہے جو اسلام اور جماعت احمدیہ کی خدمت میں شہید ہو گئے۔ حضور انور نے فرمایا کہ بہت محنت سے احمدیہ مسلم جماعت کے کام کریں۔ اللہ تعالیٰ کا پیغام پھیلائیں۔ ایک مومنہ اور احمدی بچی کے طور پر اپنا مثالی نمونہ پیش کریں، تا کہ لوگ آپ کو دیکھیں اور کہیں کہ یہ وہ احمدی بچیاں ہیں جو حقیقی اسلامی تعلیمات پر گامزن ہیں۔ جہاں تک شہادت کا تعلق ہے کہ اس مقام کی سعادت اس نے کس کو بخشنی ہے۔ ہمیں کم از کم اسلامی تعلیمات پر عمل پیرا ہوتے ہوئے اپنی ذمہ داریاں ادا کرنی چاہئیں اور اچھے مومن اور اچھے مسلمان ہونے کا مظاہرہ کرنا چاہئے۔

(بشکریہ اخبار الفضل انٹرنیشنل 16/نومبر 2021)

......☆......☆......☆......

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے منظوم کلام میں فرماتے ہیں:

مجھ کو کافر کہہ کے اپنے کفر پر کرتے ہیں مہر ✡ یہ تو ہے سب شکل اُن کی ہم تو ہیں آئینہ دار

ساٹھ سے ہیں کچھ برس میرے زیادہ اس گھڑی ✡ سال ہے اب تیسواں دعوے پہ از روئے شمار

طالب دعا: ضیاء الدین خان صاحب مع فیملی (حلقہ محمود آباد، جماعت احمدیہ کیرنگ صوبہ اڈیشہ)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے منظوم کلام میں فرماتے ہیں:

سب جہاں چھان چکے ساری دکانیں دیکھیں ✡ مئے عرفاں کا یہی ایک ہی شیشہ نکلا

کس سے اس نور کی ممکن ہو جہاں میں تشبیہ ✡ وہ تو ہر بات میں ہر وصف میں یکتا نکلا

طالب دعا: آٹو ٹریڈرز (16 مینگو لین کلکتہ 70001) دکان: 2248-5222 رہائش: 2237-8468

اللہ تعالیٰ آپ لوگوں کو صحیح معنوں میں اس کو روزانہ جاری رکھنے کی ہمت اور صلاحیت عطا فرمائے

اللہ تعالیٰ اس رسالہ کو ہماری دینی اور اخلاقی اور روحانی اور علمی ترقی کا باعث بنائے

الفضل انٹرنیشنل کے روزنامہ ہونے پر سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا بصیرت افروز خصوصی پیغام

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھو الناصر

اسلام آباد (یو.کے)

HM-27-01-2023

مکرم ایڈیٹر صاحب الفضل انٹرنیشنل لندن

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اخبار الفضل کے سن 2023 کے آغاز سے روزنامہ کی شکل میں جاری ہونے پر آپ کی خواہش کے پیش نظر میرا یہ پیغام ہے کہ اس کے اجراء کے وقت شروع میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے حالات کے مطابق اسے ہفتہ وار جاری کیا تھا لیکن اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے انتظامی لحاظ سے اتنی صلاحیت پیدا ہو چکی ہے اور اس کے علاوہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے لکھنے والے بھی اتنے مہیا ہو رہے ہیں اور مواد بھی اس قدر میسر آ رہا ہے کہ ہم اس کو روزنامہ بنا کر اس کے مطابق اس کی اشاعت کر سکیں۔ اس لئے یہ اخبار جو ابتداء میں ہفتہ وار تھا اور کچھ عرصہ قبل ہفتہ میں دو شماروں میں تبدیل ہوا، اب یہ اللہ تعالیٰ کی مزید توفیق سے روزنامہ بن رہا ہے تو اللہ تعالیٰ آپ لوگوں کو بھی صحیح معنوں میں اس کو روزانہ جاری رکھنے کی ہمت اور صلاحیت عطا فرمائے اور الفضل کے قارئین کو بھی اس سے زیادہ سے زیادہ استفادہ کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور اللہ تعالیٰ زیادہ سے زیادہ لوگوں کو یہ توفیق بھی دے کہ وہ اس کے خریدار بن سکیں تا کہ اس سے وہ مقصد پورا ہو جس کی خواہش حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے اس کے اجراء کے وقت کی تھی۔ اللہ تعالیٰ اس رسالہ کو ہماری دینی اور اخلاقی اور روحانی اور علمی ترقی کا باعث بنائے۔ آمین

والسلام خاکسار

(دستخط) مرزا مسرور احمد

خلیفۃ المسیح الخامس

(بشکریہ اخبار الفضل انٹرنیشنل 18/مارچ 2023)

......☆......☆......☆......

جماعت احمدیہ ہالینڈ کے ویب ریڈیو سٹیشن کے ذریعہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا پیغام ملک میں پھیلے گا

اسلام کی تعلیمات امن، ہم آہنگی، محبت اور انسانیت کی خیر خواہی پر مشتمل ہیں

میری دلی دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس ریڈیو سٹیشن کے ذریعے آپ کو حضرت مسیح موعودؑ کی بعثت کے مقاصد کو پورا کرنے کی توفیق عطا فرمائے

اللہ تعالیٰ آپ کو اسلام کا پیغام ہالینڈ بھر میں پھیلانے کی توفیق عطا فرمائے

جماعت احمدیہ ہالینڈ کے ویب ریڈیو سٹیشن ''De Stem van de Islam Light FM'' کے اجراء پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے خصوصی پیغام کا اردو مفہوم

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھو الناصر

20-11-2022

مکرم ہبۃ النور فرحاخن صاحب (امیر صاحب جماعت احمدیہ ہالینڈ)

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مجھے نہایت خوشی ہے کہ جماعت احمدیہ ہالینڈ کے ویب ریڈیو سٹیشن ''De Stem van de Islam Light FM'' نے اپنے باقاعدہ اجرا کی تیاری میں نشریات کا آغاز کر دیا ہے۔ یقیناً یہ حضرت مسیح موعودؑ کے پیغام کو ملک بھر میں پھیلانے کیلئے ممد ثابت ہوگا۔

اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعودؑ کو یہ خوشخبری دی تھی کہ ''میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا'' اس حوالے سے اللہ تعالیٰ نے ہمیں ریڈیو، ٹی وی اور میڈیا اور مواصلات کے دیگر ذرائع عطا فرمائے ہیں تا کہ ہم اسلام احمدیت کا پیغام پھیلا سکیں۔

اب جبکہ ریڈیو De Stem van de Islam Light FM باضابطہ طور پر لائیو نشریات کا آغاز کر رہا ہے تو اس کے ذریعہ اسلام کی تعلیمات پھیلیں گی جو امن، ہم آہنگی، محبت اور انسانیت کی خیر خواہی پر مشتمل ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہمیں وسیع پیمانے پر ذرائع عطا ہوئے ہیں تا کہ ہم اسلام کے پُرامن پیغام کو پھیلا سکیں اور تا دنیا جانے کہ اسلام امن وسلامتی کا مذہب ہے نہ کہ تشدد اور فساد کو فروغ دینے والا۔

میری دلی دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس ریڈیو سٹیشن کے ذریعے آپ کو حضرت مسیح موعودؑ کی بعثت کے مقاصد کو پورا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اسلام کا پیغام ہالینڈ بھر میں پھیلانے کی توفیق عطا فرمائے اور حق کے متلاشیوں کیلئے یہ شمع ہدایت کا بہترین ذریعہ ثابت ہو۔ اللہ تعالیٰ اپنا فضل آپ سب کے شامل حال رکھے۔ آمین۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

والسلام خاکسار

(دستخط) مرزا مسرور احمد

خلیفۃ المسیح الخامس

(بشکریہ اخبار الفضل انٹرنیشنل 7/فروری 2023)

......☆......☆......☆......

128 واں جلسہ سالانہ قادیان مورخہ 29، 30 اور 31/دسمبر 2023ء کو منعقد ہوگا

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 128 ویں جلسہ سالانہ قادیان کیلئے مورخہ 29، 30 اور 31/دسمبر 2023ء (بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار) کی تاریخوں کی منظوری مرحمت فرمائی ہے۔ احباب جماعت ابھی سے دعاؤں کے ساتھ اس مبارک جلسہ میں شمولیت کی نیت کر کے تیاری شروع کر دیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس للّٰہی جلسہ سے فیضیاب ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ اس جلسہ سالانہ کی ہر لحاظ سے کامیابی اور اس کے بابرکت ہونے نیز سعید روحوں کی ہدایت کا موجب بننے کیلئے دعائیں جاری رکھیں۔ جزاکم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء

(ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ قادیان)

نماز جنازہ حاضر و غائب

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 28/ جون 2023ء بروز بدھ 12 بجے دوپہر اسلام آباد (ٹلفورڈ) میں اپنے دفتر سے باہر تشریف لاکر درج ذیل مرحومین کی نماز جنازہ حاضر و غائب پڑھائی۔

نماز جنازہ حاضر

☆مکرم رافع کریم صاحب ابن مکرم ڈاکٹر فضل کریم صاحب (فیصل آباد، حال مانچسٹر، یوکے)

24/ جون 2023ء کو 64 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحوم کے والد مکرم ڈاکٹر فضل کریم صاحب نے 1936ء میں بیعت کی جس کے نتیجہ میں فیملی کو سخت مخالفت کا سامنا کرنا پڑا۔ آپ اپنے والد کے ساتھ کلینک پر بیٹھا کرتے تھے۔ 1990ء میں کلمہ لگانے کے جرم میں آپ پر متعدد مقدمات بنائے گئے اور تین بار اسیر راہ مولیٰ بھی رہے۔ 1980ء اور 1990ء کی دہائی میں مرحوم نے قائد مجلس خدام الاحمدیہ فیصل آباد کے علاوہ بعض اور عہدوں پر بھی خدمت کی توفیق پائی۔ مرحوم صوم وصلوٰۃ کے پابند، لوگوں کے ساتھ انتہائی پیار و محبت سے ملنے والے، چندوں میں باقاعدہ، دیندار اور ایک نیک مخلص انسان تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ ایک بیٹا اور چھ بیٹیاں شامل ہیں۔ آپ مکرم حامد کریم صاحب (مبلغ سلسلہ ہالینڈ) کے چھوٹے بھائی اور مکرم صباحت کریم صاحب (مربی سلسلہ یوکے) کے خسر تھے۔

نماز جنازہ غائب

(1) مکرم مبرور احمد صاحب ابن مکرم منصور احمد صاحب (مسی ساگا، کینیڈا)

28/ فروری 2023ء کو 70 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحوم کے پڑدادا حضرت میاں جمال الدین صاحب سیکھوانی رضی اللہ عنہ اور دادی حضرت سارہ بیگم صاحبہ رضی اللہ عنہا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ میں سے تھے۔ مکرم ملک سیف الرحمٰن صاحب (مفتی سلسلہ و سابق پرنسپل جامعہ احمدیہ ربوہ) آپ کے پھوپھا تھے۔ مرحوم صوم وصلوٰۃ کے پابند، تہجد گزار، خلیق طبع، ملنسار، قرآن کریم کی باقاعدگی سے تلاوت کرنے والے، نافع الناس اور ہر دلعزیز نیک اور مخلص انسان تھے۔ خلافت کے ساتھ انتہائی محبت اور عقیدت کا تعلق تھا۔ مرحوم دینی اور تبلیغی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے۔ مرحوم نے تنظیمی سطح پر مختلف حیثیتوں میں خدمت کی توفیق پائی۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ دو بیٹے اور ایک بیٹی شامل ہیں۔

(2) مکرم عبد الواحد صاحب ابن مکرم جودھو جی صاحب (چھو پورہ نگر پارکر سندھ)

4/ مارچ 2023ء کو 92 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحوم نمازوں کے پابند، سادہ مزاج، شریف النفس، کم گو، مہمان نواز، خلافت سے عقیدت کا گہرا تعلق رکھنے والے ایک نیک، مخلص اور باوفا انسان تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ چھ بیٹے اور دو بیٹیاں شامل ہیں۔ آپ کے ایک بیٹے مکرم گلزار احمد نگری صاحب بطور مربی سلسلہ اور دوسرے بیٹے مکرم عقیل احمد صاحب بطور لیب ٹیکنیشن طاہر ہسپتال نگر پارکر کی خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔

(3) مکرم اسد ضیاء بٹر صاحب ابن مکرم چودھری ضیاء اللہ بٹر صاحب (کرتو ضلع شیخوپورہ)

23/ اپریل 2023ء کو ایک حادثہ کے نتیجہ میں 59 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحوم کا تعلق ایک زمیندار گھرانے سے تھا۔ آپ کے والد نے شادی سے پہلے زمانہ طالب علمی میں 20 سال کی عمر میں بیعت کی تھی اور اپنے خاندان میں اکیلے احمدی تھے۔ مرحوم شفیق، ہمدرد، مہمان نواز، خدمت خلق اور صلہ رحمی کے جذبہ سے سرشار ایک مخلص اور باوفا انسان تھے۔ رفاہ عامہ کے کاموں میں بہت دلچسپی لیتے تھے اور ضرورت مندوں کی مدد کرنے میں راحت محسوس کرتے تھے۔ خلافت سے والہانہ محبت اور عقیدت کا تعلق تھا۔ مقامی جماعت میں سیکرٹری امور عامہ کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ کبڈی اور باسکٹ بال کے بہترین کھلاڑی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ اور والد کے علاوہ دو بھائی شامل ہیں۔

(4) مکرمہ جمیلہ خلیق بسراء صاحبہ اہلیہ مکرم خلیق اختر بسراء صاحب (جرمنی)

23/ اپریل 2023ء کو 75 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحومہ صوم وصلوٰۃ اور تلاوت قرآن کریم کی پابند، بہت اچھے اخلاق کی مالک، متوکل علی اللہ، صابرہ وشاکرہ اور خلافت کے ساتھ اخلاص کا تعلق رکھنے والی ایک نیک خاتون تھیں۔ مقامی مجلس میں جنرل سیکرٹری اور سیکرٹری خدمت خلق کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔

(5) مکرم پروفیسر مرزا بشیر احمد صاحب (نوشہرہ کینٹ حال ورجینیا امریکہ)

5/ مئی 2023ء کو بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی حضرت مرزا غلام رسول صاحب رضی اللہ عنہ آف پشاور کے بیٹے محترم ملک سیف الرحمٰن صاحب (مفتی سلسلہ) کے داماد اور مکرم مرزا مقصود احمد صاحب (سابق امیر جماعت پشاور) اور مکرم مرزا عبد الحفیظ صاحب ایڈووکیٹ (سابق صدر جماعت ضلع نوشہرہ و سابق صدر بار ایسوسی ایشن نوشہرہ) کے بھائی تھے۔ مرحوم محکمہ تعلیم سے وابستہ تھے۔ احمدیہ کالج گھٹیالیاں کے ابتدائی دور میں وہاں لیکچرار اور پرنسپل بھی رہے۔ آپ علم دوست اور وسیع معلومات رکھتے تھے۔ اپنے مضمون فلاسفی پر عبور رکھنے کے علاوہ انگریزی زبان کے بھی ماہر تھے۔ ایک زمانہ میں آپ کے تحقیقی مضامین اور تبصرے انگریزی اخبار ''پاکستان ٹائمز'' میں شائع ہوا کرتے تھے۔ آپ کا حلقہ احباب بہت وسیع تھا۔ ہر طبقہ اور ہر عمر کے شخص سے اس کی طبیعت اور دلچسپی کے موافق گفتگو کرنے کے ماہر تھے۔ 1960ء میں جب مجلس خدام الاحمدیہ کے تحت احمدیہ انٹر کالجیٹ ایسوسی ایشن کا قیام عمل میں آیا تو مرحوم اس کے پہلے صدر منتخب ہوئے۔ جب بھی کوئی نامور غیر ملکی شخصیت یا وفد صوبہ سرحد کے دورہ پر آتا تو آپ اس موقع پر بطور جماعتی نمائندہ شامل ہو کر جماعت کا تعارف کرواتے اور قرآن کریم کا ترجمہ اور جماعت کا لٹریچر پیش کیا کرتے تھے۔ مرحوم صوم وصلوٰۃ کے پابند، ضرورت مندوں کی مدد کرنے والے، خلافت کے شیدائی، بہت مخلص اور باوفا انسان تھے۔ جماعتی طور پر مرحوم نے قائد خدام الاحمدیہ نوشہرہ، قائد خدام الاحمدیہ ضلع پشاور، ناظم انصار اللہ ضلع پشاور، صدر جماعت نوشہرہ اور امیر جماعت ضلع نوشہرہ کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ تین بیٹیاں اور ایک بیٹا شامل ہیں۔

(6) مکرم افتخار احمد اختر صاحب ابن مکرم چودھری منور احمد صاحب امرتسری (سلاؤ، یوکے)

12/ مئی 2023ء کو 70 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحوم حضرت محمد دین صاحب رضی اللہ عنہ صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پوتے تھے۔ مرحوم نے پاکستان میں مختلف حیثیتوں سے خدمت کی توفیق پائی۔ صوم وصلوٰۃ کے پابند، دیندار، خلافت کے ساتھ اخلاص و وفا کا تعلق رکھنے والے ایک نیک مخلص بزرگ تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ تین بیٹے اور ایک بیٹی شامل ہیں۔ مرحوم مکرم رفیع بھٹی صاحب (نائب صدر مجلس انصار اللہ یوکے) کے سسر تھے۔

(7) مکرمہ زبیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم قریشی محمد اسلم صاحب (مشی گن، امریکہ)

14/ مئی 2023ء کو 77 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحومہ پنجوقتہ نمازوں کی پابند، تہجد گزار، چندوں میں باقاعدہ، خلافت سے عقیدت اور جماعت کے ساتھ گہرا لگاؤ رکھنے والی ایک نیک مخلص خاتون تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں پانچ بیٹیاں اور تین بیٹے شامل ہیں۔ آپ کے بیٹے مکرم مدثر احمد صاحب آجکل بطور قائد تربیت مجلس انصار اللہ فن لینڈ خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنے پیاروں کے قرب میں جگہ دے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے اور ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔ آمین۔

مسیحِ پاکؑ کے خوابوں کی ہے تعبیر، وقفِ نو

(محمد ابراہیم سرورؔ، قادیان)

مسیحِ پاکؑ کے خوابوں کی ہے تعبیر، وقفِ نو
بقائے احمدیت کی یہی جاگیر، وقفِ نو
جہانِ نو بنانے کو ، ہوئی تحریک ربّانی
خلافت کی صدا پر ، سو ہوئی تعمیر ، وقفِ نو
وہ طاہر تھا ، مطہر تھا کہ جس نے ہے بناء ڈالی
جہاں بھر کی کرے گی اب یہی تطہیر ، وقفِ نو
یہ پدرِ انبیاء سے وقف کی سُنّت چلی آئی
اُسی کے عکس کی ہے دوسری تصویر ، وقفِ نو
براہین و دلائل سے، ہنر سے لَیس ہیں سارے
مقابل ظلم کے ہیں دیکھو ! سب شمشیر، وقفِ نو
فلاحی اور رُفاہی کام میں یہ وقف روز و شب
اندھیروں سے بچانے کو ہے اِک تنویر، وقفِ نو
خدا کی خَلق کے غم دور کرنے میں گرفتہ ہیں
کہ خدمت کے سبھی معنوں کی ہے تفسیر ، وقفِ نو
طلاطُم خیز لہروں میں ، تھپیڑوں سے بچانے کو
خدا کی ہے عطا کردہ سنو! زنجیر، وقفِ نو
اِمامِ وقت کی ہر بات پر لبّیک کہتے ہیں
سمجھتے ہیں سدا ہر حکم کو اکسیر ، وقفِ نو
رَقم ایسی کریں گے داستانیں ، دیکھے گی دنیا
طلائی حرف سے لکھی ہوئی تحریر، وقفِ نو
خدا کی راہ میں سرورؔ ، جو مرتے ہیں وہ جیتے ہیں
جہانِ نو کی ہے اب تو یہی تقدیر وقفِ نو

✡✡✡

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عظیم الشان بدری صحابہ کی سیرت کے بعض پہلوؤں کا ایمان افروز تذکرہ

خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ 27 جنوری 2023 بطرز سوال و جواب

بمنظوری سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سوال حضرت ابولُبَابہ بن عبدالمنذرؓ کے بارے میں حضور انور نے کیا بیان فرمایا؟

جواب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: علامہ ابن عبدالبَر اپنی تصنیف الاستیعاب میں لکھتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قرآن مجید کی آیت وَاٰخَرُوْنَ اعْتَرَفُوْا بِذُنُوْبِهِمْ خَلَطُوْا عَمَلًا صَالِحًا وَّاٰخَرَ سَيِّئًا (سورۃ التوبہ:102) کہ ''اور کچھ دوسرے ہیں جنہوں نے اپنے گناہوں کا اعتراف کیا انہوں نے اچھے اعمال اور دوسرے بداعمال ملا جلا لیے'' میں فرماتے ہیں کہ یہ آیت ابولُبابہ اوران کے ساتھ سات آٹھ یا نو آدمیوں کے بارے میں نازل ہوئی۔ یہ حضرات غزوہ تبوک سے پیچھے رہ گئے تھے۔ بعد میں شرمسار ہوئے اور خدا کے حضور توبہ کی اور اپنے آپکو ستونوں کے ساتھ باندھ لیا۔ انکا اچھا عمل توبہ اور ان کا بُرا عمل جہاد سے پیچھے رہنا تھا۔

سوال حضرت ابو الضیاح بن ثابت نعمان رضی اللہ عنہ کے بارے میں کیا ذکر ملتا ہے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت ابو الضیاح بن ثابت نعمانؓ کا ایک روایت میں ہے کہ حضرت ابو الضیاحؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوۂ بدر کیلئے نکلے تھے لیکن پنڈلی پر پتھر کی نوک لگنے سے زخم آیا جسکی وجہ سے وہ واپس لَوٹ گئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بدر میں اُنکا حصہ رکھا۔

سوال حضرت اَنَسہ مولیٰؓ کی ہجرت کی بابت کیا بیان ہوا ہے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: انکی ہجرت کے بارے میں بیان ہوا ہے کہ جب آپؓ نے مدینہ کی طرف ہجرت کی تو آپ حضرت کلثوم بن ہِدمؓ کے ہاں ٹھہرے۔ جبکہ بعض روایات کے مطابق آپ حضرت سعد بن خَیثَمہؓ کے ہاں ٹھہرے۔ امام زُہریؒ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ظہر کے بعد ملاقات کرنے والوں کو ملنے کی اجازت دے دیا کرتے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ان لوگوں کیلئے حضرت اَنَسہؓ اجازت لیا کرتے تھے۔ اندر گھر ملاقاتیوں کی اطلاع دینی آپؓ کا کام تھا۔

سوال حضور انور نے حضرت مَرثد بن ابی مَرثدؓ کے بارے میں کیا بیان فرمایا؟

جواب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: عمران بن مَنّاح کہتے ہیں کہ جب ابو مَرثد اور ان کے بیٹے مَرثد بن ابی مَرثد نے مدینہ کی طرف ہجرت کی اس وقت آپ دونوں حضرت کلثوم بن ہِدمؓ کے ہاں ٹھہرے۔ آپؓ غزوۂ احد میں بھی شریک ہوئے اور سریۂ رجیع والے دن آپؓ کی شہادت ہوئی۔

سوال ابن حجر نے حضرت مَرثدؓ کی شہادت کب بیان کی ہے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: ابن حجر نے حضرت مَرثدؓ کی شہادت صفر چار ہجری بیان کی ہے۔

سوال حضور انور نے حضرت ابومَرثد کَنّازْ بن الحُصَین الغَنَوِیؓ کی بابت کیا بیان فرمایا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت ابومَرثد کَنّازْ بن الحُصَین الغَنَوِیؓ کا نام کَنّاز تھا۔ ولدیت حُصَین بن یَرْبُوع۔ حضرت ابومَرثدؓ حضرت حمزہؓ کے ہم عمر اور انکے حلیف تھے۔ آپؓ لمبے قد کے مالک تھے اور آپؓ کے سر کے بال گھنے تھے۔ حضرت ابومَرثدؓ اور انکے بیٹے حضرت مَرثد رضی اللہ تعالیٰ عنہ دونوں کو غزوۂ بدر میں شرکت کی توفیق ملی۔ آپؓ کے بیٹے حضرت مَرثدؓ واقعۂ رجیع میں شہید ہوئے۔ حضرت ابومَرثدؓ کے ایک پوتے حضرت اُنَیس بن مَرثدؓ بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی تھے۔ وہ فتح مکہ اور غزوہ حنین میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ہمراہ تھے۔

سوال حضرت سَلِیط بن قیس بن عمروؓ کا تعلق انصار کے قبیلہ کی کون سی شاخ سے تھا اسی طرح آپکی والدہ اور اہلیہ کا کیا نام تھا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت سَلِیط بن قیس بن عمروؓ کا تعلق انصار کے قبیلہ خزرج کی شاخ بنوعدی بن نَجّار سے تھا۔ حضرت سَلِیطؓ کی والدہ کا نام حضرت زُغیبہ بنت زُرارہؓ تھا جو حضرت اَسعد بن زُرارہؓ کی ہمشیرہ تھیں۔

سوال فتح مکہ اور جنگ حنین کے موقع پر انصار کے قبیلہ بنُو مَازِن کا جھنڈا کس کے پاس تھا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: فتح مکہ کے موقع پر انصار کے قبیلہ بنُو مَازِن کا جھنڈا حضرت سَلِیط بن قیسؓ کے پاس تھا۔ اسی طرح غزوۂ حنین کے موقع پر بھی بنو مازن کا جھنڈا حضرت سَلِیطؓ کے پاس تھا۔

سوال حضرت حَاطِب بن اَبِی بَلْتَعہؓ کی وفات کب ہوئی اور آپکی نماز جنازہ کس نے پڑھائی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت حَاطِب بن اَبِی بَلْتَعہؓ کی وفات تیس ہجری میں پینسٹھ سال کی عمر میں مدینہ میں ہوئی۔ حضرت عثمانؓ نے آپ کی نماز جنازہ پڑھائی۔

ان کے بارے میں مزید لکھا ہے کہ حضرت ابوبکرؓ نے بھی آپ کو مُقَوقِس کے پاس مصر بھیجا اور ایک معاہدہ ترتیب دیا جو حضرت عَمرو بن عاصؓ کے حملہ مصر تک طرفین کے درمیان قائم رہا۔

سوال حضرت حَاطِبؓ کی خدوخال کس طرح کی تھی؟

جواب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: حضرت حَاطِبؓ خوبصورت جسم کے مالک تھے۔ ہلکی داڑھی تھی۔ گردن جھکی ہوئی تھی۔ پست قامت کی طرف مائل اور موٹی انگلیوں والے تھے۔ یعقوب بن عُتبہ سے مروی ہے کہ حضرت حَاطِب بن اَبِی بَلْتَعہؓ نے اپنی وفات کے دن چار ہزار دینار اور دراہم چھوڑے۔ آپؓ غلّہ وغیرہ کے تاجر تھے اور آپؓ نے اپنا ترکہ مدینہ میں چھوڑا۔

سوال حضرت اَبُو اُسَید مَالِک بن رَبِیعہ نے اپنی عمر کے آخری ایام میں کیا فرمایا؟

جواب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ابنِ اسحاق کہتے ہیں کہ اَبُو اُسَید مَالِک بن رَبِیعہ غزوہ بدر میں شریک تھے جب انکی اخیر عمر میں بینائی چلی گئی تو انہوں نے کہا کہ اگر آج میں بدر کے مقام پر ہوتا اور میری بینائی بھی ٹھیک ہوتی تو مَیں تم کو وہ گھاٹی دکھاتا جہاں سے فرشتے نکلے تھے۔ مجھے اس میں ذرا بھی شک اور وہم نہیں ہوگا۔

سوال حضرت انیس بن قتادہؓ کی وفات کے بعد حضرت خنساء بنت خدام نے کس سے شادی کی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: مُجَمِّع بن جَارِیَہ سے روایت ہے کہ حضرت خَنْسَاء بنتِ خِدَام حضرت اُنیس بن قَتَادہؓ کی زوجیت میں تھیں جب آپؓ غزوہ احد کے دن شہید ہوئے تو آپؓ کے والد صاحب نے آپ کی شادی مُزَینہ قبیلہ کے ایک آدمی سے کی جسے آپ ناپسند کرتی تھیں۔ حضرت خَنْسَاءؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا نکاح فسخ کردیا تو حضرت خَنْسَاءؓ سے حضرت ابولُبابہ نے شادی کی جس سے حضرت سَائِب بن ابولُبابہ پیدا ہوئے۔

......☆......☆......☆......

جماعت تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے مخالفت کے باوجود دنیا میں ہر جگہ بڑھ رہی ہے

لیکن جن حکومتوں نے بھی مُلّاؤں کی پشت پناہی کی ہے یا ان سے مدد لی ہے ان کیلئے ہمیشہ ابتلا ہی آیا ہے

خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ 20 جنوری 2006 بطرز سوال و جواب

بمنظوری سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سوال 2005ء میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو کتنے جلسوں میں شمولیت کی توفیق ملی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: 2005ء میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے تقریباً 10 ملکوں کے جلسوں میں شمولیت کی توفیق ملی جن میں پہلا جلسہ سپین کا تھا اور آخری قادیان کا۔

سوال ہمیں کس طرح عبادت کرنی چاہئے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: اپنی عبادتوں کو ہمیشہ زندہ رکھیں اور اللہ تعالیٰ کے حضور اتنا گڑگڑائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنی خاص رحمت فرماتے ہوئے ہماری کامیابی کی منزلیں نزدیک تر کردے۔

سوال حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ماریشس کے بارے میں کیا فرمایا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: ماریشس ایک چھوٹا سا جزیرہ ہے جسکی آبادی تقریباً 12-13 لاکھ ہے۔ اس ملک کی اکثریت مذہبی لحاظ سے ہندو ہے، مسلمانوں کی آبادی تقریباً 16-17 فیصد ہے اور اس ملک میں احمدی چند ہزار ہیں۔ لیکن یہ چند ہزار احمدی بھی ماشاء اللہ جوش اور جذبے اور اخلاص اور وفا سے بھرے ہوئے ہیں اسلئے نمایاں نظر آتے ہیں۔

سوال جب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ ماریشس کے ایئر پورٹ اترے تو آپ کو کیا نظارہ دیکھنے کو ملا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: جب مَیں ایئرپورٹ پر اترا تو بہت بڑی تعداد عورتوں، بچوں، مردوں کی استقبال کیلئے کھڑی تھی اور جیسا کہ عموماً ہر جگہ، ہر ملک میں، احمدیوں کے چہروں سے نظر آتا ہے، سب کے چہرے خوشی سے دمک رہے تھے۔ یہ کیفیت دیکھ کر بے اختیار اللہ تعالیٰ کی حمد کی طرف توجہ ہوتی ہے کہ کس طرح وہ اپنے وعدوں کے مطابق جو اس نے اپنے مسیح پاک علیہ السلام سے کئے دُور دراز کے ملکوں میں بھی اس کے نظارے ہمیں دکھاتا ہے۔

سوال ماریشس کے احمدیوں کی مالی قربانی کا کیا معیار حضور انور نے بیان فرمایا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: قربانی کرنے میں جہاں غریب اور کم آمدنی والے لوگ اخلاص و وفا میں بڑھے ہوئے ہیں وہاں امیر آدمی بھی، پڑھے لکھے اور دنیاوی لحاظ سے اچھی پوزیشن کے احمدی لوگ ہیں جو بہت سادہ مزاج ہیں اور قربانی کے اچھے معیار قائم کرنے والے ہیں۔ روپے پیسے نے، مالی کشائش نے انہیں دین سے دور لے جانے کی بجائے اکثریت کو اخلاص و وفا میں بڑھایا ہے۔

سوال ماریشس میں احمدیوں کو کس قدر مخالفت کا سامنا کرنا پڑتا ہے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: ماریشس میں احمدیوں کی کافی مخالفت ہے احمدیوں کے خلاف اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خلاف جب بھی ان کو موقع ملتا ہے کافی بدزبانی کرتے ہیں۔ کوشش ہوتی ہے کہ کسی طرح فساد ہو۔

سوال حضور انور کے ماریشس کے دورے کی خبر جب اخبار اور ٹی وی چینلز میں آئی تو نام نہاد علماء نے کیا کیا؟

جواب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میرے دورے کی خبر جب اخبار میں اور ٹی وی وغیرہ پر آئی تو انہوں نے بڑا سخت احتجاج کیا کہ کیوں یہ خبر دی گئی ہے۔ پھر جب ہمارا جہاں جلسہ ہو رہا تھا، جلسے کے آخری دن گیٹ کے سامنے بہت ہلڑ بازی کی، شور مچایا، نعرے لگائے، گالیاں نکالیں، میرے خلاف،

جماعت کے خلاف، حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خلاف جو کچھ بک سکتے تھے بکتے رہے۔ جو مغلظات کہہ سکتے تھے کہتے رہے۔

سوال ماریشس کے جلسہ کے آخری دن مخالفین کا کیا رویہ تھا اور احمدیوں نے کس طرح کا نمونہ پیش کیا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: جلسہ کے آخری دن میرے جلسے پہ جانے سے پہلے اس گیٹ کے سامنے کافی لوگ اکٹھے ہوئے تھے اور جلوس تھا اور فتنہ پیدا کرنے کا خیال تھا۔ وہاں کے امیر صاحب اور انتظامیہ بڑی پریشان تھی کہ کہیں کوئی احمدی اس ہلڑ بازی اور گالی گلوچ کی وجہ سے جوش میں آ کر جواب نہ دے دے اور کوئی ایسی حرکت نہ کر بیٹھے جس سے پھر فساد مزید بھڑکے۔ یا جب مَیں گزروں گا تو اس وقت کوئی احمدی ری ایکٹ (React) کرے اور پھر فساد کا خطرہ پیدا ہو۔ اسکے سدّ باب کیلئے انہوں نے میرے جانے کا راستہ بدل دیا اور مجھے آخری وقت میں بتایا کہ ہم نے اس لئے راستہ بدلا ہے۔ ان کے فساد کی وجہ سے پولیس بھی وہاں کافی تھی، تو یہ اللہ تعالیٰ کا خاص فضل ہوا کہ ان کے شور اور گالی گلوچ کے باوجود احمدیوں نے انتہائی صبر کا مظاہرہ کیا اور حقیقت میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعلیم پر عمل کر کے دکھایا۔

سوال مخالفت کے باوجود جماعت کس طرح ترقی کر رہی ہے اور ان حکومتوں کا کیا حال ہوا ہے جنہوں نے ملاؤں کی مدد کی؟

جواب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جماعت تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے مخالفت کے باوجود دنیا میں ہر جگہ بڑھ رہی ہے لیکن جن حکومتوں نے بھی مُلّاؤں کی پشت پناہی کی ہے یا ان سے مدد لی ہے ان کیلئے ہمیشہ ابتلاہی آیا ہے۔

سوال حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ جب ماریشس کے دورے پر گئے تو وہاں کے صدر صاحب نے کیا تاثرات بیان فرمائے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ جب ماریشس کے دورے پر گئے تو آپ کی وہاں کے صدر صاحب سے ملاقات ہوئی۔ انہوں نے بتایا بلکہ ان کی بیوی نے بتایا کہ اس دوران ہم نے جو تصویریں کھنچوائی تھیں وہ ہم نے اپنے گھر میں نمایاں کر کے لگائی ہوئی ہیں تا کہ ہم ان برکات سے فیض حاصل کریں جو ایسے نیک آدمیوں کی وجہ سے پہنچ سکتا ہے۔

سوال حضور انور نے جب حضرت بختیار کاکیؒ کے مزار میں شرک کا بازار دیکھا تو آپ نے کیا دعا فرمائی؟

جواب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میں نے وہاں دیکھ کر یہی دعا کی کہ اے اللہ جو شخص تیرا عبد بنا، تیرا بندہ بننے کی کوشش کرتا رہا، اسے یہ لوگ شرک کا ذریعہ بنا رہے ہیں۔ ان مسلمانوں کو عقل اور سمجھ دے تا کہ تیری پہچان کر سکیں۔

سوال حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کون سے سن میں حضرت بختیار کاکیؒ کے مزار پر آئے تھے؟

جواب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: حضرت مسیح موعود علیہ السلام 1905ء میں حضرت بختیار کاکیؒ کے مزار پر آئے تھے۔

سوال حضور انور نے قادیان کی بابت اپنے دل کی کیا کیفیت بیان فرمائی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: اس بستی میں پہنچ کر ایک عجیب کیفیت ہوتی ہے۔ مینارۃ المسیح دُور سے ہی ایک عجیب شان سے کھڑا نظر آتا ہے۔ بہشتی مقبرہ ہے، حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مزار ہے، دعا کر کے عجیب سکون ملتا ہے۔

......☆......☆......☆......

شعبہ نور الاسلام کے تحت

اس ٹول فری نمبر پر فون کر کے آپ مسلم جماعت احمدیہ کے بارے میں معلومات حاصل کر سکتے ہیں

ٹول فری نمبر : 1800 103 2131

اوقات: روزانہ صبح 8:30 بجے سے رات 10:30 بجے تک (جمعہ کے روز تعطیل)

هوالشافی

N D QAMAR HERBAL & UNANI CLINIC
(Treatment for all kinds of Chronic Diseases)
SINCE 1980
Near Khilafat Gate Qadian (Punjab)
contact no : +91 99156 02293
email : qamarafiq81@gmail.com
instagram : qamar_clinic

کام جو کرتے ہیں تری رہ میں پاتے ہیں جزا ☆ مجھ سے کیا دیکھا کہ یہ لطف و کرم ہے بار بار (المسیح الموعودؑ)

LOVE FOR ALL HATRED FOR NONE

WATCH SALES & SERVICE
LCD LED SMART TV
VCD & CD PLAYER
EXPORT AND IMPORT GOODS
AND ALL KIND OF ELECTRONICS
AVAILABLE HERE

Prop. NASIR SHAH Contact.03592-226107,281920, +91-7908149128
NEAR LAAL BAZAR, AHMADIYYA MUSLIM MISSION GANGTOK SIKKIM

وصایا

منظوری سے قبل اس لیے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر بہشتی مقبرہ کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری مجلس کار پرداز قادیان)

مسل نمبر 11485: میں صمیم گلزار راتھر ولد مکرم گلزار احمد راتھر صاحب قوم احمدی مسلمان طالب علم تاریخ پیدائش 31 اکتوبر 2006 پیدائشی احمدی ساکن شورت تحصیل وضلع کولگام صوبہ جموں کشمیر بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 28 مئی 2023 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: گلزار احمد راتھر العبد: صمیم گلزار راتھر گواہ: محمد مقبول حامد

مسل نمبر 11486: میں فہیمہ بیگم زوجہ مکرم غلام حسن پڈر صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری تاریخ پیدائش 5 اپریل 1963 پیدائشی احمدی ساکن ناصر آباد تحصیل وضلع کولگام صوبہ جموں کشمیر بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 16 جون 2023 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ حق مہر 1500 روپے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 1000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: فاروق احمد ناصر الامۃ: فہیمہ بیگم گواہ: غلام حسن پڈر

مسل نمبر 11487: میں طوبیٰ رحمان بنت مکرم جلال الدین پڈر صاحب قوم احمدی مسلمان طالبہ علم تاریخ پیدائش 31 اکتوبر 2004 پیدائشی احمدی ساکن طاہر آباد محلہ ناصر آباد کولگام صوبہ جموں کشمیر بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ یکم جون 2023 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: سونے کے پیوند 2 عدد جسکا وزن 16 گرام 24 کیریٹ ہے، ایک عدد سونے کی انگوٹھی جسکا وزن 4.190 گرام ہے، 2 عدد سونے کی بالیاں جسکا وزن 6.530 گرام ہے۔ اسکے علاوہ مبلغ 25000 روپے اکاؤنٹ میں جمع ہیں۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: فاروق احمد ناصر الامۃ: طوبیٰ رحمان گواہ: غلام حسن پڈر

مسل نمبر 11488: میں پی جبرائیل محمود ولد مکرم جلال الدین پڈر صاحب قوم احمدی مسلمان طالب علم تاریخ پیدائش 31/اکتوبر 2002 پیدائشی احمدی ساکن محلہ طاہر آباد ناصر آباد ضلع کولگام صوبہ جموں کشمیر بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 17 جون 2023 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: فاروق احمد ناصر العبد: پی محمود جبرائیل گواہ: شبیر احمد پڈر

مسل نمبر 11489: میں عطاء المجیب ولد مکرم اقبال خان صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت تاریخ پیدائش 12 جنوری 1999 تاریخ بیعت 21 جون 2023 ساکن خان پورہ چک ڈسنڈ یاری پورہ کولگام صوبہ جموں کشمیر بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 21 جون 2023 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار 18800 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد بشیر مبشر العبد: عطاء المجیب گواہ: تسلیم احمد شیخ

مسل نمبر 11490: میں مبارک احمد خان ولد مکرم راجہ امیر اللہ خان صاحب مرحوم قوم احمدی مسلمان پنشنر تاریخ پیدائش 8 ستمبر 1957 پیدائشی احمدی ساکن جماعت احمدیہ چیک ڈیسنڈ خانپورہ تحصیل یاری پورہ کولگام صوبہ جموں کشمیر بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 22 جون 2023 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اسوقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ ایک مکان پانچ مرلہ پر بمقام ننگل باغبانہ قادیان میں ہے، والدین کی جائیداد تین بھائیوں دو بہنوں اور ماں کے نام مشترکہ طور پر اندراج ہوئی ہے۔ جس میں تقریباً پانچ کنال 60 مرلہ زمین میرے قبضہ میں تھی جو کہ تقریباً آٹھ دس سال پہلے اپنے بیٹوں اور بیٹی میں تقسیم کر دی ہے۔ میرا گزارہ آمد از پینشن ماہوار 30000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اسپر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: طاہر احمد نایک العبد: مبارک احمد خان گواہ: بلال احمد لون

مسل نمبر 11491: میں ارسلان طفیل ولد مکرم طفیل احمد خان صاحب قوم احمدی مسلمان طالب علم تاریخ پیدائش 6 مئی 2003 پیدائشی احمدی ساکن جماعت احمدیہ چیک امرچھ خانپور تحصیل یاری پورہ کولگام صوبہ جموں کشمیر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 20 جون 2023 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اسوقت کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمداز جیب خرچ ماہوار 500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: محمد بشیر مبشر العبد: ارسلان طفیل گواہ: بلال احمد لون

مسل نمبر 11492: میں شاہدہ پروین زوجہ مکرم طفیل احمد خان صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری تاریخ پیدائش 5 جولائی 1972 پیدائشی احمدی ساکن جماعت احمدیہ چیک امریچھ خانپورہ تحصیل یاری پورہ کولگام صوبہ جموں کشمیر۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 3 جولائی 2023 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمداز جیب خرچ ماہوار 500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: محمد شبیر مبشر الامۃ: شاہدہ پروین گواہ: بلال احمد لون

مسل نمبر 11493: میں حامدہ ناصر زوجہ مکرم اصغر اقبال خان صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری تاریخ پیدائش 10 جولائی 1980 پیدائشی احمدی ساکن یاری پورہ کولگام صوبہ جموں کشمیر بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 16 جون 2023 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمداز جیب خرچ ماہوار 1000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: احمد صادق راتھر الامۃ: حامدہ ناصر گواہ: شاہد احمد خان

مسل نمبر 11494: میں یاسمین طیبہ زوجہ مکرم ضیاء احمد صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری تاریخ پیدائش 22/نومبر 1984 پیدائشی احمدی ساکن جدہ نارتھ سعودی عرب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 18 فروری 2022 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ اس وقت میرے پاس 110 گرام سونے کے زیورات ہیں جو کہ 21 کیریٹ کے ہیں۔ حق مہر بذمہ خاوند 100000 روپے۔ میرا گزارہ آمداز جیب خرچ 300 ریال ماہوار ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: رومانہ کلیم الامۃ: یاسمین طیبہ گواہ: عقیلہ عفت

مسل نمبر 11495: میں محمد عابد خان ولد محمد حنیف خان صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ پرائیویٹ ملازمت تاریخ پیدائش 6 نومبر 1963 پیدائشی احمدی ساکن 97/134 طلاق محل پوسٹ فہیم آباد کانپور صوبہ یوپی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 11 جون 2023 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ 2 مرلہ زمین، ایک کمرہ ٹوٹا ہوا ہے جو کہ محلہ طاہر ننگل باغبانہ قادیان میں مکرم لیاقت ملکانہ صاحب کے گھر کے دائیں جانب اور مکرم گوپی سنگھ صاحب کے بائیں جانب واقعہ ہے اور یہ زمین شام لاٹ ہے۔ جس میں ہم رہتے ہیں وہ میری والدہ کے نام ہے۔ جب اسکا حق ملے گا تو اسکو ہم اپنی زندگی میں ادا کر دیں گے (انشاء اللہ) میرا گزارہ آمداز ملازمت ماہوار 2500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد بشارت خان العبد: محمد عابد خان گواہ: کشور جہاں

مسل نمبر 11496: میں کے ایم وسیم اختر ولد مکرم منیر الاسلام صاحب قوم احمدی مسلمان طالب علم تاریخ پیدائش 25 جنوری 1999 پیدائشی احمدی ساکن محلہ طاہر باغبانہ قادیان تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 9 جولائی 2023 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمداز وظیفہ ماہوار 1748 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: عبد النور خان العبد: کے ایم وسیم اختر گواہ: منصور احمد مسرور

مسل نمبر 11497: میں مصور احمد ولد مکرم منصور احمد صاحب قوم احمدی مسلمان طالب علم تاریخ پیدائش 11 نومبر 1999 پیدائشی احمدی ساکن محلہ اقصیٰ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 29 مئی 2023 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمداز وظیفہ ماہوار 1748 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: عبد النور خان العبد: مصور احمد گواہ: منصور احمد مسرور

مسل نمبر 11498: میں شعیب علی چنہ کھار ولد مکرم محمود حسین چنہ کھار صاحب قوم احمدی مسلمان طالب علم عمر 24 سال پیدائشی احمدی ساکن مسلم پورا نزد یک مکہ مسجد یادگیر صوبہ کرناٹک بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 1/جون 2023 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمداز جیب خرچ ماہوار 2500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: کلیم احمد سگری العبد: شعیب علی چنہ کھار گواہ: محمود حسین چنہ کھار

مسل نمبر 11499: میں محمودہ بیگم زوجہ مکرم عبد العلیم فراش صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 52 سال پیدائشی احمدی ساکن خطیب واڑی نزد کچی باولی یادگیر صوبہ کرناٹک بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 1 اپریل 2023 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ کان کی بالی اور چین کل وزن 10 گرام 22 کیریٹ، دو عدد انگوٹھی 3 گرام 22 کیریٹ۔ حق مہر 1500 روپے وصول شد۔ میرا گزارہ آمداز جیب خرچ ماہوار 2000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: کلیم احمد سگری الامۃ: محمودہ بیگم گواہ: طارق احمد گلبرگی

مسل نمبر 11500: میں ایم ڈی دانش احمد ولد مکرم ایس ایم برکت احمد صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت تاریخ پیدائش 2 اگست 1998 پیدائشی احمدی ساکن حلقہ دار الانوار سول لائنز روڈ قادیان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 13 جولائی 2023 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمداز ملازمت ماہوار 7584 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: محمد خالد العبد: ایم ڈی دانش احمد گواہ: ایم ڈی رستم احمدی

مسل نمبر 11501: میں شہانہ رضوان زوجہ مکرم محمد رضوان صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری تاریخ پیدائش 24 اپریل 1970 پیدائشی احمدی ساکن برہم پورا ٹیل روڈ سپین بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 6 مئی 2023 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: ٹاپس ایک جوڑی 3 گرام 22 کیریٹ، دو عدد ناک پھول 1 گرام 22 کیریٹ۔ زیور نقرئی: پائل ایک جوڑی وزن 47 گرام، بچھوئے دو عدد، دو عدد انگوٹھی وزن 15 گرام۔ حق مہر 5000 روپے۔ میرا گزارہ آمداز جیب خرچ ماہوار 500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: عارف احمد خان غوری الامۃ: شہانہ رضوان گواہ: محمد خالد ملکانہ

مسل نمبر 11502: میں محمد سراج الدین گڈے ولد مکرم نور الدین گڈے صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ الیکٹریشن عمر 31 سال پیدائشی احمدی ساکن Gardenia Housing Society Maiwadi Road, Behind Amanora Mall, Hadapsar, Pune, Marashtra, 411028 بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 9 جون 2023 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمداز ملازمت ماہوار 15000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے نافذ کی جائے۔

گواہ: مومن فہید احمد العبد: سراج الدین گڈے گواہ: احمدی وجاہت احمد

بقیہ اداریہ از صفحہ نمبر 2

امریکہ اور ہندوستان میں باقی نہیں رہا ہوگا جس کی طرف خط رجسٹری کر کے نہ بھیجا ہو مگر سب پر حق کا رعب چھا گیا۔“ (آئینہ کمالات، رُوحانی خزائن جلد 5 صفحہ 347)

”سولہ ہزار کے قریب لوگ ہندوستان اور انگلستان اور جرمن اور فرانس اور روس اور روم میں پنڈتوں اور یہودیوں کے فقیہوں اور مجوسیوں کے پیشرؤوں اور عیسائیوں کے پادریوں اور قسیسوں اور بشپوں میں سے موجود ہیں جن کو رجسٹری کرا کر اِس مضمون کے خط بھیجے گئے کہ درحقیقت دُنیا میں دین اسلام ہی سچا ہے اور دُوسرے تمام دین اصلیت اور حقانیت سے دور جا پڑے ہیں۔ **کسی کو مخالفوں میں سے اگر شک ہو تو ہمارے مقابل پر آوے اور ایک سال تک رہ کر دین اسلام کے نشان ہم سے ملاحظہ کرے** اور اگر ہم خطا پر نکلیں تو ہم سے بحساب دوسو روپیہ ماہواری ہرجانہ اپنے ایک برس کا لے لے ورنہ ہم اُس سے کچھ نہیں مانگتے صرف دین اسلام قبول کرے اور اگر چاہے تو اپنی تسلّی کیلئے وہ روپیہ کسی بینک میں جمع کرا لے لیکن کسی نے اِس طرف رُخ نہ کیا۔“

(شہادۃ القرآن رُوحانی خزائن جلد 6 صفحہ 369)

کیا مشرق سے لیکر مغرب کی انتہا تک کوئی پادری ہے جو خدائی نشان میرے مقابل پر دکھلا سکے

”خدا تعالیٰ نے وہ رعب مجھے بخشا ہے کہ کوئی پادری میرے مقابل نہیں آسکتا۔ یا تو وہ زمانہ تھا کہ وہ لوگ بازاروں میں چلّا چلّا کر کہتے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کوئی معجزہ نہیں ہوا اور قرآن شریف میں کوئی پیشگوئی نہیں اور یا خدا تعالیٰ نے ایسا اُن پر رعب ڈالا کہ اِس طرف مُنہ نہیں کرتے گویا وہ سب اِس جہان سے رخصت ہو گئے۔ اور مجھے قسم ہے اُس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ اگر کوئی پادری اس مقابلہ کے لئے میری طرف مُنہ کرے تو خدا اُس کو سخت ذلیل کرے گا اور اُس عذاب میں مبتلا کرے گا جس کی نظیر نہیں ہوگی اور اُس کو طاقت نہیں ہوگی کہ جو کچھ میں دکھلاتا ہوں وہ اپنے فرضی خدا کی طاقت اور قوت سے دکھلا سکے اور میرے لئے خدا آسمان سے بھی نشان برسائے گا اور زمین سے بھی۔ میں سچ سچ کہتا ہوں کہ یہ برکت غیر قوموں کو نہیں دی گئی۔ پس کیا روئے زمین میں مشرق سے لے کر مغرب کی انتہا تک کوئی پادری ہے جو خدائی نشان میرے مقابل پر دکھلا سکے۔ ہم نے میدان فتح کر لیا ہے۔ کسی کی مجال نہیں جو ہمارے مقابل پر آوے۔“ (حقیقۃ الوحی رُوحانی خزائن جلد 22 صفحہ 348)

اَے یورپ اور امریکہ کے پادریو! مجھ سے مقابلہ کرو کہ کون زندہ ہے؟ محمدؐ یا کہ مسیحؑ

”آؤ ہم سے مقابلہ کرو کہ دونوں شخص یعنی حضرت مسیح اور حضرت سیدنا محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم سے روحانی برکات اور افاضات کے رُو سے زندہ کون ہے...... اَے یورپ اور امریکہ کے پادریو! کیوں خواہ نخواہ شور ڈال رکھا ہے۔ تم جانتے ہو کہ میں ایک انسان ہوں جو کروڑہا انسانوں میں مشہور ہوں۔ آؤ میرے ساتھ مقابلہ کرو۔ مجھ میں اور تم میں ایک برس کی مہلت ہو۔ اگر اس مدت میں خدا کے نشان اور خدا کی قدرت نما پیشگوئیاں تمہارے ہاتھ سے ظاہر ہوئیں اور میں تم سے کمتر رہا تو میں مان لوں گا کہ مسیح ابن مریم خدا ہے لیکن اگر اُس سچے خدا نے جس کو میں جانتا ہوں اور آپ لوگ نہیں جانتے مجھے غالب کیا اور آپ لوگوں کا مذہب آسمانی نشانوں سے محروم ثابت ہوا تو تم پر لازم ہوگا کہ اس دین کو قبول کرو۔“ (تریاق القلوب رُوحانی خزائن جلد 15 صفحہ 160)

توریت اور انجیل کو علوم حکمیہ میں سورۃ فاتحہ کے ساتھ بھی مقابلہ کرنے کی طاقت نہیں

قرآن اور توریت اور انجیل کی تعلیم کا موازنہ کرنے اور قرآنی تعلیم کی فوقیت ثابت کرنے کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا :

”توریت اور انجیل قرآن کا کیا مقابلہ کریں گی۔ اگر صرف قرآن شریف کی پہلی سورت کے ساتھ ہی مقابلہ کرنا چاہیں یعنی سورۃ فاتحہ کے ساتھ جو فقط سات آیتیں ہیں اور جس ترتیب انسب اور ترکیب محکم اور نظام فطرتی سے اس سورۃ میں صدہا حقائق اور معارف دینیہ اور روحانی حکمتیں درج ہیں ان کو موسیٰؑ کی کتاب یا یسوع کے چند ورق انجیل سے نکالنا چاہیں تو گو ساری عمر کوشش کریں تب بھی یہ کوشش لاحاصل ہوگی۔ اور یہ بات لاف وگزاف نہیں بلکہ واقعی اور حقیقی یہی بات ہے کہ توریت اور انجیل کو علوم حکمیہ میں سورۃ فاتحہ کے ساتھ بھی مقابلہ کرنے کی طاقت نہیں۔ ہم کیا کریں اور کیونکر فیصلہ ہو؟ پادری صاحبان ہماری کوئی بات بھی نہیں مانتے۔ بھلا اگر وہ اپنی توریت یا انجیل کو معارف اور حقائق کے بیان کرنے اور خواص کلام الوہیت ظاہر کرنے میں کامل سمجھتے ہیں تو ہم بطور انعام پانسو روپیہ نقد ان کو دینے کیلئے طیار ہیں اگر وہ اپنی کل ضخیم کتابوں میں سے جو ستّر کے قریب ہونگی وہ حقائق اور معارف شریعت اور مرتّب اور منتظم دُرر حکمت و جواہر معرفت و خواص کلام الوہیت دکھلا سکیں جو سورہ فاتحہ میں سے ہم پیش کریں۔ اور اگر یہ روپیہ تھوڑا ہو تو جس قدر ہمارے لئے ممکن ہوگا ہم ان کی درخواست پر بڑھا دینگے۔“ (سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب رُوحانی خزائن جلد 12 صفحہ 360)

ہم بہت حیران ہیں کہ جس نے عیسائیت کے بڑھتے ہوئے منہ زور سیلاب کو یکدم روک دیا، جس نے اسلام کے خدا کو زندہ خدا اور اسلام کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو زندہ رسول اور اسلام کی کتاب قرآن کریم کو زندہ کتاب ثابت کر دیا اور عیسائیت کے خدا اور اس کے رسول اور اس کی کتاب کو مُردہ ثابت کر دیا، اُس کے متعلق مولوی حضرات کہتے ہیں کہ اُسے عیسائیوں نے اپنے مفاد کیلئے کھڑا کیا تھا۔ کیا اسلام کے ایسے زبردست پہلوان کو جس نے عیسائیت کے عقائد باطلہ کو خس و خاشاک کی طرح اُڑا دیا، عیسائی اپنے ساتھ ملا سکتے ہیں؟ انگریز بے وقوف تھے یا یہ مولوی حضرات اور ان کی اندھی تقلید میں منصف کا مدیر جھوٹ بول رہا ہے قارئین خود ہی فیصلہ کریں۔ (منصور احمد مسرور)

”مسیح اور مہدی حضرت محمدؐ رسول اللہ کی نظر میں“

(جدید ایڈیشن 2023ء لندن کا مختصر تعارف، مصنفہ ایچ ایم طارق)

کتاب کے اہم موضوعات میں احادیثِ نبویہؐ کی رُو سے حضرت عیسیٰؑ کی وفات، مثیل مسیح و امام مہدی کا ظہور، صداقت اور ان کی علامات و نشانات بشمول دجال و یاجوج ماجوج نیز مسیح و مہدی کے منصب و مقام، ختم نبوت، خلافت کا قیام، غلبہ اسلام کے علاوہ مسیح و مہدی سے متعلق اعتراضات کے جواب ہیں۔

خلافت خامسہ کے بابرکت عہد میں شائع ہونے والا ”مسیح اور مہدی حضرت محمد رسول اللہؐ کی نظر میں“ کا نظر ثانی و اضافہ شدہ ایڈیشن عملاً ایک نئی کتاب ہے، جس میں سوا دو صد سے زائد اہم حوالہ جات کے عکس بھی مع ٹائٹل موجود ہیں۔ 708 صفحات پر مشتمل یہ تالیف ضخامت کے لحاظ سے گذشتہ ایڈیشن سے قریباً چھ گنا ہے۔ پہلا ایڈیشن حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی خصوصی تحریک پر تیار ہو کر 1998ء میں لنڈن سے شائع ہوا تھا۔

کتاب کے اہم موضوعات میں احادیث نبویہؐ کی رُو سے حضرت عیسیٰؑ کی وفات، مثیل مسیح و امام مہدی کا ظہور، صداقت اور ان کی علامات و نشانات بشمول دجال و یاجوج ماجوج نیز مسیح و مہدی کے منصب و مقام، ختم نبوت، خلافت کا قیام، غلبہ دین حق کے علاوہ مسیح و مہدی سے متعلق اعتراضات کے جواب ہیں۔ مسیح و مہدی سے متعلق ان اہم موضوعات کا احاطہ چالیس عناوین میں ہے۔ ہر عنوان میں ایک بنیادی حدیث نبویؐ کی تشریح دیگر احادیث و اقوال بزرگان سلف کی روشنی میں کی گئی ہے۔ ان موضوعات کا مختصر تعارف بھی قارئین کی دلچسپی کی خاطر پیش ہے۔

☆ وفات مسیح سے متعلق احادیث کی وضاحت کے علاوہ اقوال صحابہؓ و بزرگان سلف کے حوالہ جات کے عکس بھی پیش ہیں۔ صحابہ کرام میں حضرت ابو بکر صدیقؓ خلیفہ راشد، حضرت جارود بن معلیٰؓ، حضرت سلمان فارسیؓ، حضرت ابن عباسؓ، حضرت امام حسنؓ کے حوالے ہیں اور بزرگان امت میں حضرت علامہ ابن عربیؒ، حضرت شاہ ولی اللہؒ، حضرت داتا گنج بخشؒ، علامہ ابن قیمؒ، مؤرخ طبری کے اقوال کے عکس شامل ہیں۔

☆ اس ضمن میں یہ بحث بھی ہے کہ رفع کے لغوی و اصطلاحی معنی جسم سمیت اٹھایا جانا نہیں بلکہ رفعت روحانی اور درجات کی بلندی ہے جیسا کہ علمائے اہل سنت علامہ ابن قیم، علامہ شامی، علامہ شورائی، علامہ سندھی، مولانا ابوالکلام آزاد، غلام احمد پرویز، عبد الکریم خطیب، سر سید احمد خان اور شیعہ عالم علامہ کلینی کے حوالہ جات کے عکس پیش ہیں۔

☆ مثیل مسیح اور امام مہدی کے چودھویں صدی میں ظہور کے متعلق حضرت ملا علی قاریؒ، علامہ عبد الوہاب شعرانیؒ وغیرہ کے حوالہ جات کے عکس ہیں۔

☆ ظہور مسیح و مہدی اور ضرورت زمانہ کے ضمن میں آخری زمانہ کی نشانیوں میں علم کا اٹھ جانا، فتنوں کا ظہور، اسلام کا صرف نام باقی رہ جانا، مساجد میں نمود و نمائش مگر روحانیت سے بے نصیبی، قرآن کا محض رسم کے طور پر باقی رہ جانا، آفات سماوی کا نزول جیسے طاعون، غیر معمولی زلازل اور قحط سالی وغیرہ کا ذکر ہے۔ اس بارے میں علامہ تور بشتیؒ، علی بن عیسیٰؒ اور انسائیکلو پیڈیا کے حوالہ جات شامل ہیں۔

☆ صداقت مہدی کے نشان رمضان میں چاند و سورج گرہن، اس کے ظہور اور ثبوت گرہن کے حوالہ جات کے عکس، جیسے 1893ء کے انگریزی و اردو کے اخبارات Civil and Military Gazette Pioneer Mail Moore's Almanac سراج الاخبار نیز حدیث گرہن پر ہونے والے اعتراضات کے جواب بھی ہیں۔

☆ چودھویں صدی میں مسیح موعودؑ کی صداقت کے نشان دمدار ستارہ کے ظاہر ہونے کے ثبوت کیلئے Journal of Astronomical History and Heritage سے عکس حوالہ جات پیش ہے۔

☆ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق ہر صدی میں ظاہر ہونے والے مجددین امت کی مسلّمہ فہرست مع زمانہ، چودھویں صدی میں مجدد کی ضرورت اور حضرت مسیح موعودؑ کا دعویٰ مجددیت پیش کیا گیا ہے۔

☆ احادیث نبویہؐ کے مطابق مسیح موعود کے کارہائے نمایاں کسر صلیب، قتل خنزیر، جنگ کو موقوف کرنا اور تقسیم مال، کے ظاہری غیر معقول معنی کے بجائے، ان کی اصل حقیقت بزرگان امت علامہ عینیؒ، علامہ ابن حجرؒ، علامہ یوسف بن یحییٰؒ، علامہ راغب اصفہانیؒ، علامہ باقر مجلسیؒ اور علامہ نور محمد نقشبندیؒ کے حوالہ جات مع عکس سے ظاہر ہیں۔

☆ دجال و یاجوج ماجوج کی علامات وغیرہم اور وقت ظہور پر 24/حوالہ جات کے علاوہ دجال کی سواری ”ریل“ کی تائید میں ہدیہ مہدویہ کا عکس پیش ہے۔

☆ رسول اللہؐ کی پیشگوئی کے مطابق ”فرقہ ناجیہ“ سے مراد جماعت احمدیہ پر، مدلل نوٹ مع عکس حوالہ جات ہیں۔

☆ احادیث نبویہؐ کے مطابق مسیح موعود کے مقام، مہدی کو سلام پہنچانے کی اہمیت، امام مہدی کے اہل بیت ہونے کی حقیقت، امت محمدیہؐ میں نبوت اور وحی والہام کے جاری رہنے جیسے اہم عناوین پر 29/حوالہ جات مع عکس پیش ہیں۔

☆ مسیح موعود کے حج کرنے کی ضعیف روایت سے متعلق علامہ ذھبیؒ اور علامہ شعرانیؒ کے حوالے نیز رؤیا میں مسیح موعود اور دجال کے طواف کعبہ کی تعبیر مذہب اسلام کو دجالی حملوں سے دفاع سے متعلق مظاہر حق شرح مشکوٰۃ کے عکس حوالہ جات ہیں۔

☆ غلامان مسیح محمدیؐ کی تعداد اصحاب بدر کے مطابق 313/نیز ان کے مقام کے بارے جواہر الاسرار (قلمی) از برٹش میوزیم لندن کے نایاب حوالہ کا عکس نیز اشارات فریدی اور علامہ اقبال کے حوالہ جات شامل کتاب ہیں۔

☆ مسیح کے رسول اللہ کی قبر میں دفن ہونیکی حقیقت نیز اس بارے میں احادیث نبویہؐ اور بزرگان سلف کے حوالہ جات کے عکس موجود ہیں۔ بطور واقعاتی ثبوت روضہ رسولؐ میں قبور کا نقشہ از امام سمھودی اور مسیح موعودؑ کی عمر بارے علامہ ابن حجرؒ و امام طبرانیؒ کے عکس حوالہ جات بھی ہیں۔

☆ ختم نبوت سے متعلق احادیث نبویہؐ کی تشریح اور بزرگان سلف کے 26/حوالہ جات مع عکس شامل کتاب ہیں۔

(بشکریہ اخبار الفضل انٹرنیشنل 8/اگست 2023)

......☆......☆......☆......

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

EDITOR
MANSOOR AHMAD
Mobile. : +91 82830 58886
e -mail : badrqadian@rediffmail.com
website : www.akhbarbadr.in
www.alislam.org/badr

ہفت روزہ
بدر قادیان

Weekly **BADAR** Qadian

Qadian - 143516 Distt. Gurdaspur (Punjab) INDIA

MANAGER
SHAIKH MUJAHID AHMAD
Mobile : +91 99153 79255
e-mail: managerbadrqnd@gmail.com

Postal Reg. No. GDP/001/2023-25 Vol. 72 Thursday 31 - August - 2023 Issue. 35

ANNUAL SUBSCRIPTION : Rs.850/- (Per Issue : Rs.16/-) By Air : 50 Pounds or 80 US Dollars - 60 Euro (**WEIGHT** : 50 -100 Gms/Issue)

توبہ واستغفار کی حقیقت

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 25/اگست 2023ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد (ٹلفورڈ) یو.کے

تشہد، تعوذ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی استغفار اور توبہ قبول کرنے والا ہے بشرطیکہ وہ سچی توبہ ہو، صرف منہ سے الفاظ ہی نہ ادا ہو رہے ہوں۔ قرآن کریم میں مختلف جگہ اس کا ذکر ہوا ہے کہ اللہ تعالیٰ سچی توبہ کرنے والوں کو مال و اولاد سے نوازتا ہے اور یہ عذابِ الٰہی سے بچنے کا ایک ذریعہ ہے۔

استغفار کرنے والا اللہ تعالیٰ کی رحمت جذب کرنے والا بنتا ہے۔ ایک جگہ اللہ تعالیٰ نے استغفار کرنے والوں کو خوشخبری دیتے ہوئے فرمایا کہ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا۔ وہ ضرور اللہ کو بہت توبہ قبول کرنے والا اور بار بار رحم کرنے والا پائیں گے، لیکن شرط یہی ہے کہ حقیقی استغفار اور سچی توبہ ہو۔

ایک حدیث میں حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ گناہ سے سچی توبہ کرنے والا ایسا ہی ہے جیسے اُس نے کوئی گناہ کیا ہی نہیں۔ جب اللہ تعالیٰ کسی انسان سے محبت کرتا ہے تو گناہ اسے کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتے یعنی گناہ کے محرکات اسے بدی کی طرف مائل نہیں کر سکتے اور بدی کے نتائج سے اللہ تعالیٰ اُسے محفوظ رکھتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے توبہ کی علامت بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ ندامت اور پشیمانی علامت توبہ ہے۔ پس حقیقی توبہ کرنے والا جہاں گناہوں سے پاک ہوتا ہے وہاں اُسے اللہ تعالیٰ کی محبت بھی ملتی ہے اور بار بار اللہ تعالیٰ کے رحم سے حصہ پاتا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام سچی توبہ کی شرائط کے ضمن میں فرماتے ہیں کہ پہلی شرط یہ ہے کہ خیالات فاسدہ اور تصوارت بد کو چھوڑ دے۔ دوسری شرط یہ ہے کہ حقیقی ندامت اور پشیمانی ظاہر کرے۔ تیسری شرط یہ ہے کہ پکا ارادہ کرے کہ ان برائیوں کے قریب نہیں جائے گا۔

اور یہیں رک نہیں جانا کہ برائیوں کے قریب نہ جانے کا عہد کر لیا اور بس کافی ہو گیا بلکہ اخلاق حسنہ اور پاکیزہ افعال اس کی جگہ لے لیں گے۔ پس یہ ہے حقیقی توبہ اور حقیقی پشیمانی۔ جب یہ حالت حاصل ہو جائے تو پھر خدا تعالیٰ اپنے ایسے بندوں سے محبت کرتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام استغفار اور توبہ کی طرف ہمیں بار بار توجہ دلاتے ہیں۔ آپؑ کو اتنی فکر تھی کہ کوئی موقع ایسا نہیں آیا کہ جب آپؑ نے جماعت کو اس طرف توجہ نہ دلائی ہو۔ پس ہمارے لیے یہ بہت ضروری ہے کہ اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول کے احکام اور ارشادات کی روشنی میں بیان کردہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات کو ہمیشہ سامنے رکھ کر ان پر عمل کرنے کی کوشش کریں تا کہ حق بیعت ادا کرنے والے بھی بنیں۔

اگر ہم اپنے اندر پاک تبدیلی پیدا نہ کریں اور حقیقی توبہ واستغفار کی طرف توجہ نہ دیں تو ہمارا اپنی اصلاح کا عہد کرنا ہمیں کچھ فائدہ نہیں دے سکتا۔ آپؑ فرماتے ہیں کہ ظاہر ہے کہ انسان اپنی فطرت میں نہایت کمزور ہے اور خدا تعالیٰ کے صدہا احکام کا اس پر بوجھ ڈالا گیا ہے۔ پس اُس کی فطرت میں یہ داخل ہے کہ وہ اپنی کمزوری کی وجہ سے بعض احکام ادا کرنے سے قاصر رہے اور کبھی نفس امارہ کی بعض خواہشیں اُس پر غالب آجاتی ہیں۔ پس وہ اپنی کمزوری اور فطرت کی رُو سے حق رکھتا ہے کہ کسی لغزش کے وقت وہ توبہ واستغفار کرے تو خدا کی رحمت اُس کو ہلاک ہونے سے بچا لے۔ اس لیے یہ یقینی اَمر ہے کہ اگر خدا توبہ قبول کرنے والا نہ ہوتا تو انسان پر صدہا احکام کا بوجھ ہرگز نہ ڈالا جاتا۔ اس سے بلا شُبہ ثابت ہوتا ہے کہ خدا تواب اور غفور ہے اور توبہ کے یہ معنی ہیں کہ انسان ایک بدی کو اس اقرار کے ساتھ چھوڑ دے کہ بعد اس کے اگر وہ آگ میں بھی ڈالا جائے تب بھی وہ بدی ہرگز نہیں کرے گا۔

پس یہ شرط ہے ایسی توبہ ہونی چاہیے۔ پس جب انسان اس صدق اور عزم محکم کے ساتھ خدا تعالیٰ کی طرف رجوع کرتا ہے تو خدا اپنی ذات میں کریم و رحیم ہے وہ اس گناہ کی سزا معاف کر دیتا ہے اور یہ خدا کی اعلیٰ صفات میں سے ہے کہ وہ توبہ قبول کر کے ہلاکت سے بچا لیتا ہے۔

بہت سے لوگ کہتے ہیں کہ ہم نے اتنی دفعہ استغفار کیا، سو یا ہزار تسبیح پڑھی مگر جب استغفار کا مطلب اور معنی پوچھو تو ہکا بکا رہ جائیں گے۔ انسان کو چاہیے کہ حقیقی طور پر دل ہی دل میں معافی مانگتا رہے کہ وہ معاصی اور جرائم جو مجھ سے سَرزد ہو چکے ہیں اُن کی سزا نہ بھگتنی پڑے وہ معاف ہو جائیں اور آئندہ دل ہی دل میں ہر وقت خدا تعالیٰ سے مدد طلب کرتا رہے کہ آئندہ نیک کام کرنے کی توفیق دے اور معصیت سے بچائے رکھے۔ لفظوں سے کچھ کام نہیں بنے گا۔ اپنی زبان میں بھی استغفار ہو سکتا ہے کہ خدا تعالیٰ پچھلے گناہوں کو معاف کرے اور آئندہ گناہوں سے محفوظ رکھے اور نیکی کی توفیق دے یہی حقیقی استغفار ہے۔ خدا تک وہی بات پہنچتی ہے جو دل سے نکلتی ہے زبان تو صرف دل کی شہادت دیتی ہے۔ صرف زبانی دعائیں عبث ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ ہماری جماعت کو چاہیے کہ کوئی امتیازی بات بھی دکھائے۔ اگر کوئی شخص بیعت کر کے جاتا ہے اور کوئی امتیازی بات نہیں دکھاتا، اپنی بیوی کے ساتھ ویسا ہی سلوک ہے جیسا پہلے تھا اور اپنے عیال واطفال سے پہلے کی طرح پیش آتا ہے تو یہ اچھی بات نہیں۔ اگر بیعت کے بعد بھی وہی بد خلقی اور بدسلوکی رہی اور وہی حال رہا جو پہلے تھا تو پھر بیعت کرنے کا کیا فائدہ؟ چاہیے کہ بیعت کے بعد غیروں کو بھی اور اپنے رشتہ داروں اور ہمسایوں کو بھی ایسا نمونہ بن کر دکھاوے کہ وہ بول اُٹھیں کہ اب یہ وہ نہیں رہا جو پہلے تھا۔ اور یہی حقیقی استغفار کا نتیجہ ہونا چاہیے۔

بعض نادان پادریوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے استغفار پر اعتراض کیا ہے اور لکھا ہے کہ ان کے استغفار کرنے سے نعوذ باللہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا گنہگار ہونا ثابت ہوتا ہے۔ یہ نادان نہیں سمجھتے کہ استغفار تو ایک اعلیٰ صفت ہے۔ انسان فطرتاً ایسا بنا ہے کہ کمزوری اور ضعف اس کا فطری تقاضا ہے۔ انبیاء اس فطری کمزوری اور ضعف بشریت سے خوب واقف ہوتے ہیں لہٰذا وہ دعا کرتے ہیں کہ یا الٰہی! تُو ہماری ایسی حفاظت کر کہ وہ بشری کمزوریاں ظہور پذیر ہی نہ ہوں۔

کوئی دعویٰ نہیں کر سکتا ہے کہ میں اپنی طاقت سے گناہ سے بچ سکتا ہوں۔ پس انبیاء بھی حفاظت کے واسطے خدا کے محتاج ہیں۔ پس اظہارِ عبودیت کے واسطے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی اَور انبیاء کی طرح اپنی حفاظت خدا تعالیٰ سے مانگا کرتے تھے۔

عیسائیوں کا یہ خیال غلط ہے کہ عیسیٰؑ استغفار نہیں کرتے تھے۔ انجیل سے صریح اور صاف طور پر معلوم ہوتا ہے کہ انہوں نے جا بجا اپنی کمزوریوں کا اعتراف کیا اور استغفار بھی کیا۔ فرمایا: اچھا بھلا بتاؤ کہ ایلی ایلی لما سبقتانی سے کیا مطلب ہے؟ ابی ابی کر کے کیوں نہ پکارا؟ عبرانی میں ایل خدا کو کہتے ہیں۔ اسکے یہی معنی ہیں کہ رحم کر اور فضل کر اور مجھے ایسی بے سروسامانی میں نہ چھوڑ یعنی میری حفاظت کر۔

حدیث میں آتا ہے کہ اگر انسان خدا کی طرف ایک بالشت بھر جاتا ہے تو خدا اُس کی طرف ہاتھ بھر آتا ہے اگر انسان چل کر آتا ہے تو خدا تعالیٰ دوڑ کر آتا ہے۔ یعنی اگر انسان خدا کی طرف توجہ کرے تو اللہ تعالیٰ بھی رحمت، فضل اور مغفرت میں انتہا درجہ کا اس پر فضل کرتا ہے لیکن اگر خدا سے منہ پھیر کر بیٹھ جاوے تو خدا تعالیٰ کو کیا پرواہ ہے۔ قرآن شریف نے اللہ تعالیٰ کے دو نام پیش کئے ہیں۔ الْحَيّ اور الْقَيُّوم۔ الْحَيّ کے معنی ہیں خدا زندہ اور دوسروں کو زندگی عطا کرنے والا ہے اور القیّوم خود قائم اور دوسروں کے قیام کا اصلی باعث ہے۔ ہر ایک چیز کا ظاہری، باطنی قیام اور زندگی انہی دونوں صفات کے طفیل سے ہے۔ پس حیّ کا لفظ چاہتا ہے کہ اُس کی عبادت کی جائے جیسا کہ اس کا مظہر سورہ فاتحہ میں اِيَّاكَ نَعْبُدُ ہے اور القیوم چاہتا ہے کہ اُس سے سہارا طلب کیا جائے اس کو اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ کے لفظ سے ادا کیا گیا ہے۔ انسان کو خدا کی ضرورت ہر حال میں لاحق رہتی ہے۔ اس لئے ضروری ہوا کہ خدا سے طاقت طلب کرتے رہیں اور یہی حقیقی استغفار ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ اعمال صالحہ اور عبادت میں ذوق وشوق اپنی طرف سے نہیں ہو سکتا۔ یہ خدا تعالیٰ کے فضل اور توفیق پر ملتا ہے۔ اس کیلئے ضروری ہے کہ انسان گھبرائے نہیں اور خدا تعالیٰ سے اس کی توفیق اور فضل کے واسطے دعائیں کرتا رہے۔ عبادت کا ذوق شوق بھی اللہ تعالیٰ سے مانگے۔ اور ان دعاؤں میں تھک نہ جائے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ خوب یاد رکھو کہ اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر دوا اور تدبیر پر بھروسہ کرنا حماقت ہے۔ اپنی زندگی میں ایسی تبدیلی پیدا کر لو کہ معلوم ہو کہ گویا نئی زندگی استغفار کی زندگی ہے۔ استغفار کی کثرت کرو۔ جن لوگوں کو کثرت اشغال دنیا کے باعث کم فرصتی ہے اُن کو سب سے زیادہ ڈرنا چاہیے۔ ملازمت پیشہ لوگوں سے اکثر فرائض خداوندی فوت ہو جاتے ہیں۔ اس لیے مجبوری کی حالت میں ظہر وعصر اور مغرب وعشاء کی نمازوں کا جمع کر کے پڑھ لینا جائز ہے۔ بہت مجبوری ہے تو پڑھ لو جمع کر کے۔ لیکن اصل میں یہی ہے کہ اپنے وقت پر ادا کی جائیں نمازیں۔ حقوق اللہ اور حقوق العباد میں ظلم و زیادتی نہ کرو۔ اپنے فرائض منصبی نہایت دیانتداری سے بجا لاؤ۔

پس استغفار اور توبہ کا تبھی فائدہ ہے جب بنیادی احکامات کو بھی سامنے رکھ کر صحیح پیروی کی جائے۔ نمازوں کی ادائیگی میں باقاعدگی ہو، حقوق اللہ اور حقوق العباد کی بھی صحیح ادائیگی ہو۔

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں کہ یہ مت کہو کہ توبہ منظور نہیں ہوتی۔ یاد رکھو کہ تم اپنے اعمال سے کبھی بچ نہیں سکتے۔ ہمیشہ فضل بچاتا ہے نہ اعمال۔ پھر فرمایا: اے خدائے کریم و رحیم! ہم سب پر فضل کر کہ ہم تیرے بندے ہیں اور تیرے آستانہ پر گرے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعا کا وارث بنائے اور ہم توبہ واستغفار کے حقیقی مفہوم کو سمجھتے ہوئے استغفار کی حقیقت کو سمجھتے ہوئے استغفار اور توبہ کرنے والے ہوں۔

خطبہ جمعہ کے آخر پر حضور انور نے 4 مرحومین اور ان کی جماعتی خدمات کا تذکرہ فرمایا اور بعد نماز جمعہ ان مرحومین کی نماز جنازہ غائب پڑھانے کا اعلان فرمایا۔

......☆......☆......☆......

Printed & Published by: Jameel Ahmed Nasir on behalf of Nigran Board of Badar. Name of Owner: Nigran Board of Badar. And printed at Fazle-Umar Printing Press. Harchowal Road, Qadian, Distt. Gurdaspur-143516, Punjab. And published at office of Weekly Badar Mohallah - Ahmadiyya, Qadian Distt. Gsp-143516, Punjab. India. Editor:Mansoor Ahmad